www.KitaboSunnat.com

کتاب التوحید

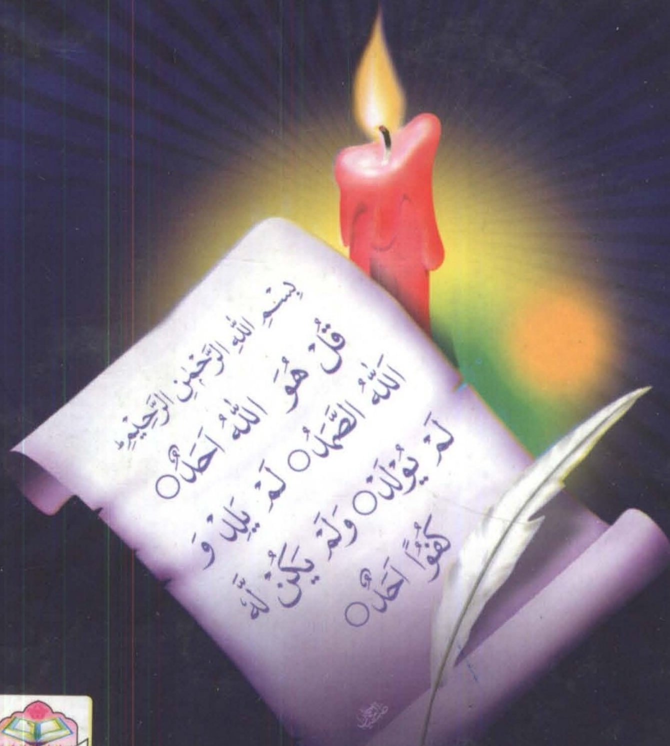

تالیف:
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب التوحید

www.KitaboSunnat.com

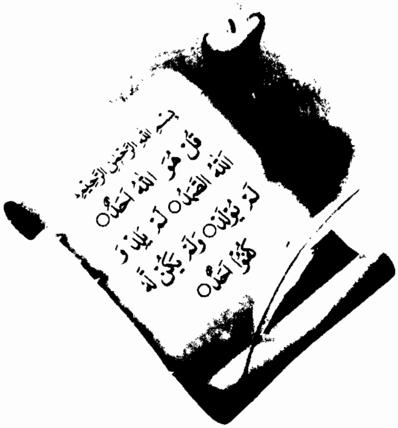

تالیف
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ تعالیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

کتاب التوحید

تالیف

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر .... دارالاندلس

ملنے کا پتہ

مرکز القادسیہ 4۔ لیک روڈ چوبرجی، لاہور

فون: 7230549-7231106-7240940

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب التوحید

عرض ناشر 15
مقدمہ 17

الباب الاول

انسانی زندگی میں کفر و الحاد اور شرک کی آمد تاریخ کے آئینے میں

فصل اول

انسانی زندگی میں انحراف 21
تخلیق انسانی کا مقصد 21
نفس انسانی سلیم الفطرت ہے 21
عقیدہ میں پہلی خرابی 22
نبوت سے پہلے اور بعد 23
دل کو تسلیم ہے مگر زباں منکر 24

فصل دوم

شرک اور اس کی اقسام 27
شرک کیا ہے؟ 27
شرک سب سے بڑا گناہ 27
شرک کی قسمیں 33
شرک اکبر 33
شرک اصغر 34
شرک جلی 34
شرک خفی 35
اخلاص 37
شرک اکبر اور اصغر میں فرق 37

فصل سوم

کفر اور اس کی اقسام 39
کفر کیا ہے؟ 39

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کفر کی اقسام 39
کفر اکبر 39
تکذیب 39
تکبر و انکار 40
شک وشبہ 40
اعراض 41
نفاق 41
کفر اصغر 41
کفر اکبر و کفر اصغر میں مختصراً فرق 43

فصل چہارم

نفاق کی پہچان 45
نفاق کیا ہے؟ 45
نفاق کی اقسام 47
اعتقادی نفاق 47
اعتقادی نفاق کی اقسام 48
عملی نفاق 49
نفاق اکبر اور نفاق اصغر میں فرق..... 51

فصل پنجم

جاہلیت کی پہچان اور اس کی اقسام... 55
جاہلیت 55
خلاصۂ کلام 56
جاہلیت عامہ 56
جاہلیت خاصہ 56
فسق اور اس کی اقسام................ 59
فسق کیا ہے؟......................... 59
فسق کی قسمیں 59
دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا فسق 59
فسق جو دائرہ اسلام سے خروج کا سبب نہیں 60
ضلالت 61
ضلالت کیا ہے؟ 61
ضلالت کے متعدد معانی 61
ارتداد 63
ارتداد کیا ہے؟....................... 63
ارتداد کی اقسام...................... 63
قولی ارتداد 64
عملی ارتداد 64
اعتقادی ارتداد 64
ارتداد بوجہ شک 64
مرتد کے احکام...................... 67

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الباب الثانی

توحید کے منافی اقوال واعمال

فصل اول

علم غیب کا دعویٰ 71

غیب کا مفہوم 71

غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے 71

کسی تیسری مخلوق کو غیب کا علم نہیں .. 72

آج کے شعبدہ بازوں کا حال 73

فصل دوم

جادوگر، کاہن اور نجومی کا پیشہ 75

سحر ایک شیطانی عمل 75

جادوگر شیاطین کا خادم ہے 76

جادوگر کا علم غیب کا دعویٰ 76

کاہن اور نجومی کا پیشہ 79

کاہن اور نجومی کا علم غیب کا دعویٰ .. 79

کاہن اور نجومی کی تصدیق کا حکم 80

ابن تیمیہ اور جادوگروں کا عجیب واقعہ . 81

فصل سوم

مزارات پر نذر و نیاز، ہدیے اور ان کی تعظیم 83

محبت میں غلو سے اجتناب 83

پختہ قبروں کی ممانعت 84

قبرستان میں نماز کی ممانعت 84

قبرستان میں مسجد بنانے کی ممانعت . 85

ابن قیم رحمہ اللہ کی صراحت 86

آج کی بدعات 87

حرف آخر 88

فصل چہارم

مجسموں اور یادگار نشانیوں کی تعظیم ... 91

مجسمہ کسے کہتے ہیں؟ 91

جاندار کی تصویر کی ممانعت اور قوم نوح 91

تصویر دروازۂ شرک ہے 92

فصل پنجم

دین کا مذاق اڑانے اور مقدسات کے مرتکب توہین کا حکم 95

دین سے مذاق کفر ہے 95

مذاق کا باعث غیر اللہ کی عقیدت ہے . 96

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مذاق واستہزاء کی قسمیں 99
مذاق صریح 99
غیر صریح مذاق 99

فصل ششم

اللہ کی شریعت کی بجائے دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا 101
اختلاف کے وقت صحیح طرز عمل 101
حکمرانوں کے لیے حکم 101
رعایا کے لیے راہ عمل 102
قوانین اسلام اور کفر کی یکجائی نا ممکن ہے 102
قوانین کفر کے مطابق فیصلہ چاہنے والا 103
مسلمانوں کے لیے راہ عمل 104
انکارِ طاغوت توحید کا رکن ہے 105
خود ساختہ قوانین کے مطابق فیصلہ دینے والے جج کا حکم 109
نا واقف مگر مجتہد شخص کا حکم 110

فصل ہفتم

قانون سازی کس کا حق ہے؟ 113
خالق ہی قانون ساز ہے 113
اختلاف میں مسلمان کیا کرے؟ 113
قانون پہ راضی غیروں کے! 114
حلال حرام متعین کرنا انسان کا منصب نہیں 115
سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی گزارش .. 116

فصل ہشتم

ملحدانہ تحریکیں 119
ملحدانہ تحریکوں اور جاہلی جماعتوں کی طرف انتساب کا حکم 119
منافق کے دو رخ ہیں 120
ملحدانہ تحریکوں کا حال 121
ملحدانہ تحریکوں کی طرف انتساب کا حکم 122
اسلام اتحاد کا داعی ہے 123
من مانی کا نقصان 124

فصل نہم

زندگی کے متعلق دنیاوی نظریہ 127
مادی نقطہ نگاہ اور اس کی حقیقت 127
دنیاوی نعمتیں امتحان ہیں 128
انسان حیوان نہیں کہ اس کا حساب نہ ہو 129
دنیا کا عالم مگر دین کا جاہل 130
زندگی کے متعلق اسلامی نظریہ 133

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل دھم

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے 135

جھاڑ پھونک 135

جائز اور مشروع دم 135

ممنوع اور ناجائز دم 136

تعویذ گنڈے 136

قرآنی تعویذ 137

قول اول...... ''جائز ہیں'' 137

قول ثانی...... ''جائز نہیں'' 137

پہلی وجہ 138

دوسری وجہ 138

تیسری وجہ 138

دوسری قسم 138

فصل یازدھم

غیر اللہ کی قسم، مخلوق کا وسیلہ اور دہائی کے احکام 141

غیر اللہ کی قسم کھانا 141

شرک اصغر، شرک اکبر بن جاتا ہے .. 142

قسموں کی حفاظت کرو 142

خلاصہ کلام 143

وسیلہ اور اس کی اقسام 145

اللہ کے تقرب کے لیے مخلوق کا توسل 145

وسیلہ، جو جائز ہے 145

ناجائز اور غیر مشروع وسیلہ 147

مُردوں سے مانگنا 147

رسول اللہ ﷺ یا کسی دوسرے کے مقام و منصب سے توسل؟ 148

مخلوق میں سے کسی کی ذات کا توسل 149

مخلوق کا توسل کیوں جائز نہیں؟ 149

مخلوق کو پکارنے اور اس سے مدد چاہنے کی شرعی حیثیت 151

جائز استعانت 151

ناجائز استعانت 152

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الباب الثالث

رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور صحابہ کرام کے متعلق عقیدہ

فصل اول

رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے 157

اولیں محبت کا حقدار منعم حقیقی ہے 157

محبت رسول ﷺ اللہ کی محبت کے تابع ہے 158

سب سے بڑھ کر محبت 158

ابن قیم رحمہ اللہ کی وضاحت 160

عروہ بن مسعود کا مشاہدہ............ 161

رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں افراط و تفریط سے ممانعت 163

غلو کیا ہے؟ 163

محبت رسول میں مبالغہ 163

احتیاط لازم ہے 165

رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت 167

جائز تعریف درست ہے 167

ادب پہلا قرینہ ہے................ 168

ابن کثیر رحمہ اللہ کا فرمان 169

فصل دوم

نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا وجوب . 171

اطاعتِ رسول واجب ہے 171

ابن کثیر رحمہ اللہ کی صراحت 173

فصل سوم

سید البشر، نبی رحمت، رسول اکرم ﷺ پر درود وسلام 175

صلوٰۃ وسلام کا حکم 175

وجوب درود وسلام کے مقامات 176

فصل چہارم

فضیلتِ اہلِ بیت اور بلا افراط و تفریط محبت 177

اہل بیت سے کیا مراد ہے؟ 177

فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہا 178

اہل سنت و جماعت کا طرز عمل 179

اہل سنت افراط وتفریط سے مبرا ہیں . 180

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

فضائل صحابہ اور ان کے باہمی اختلافات
میں اہل سنت کا موقف 183
صحابہ سے کون لوگ مراد ہیں؟....... 183
ابریشم کی طرح نرم 184
ایثار کی مجسم تصویریں 184
مناقشاتِ صحابہ کے متعلق اہل سنت و جماعت
کا موقف 187
صحابہ کرام میں تنازع کا باعث 187
شارح طحاویہ کے بقول 187
ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی توضیح 188
موقف اہل سنت کا خلاصہ 189
اول 189
دوم 189
پہلا طریقہ 189
دوسرا طریقہ 189
تیسرا طریقہ 190
چوتھا طریقہ 190
فتنہ پرور لوگ 192

فصل ششم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ عظام کو برا کہنے
سے بچنا 195
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے کی
ممانعت 195
صحابہ کو برا مت کہو 195
وہ بہترین لوگ تھے 196
ائمہ ہدایت و علمائے امت کو برا بھلا کہنے
کی ممانعت 199
ائمہ کی فضیلت 199
سنتوں کے رکھوالے 200
اہل سنت کے لیے راہ عمل 201

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الباب الرابع

بدعتیں اور ان سے بچاؤ

فصل اول

اقسامِ بدعت اور ان کے احکام 205

بدعت کیا ہے؟ 205

بدعت کی اقسام 206

دین میں بدعت 206

اعتقادی بدعت 206

عملی بدعت 207

دین میں بدعت کی اقسام کا حکم 209

شاطبی کہتے ہیں 210

ایک انتباہ 211

بدعت کی تقسیم غلط ہے 211

قول عمر رضی اللہ عنہ اور اس کی وضاحت 212

فصل دوم

مسلم معاشرہ میں ظہور بدعت اور اس کے اسباب 215

بدعت کس دور میں ایجاد ہوئی؟ 215

بدعت نے کس جگہ جنم لیا؟ 216

ظہور بدعت کے اسباب 219

بدعت کے ظہور کے اسباب وعوامل .. 220

احکام دین سے ناواقفیت 220

خواہشات نفس کی پیروی 221

اشخاص و آرا کا تعصب 222

کفار کی تقلید 222

فصل سوم

اہلِ سنت کا بدعتیوں سے تعلقات کا انداز 225

ابوالدرداء غضبناک ہو گئے 225

قصہ حد سے بڑھنے والوں کا 225

امام مالک رحمہ اللہ اور ایک اجنبی 227

اہل بدعت کے جواب میں اہل سنت و جماعت کا طریقہ 228

رد بدعت میں چند کتابیں 229

چند جدید کتابیں 229

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

عصر حاضر کی چندنئی بدعتوں کے نمونے . 231

ربیع الاول میں میلاد کے جشن اور جلوس 231

اہل میلاد کا اعتقاد 232

ابو حفص تاج الدین کا دوٹوک جواب 233

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف 234

بعض مقامات، آثار اور زندہ و مردہ اشخاص سے برکت حاصل کرنا 234

عبادات اور تقرب الی اللہ کے متعلق بدعات 236

موجودہ غیر شرعی عبادتوں کی چند جھلکیاں 237

نیّتِ نماز کو با آواز بلند ادا کرنا 237

تاریخی ایام میں جشن اور جلوس کا اہتمام 238

صوفیا کے ذکر واذکار 238

نصف شعبان کی شب کو نماز اور دن کی روزہ کے لیے تخصیص 238

خاتمہ 239

بدعتیوں سے ہمارا کیا سلوک ہو؟..... 239

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ. اَمَّا بَعْدُ !

دنیا میں غلبہ اور آخرت میں فلاح عقیدۂ توحید سے وابستہ ہے۔ نبوت کے پہلے دن رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

((قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا تَمْلِكُ الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ))

''لوگو! اللہ کے معبود برحق ہونے کا اقرار کرلو! کامیاب ہو جاؤ گے۔ عرب وعجم کے مالک بن جاؤ گے۔''

عقیدۂ توحید میں کمزوری سے شرک جڑیں پکڑتا ہے۔ جس معاشرے میں شرک داخل ہو جائے اس کے لیے دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کر دیتا ہے۔

علمائے سلف نے نخلِ توحید کی آبیاری کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر ڈالیں موضوع کھول کر بیان کرنے اور عوام الناس تک پہنچانے کے لیے انھوں نے جہاں تقریر اور وعظ سے کام لیا وہاں لاتعداد کتب بھی لکھیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الشیخ صالح بن فوزان الفوزان ﷾ کی تحریر کردہ ''کتاب التوحید'' اس سلسلے کی کڑی ہے، جس میں انھوں نے توحید اور شرک سے متعلق تمام امور پر مدلل گفتگو کی ہے۔ خاص طور پر ایسے اسباب کا تذکرہ کیا ہے۔ جن کے ذریعے سے عقیدوں میں شرک در آتا ہے۔

''کتاب التوحید'' کا اسلوب نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ابن القیم اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ؒ کی کتب سے انھوں نے خاص طور پر فائدہ اٹھایا ہے۔

ادارہ ''**دارالاندلس**'' کے رفیق حافظ محمد یوسف سراج نے کتاب کی تہذیب و تسہیل پر خوب محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف محترم، مترجم اور اس پر کام کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے امت کی ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

محمد سیف اللہ خالد

مدیر ''**دارالاندلس**''

٢٤ جمادی الاولیٰ ١٤٢٦ ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهِ الصَّادِقِ الْأَمِيْنِ نَبِيِّنَا وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَ بَعْدُ !

راقم کی زیر نظر کتاب علم توحید پر ایک سنجیدہ تالیف ہے، اس میں اختصار کے ساتھ ساتھ بہت آسان اور عام فہم اسلوب بیان کا خیال رکھا گیا ہے۔ تالیف کے دوران اپنے اسلاف کرام، سلفی دعوت وتحریک کے علمائے عظام، خاص طور پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم الجوزیہ اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ﷭ وغیرہم کی کتابوں اور تحریروں سے اقتباس واستفادہ کیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی عقیدہ خاص طور پر توحید کا علم بہت ہی اہم اور بنیادی ہے، اسے سیکھنے، سکھانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی طرف بھر پور توجہ دینا ہمارا اولین فریضہ ہے، اس لیے کہ بندوں کے اعمال کی صحت، قبولیت اور نفع بخش ہونے کا یہی ایک راستہ ہے، خاص طور پر ایسے وقت اور ماحول میں جہاں الحاد، تصوف، رہبانیت، قبر پرستی اور سنت وشریعت مخالف بدعتوں کی تیز وتند آندھیاں چل رہی ہیں، طرح طرح کی گمراہ کن اور خطرناک تحریکیں اور جماعتیں اپنا کام کر رہی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسے زہر آلود عہد و ماحول میں اگر مسلمان کتاب وسنت پر مبنی صحیح عقیدہ کے ہتھیار سے مسلح نہ ہوں تو بہت جلد انھیں یہ گمراہ کن اور فاسد لہریں بہالے جائیں گی، ان خطرات کے پیش نظر مسلم بچوں کے لیے کتاب وسنت پر مبنی صحیح عقیدہ پھر اس کی تعلیم وتلقین کا اہتمام اور انتظام بہت ضروری ہے، زیر نظر کتاب اس راہ کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔

صالح بن فوزان الفوزان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسانی زندگی میں کفر و الحاد اور شرک کی آمد تاریخ کے آئینے میں

فصل اول: انسانی زندگی میں انحراف

فصل دوم: شرک اور اس کی اقسام

فصل سوم: کفر اور اس کی اقسام

فصل چہارم: نفاق کی پہچان

فصل پنجم: جاہلیت، فسق، ضلالت اور ارتداد کی حقیقت، اقسام اور احکام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

انسانی زندگی میں انحراف

تخلیق انسانی کا مقصد: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ان کے لیے رزق کے تمام وسائل مہیا فرما دیے ہیں تا کہ وہ یکسو ہو کر عبادت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴾
(الذاریات : ٥٦-٥٨)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں، میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے (کھانا) کھلائیں، اللہ ہی تو رزق دینے والا، زور آور اور مضبوط ہے۔''

نفس انسانی سلیم الفطرت ہے: نفس انسانی کو اگر اپنی فطرت پر چھوڑا جائے تو وہ ضرور اللہ کی الوہیت کا اقرار کرے گا، اس کی ذات بابرکت سے محبت کرے گا، اس کی عبادت کرے گا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا، لیکن جب اسے جن وانس میں سے شیطان صفت افراد ورغلاتے ہیں، اپنی چکنی چپڑی اور دھوکے کی باتوں سے بہکاتے ہیں تو اس کے اندر بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، پھر اسے صراط مستقیم سے ہٹا کر غلط راہوں پر ڈال دیتے ہیں، چونکہ توحید انسانی فطرت میں ودیعت ہے اور شرک ایک عارضی اور نو وارد چیز ہے لہٰذا انسان کو اگر اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو ضرور وہ اپنی فطرت کی طرف لوٹ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ﴾ (الروم : ۳۰)

''تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (اللہ کے رستے) پر سیدھا منہ کیے چلے جاؤ، (اور) اللہ کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کیے رہو)، اللہ کی بتائی ہوئی فطرت میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ))[1]

''ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

لہٰذا اولاد آدم کی اصلیت توحید ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے صدیوں بعد تک اسلام ہی ان کا دین رہا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ﴾ (البقرة : ۲۱۳)

''(پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن پھر وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے) تو اللہ تعالیٰ نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے۔''

عقیدہ میں پہلی خرابی:

صحیح عقیدہ کی عمارت میں شرک و انحراف کی دراڑ پہلی مرتبہ قوم نوح میں پڑی، اس لحاظ سے

---

❶ بخاری، کتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبی فمات : ۱۳۵۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نوح علیہ السلام کو پہلا رسول کہا گیا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِنَّآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ كَمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰى نُوۡحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ﴾
(النساء : ١٦٣)

''(اے محمد!) ہم نے تمھاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیانی عہد میں دس نسلیں گزریں، وہ سب کی سب اسلام پر تھیں۔''

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ قول قطعی طور پر صحیح ہے، سورۂ بقرہ کی مذکورہ آیت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قراءت میں یوں آئی ہے: ﴿ فَاخۡتَلَفُوۡا فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ ﴾ اور سورۂ یونس کی اس آیت سے اس قراءت کو انھوں نے ثابت کیا ہے:

﴿ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ﴾ (یونس : ١٩)

''اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی امت تھے پھر جدا جدا ہو گئے۔''

نبوت سے پہلے اور بعد:

اس سے موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ انبیائے کرام کی بعثت کا سبب اس صحیح دین میں لوگوں کا اختلاف تھا جس پر وہ قائم تھے جیسے کہ ملک عرب کے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے، یہاں تک کہ عمرو بن لحی الخزاعی نامی شخص آیا اور اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو بدل دیا، عام طور پر پورے عرب میں اور خاص طور پر حجاز کو بتوں سے بھر دیا، لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت میں لگ گئے اور یوں اس مقدس شہر اور اس کے قرب و جوار کے شہروں میں شرک پھیل گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو توحید کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرف بلایا، ملت ابراہیمی کے اتباع و پیروی کی دعوت دی، اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھر پور جہاد کیا، یہاں تک کہ عقیدۂ توحید لوگوں کی زندگی میں لوٹ آیا، ملت ابراہیمی کا احیا ہوا، بت توڑے گئے، اللہ تعالیٰ نے اس نبی امی کے ذریعہ اپنا دین مکمل فرمایا اور تمام جہانوں پر اپنی نعمت کی تکمیل فرمائی۔ اسی منہج توحید و رسالت پر اس امت کے ابتدائی دور کے لوگ قائم رہے، پھر آخری صدیوں میں جہالت عام ہوگئی، بہت سے دیگر مذاہب کے اثرات اس میں داخل ہوگئے پھر ضلالت کی طرف بلانے والوں کے کرتوت اور اولیاء و بزرگوں کی قبروں پر پختہ عمارتوں کی وجہ سے شرک و بدعت امت کے بہت سے افراد میں عام ہوگئی، اللہ تعالیٰ کے بجائے بہت سے مجسمے عبادت کے لیے چن لیے گئے، ان کی بارگاہ میں منت وسماجت، دعا و استغاثہ اور نذر و نیاز شروع ہوگئی، پھر اس طرح کے شرکیہ اعمال کرنے والوں نے اپنے اعمال کی توجیح یہ کی کہ یہ بزرگوں کی عبادت نہیں ہے بلکہ ان سے توسل اور ان کی محبت کا اظہار ہے۔ ایسی تاویل کرتے وقت یہ لوگ بھول گئے کہ پہلے مشرکوں کے بھی اپنے شرکیہ اعمال کی یہی دلیل ہوا کرتی تھی، ان کا کہنا ہوتا تھا:

﴿ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ﴾ (الزمر : ۳)

''ہم ان کو اس لیے پوجتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔''

اس طرح کے شرکیہ اعمال کے باوجود جن میں اکثر لوگ ہر زمانہ میں مبتلا رہے ہیں عام طور پر مشرکوں کی اکثریت توحید ربوبیت کی قائل رہی ہے، ان کا شرک صرف عبادات تک منحصر رہا ہے۔ جیسا کہ سورۂ یوسف میں ہے:

﴿ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾ (یوسف : ۱۰۶)

''اور یہ اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر (اس کے ساتھ) شرک کرتے ہیں۔''

دل کو تسلیم ہے مگر زبان منکر:

بنی نوع انسان میں سے رب کے وجود کا انکار بہت ہی کم لوگوں نے کیا ہے، جیسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرعون، ملحدین، دہریے اور عصر حاضر کے کمیونسٹ۔ ان کے انکار کی وجہ ہٹ دھرمی ہے ورنہ اندرونی طور پر یہ بھی رب (پروردگار) کے وجود کے قائل ہیں۔ اسی طرح کے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ﴾ (النمل: ١٤)

''اور انھوں نے بے انصافی اور غرور میں آ کر ان باتوں سے انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان کو مان چکے تھے۔''

اس طرح کے لوگوں کی عقل و آگہی ضرور گواہی دیتی ہے کہ ہر مخلوق کا کوئی نہ کوئی خالق ہوتا ہے اور ہر موجود شے کا کوئی نہ کوئی موجد ہوتا ہے اور کائنات کے اس منظّم و مستحکم نظام کو کوئی مدبر، حکیم، بے پناہ قدرت رکھنے والا اور ہمہ گیر علم رکھنے والا چلا رہا ہے، اس بات کا انکار وہی کر سکتا ہے جو عقل سے عاری ہو یا ایسا ہٹ دھرم ہو جس نے اپنی عقل سے کام لینا چھوڑ دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

www.KitaboSunnat.com

شرک اور اس کی اقسام

شرک کیا ہے؟

شرک نام ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت میں کسی دوسرے کوشریک کرنے کا، اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں شرک یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کو پکارے اور بعض عبادتوں کو اس کے لیے ادا کرے، جیسے نذر و نیاز، خوف و امید اور محبت و تعظیم وغیرہ۔

شرک سب سے بڑا گناہ:

❶ الٰہی صفات و خصائص میں مخلوق کو خالق کے مشابہ قرار دینا، اس لیے کہ خالق کے ساتھ کسی مخلوق کوشریک کرنے کا صاف مطلب مخلوق کو خالق کے برابر قرار دینا ہے، یہ سب سے بڑا ظلم ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ (لقمان : ۱۳)

''شرک تو بہت بڑا ظلم ہے۔''

ظلم کہتے ہیں: ''کسی چیز کو اس کے اصل مقام و محل سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھنے کو'' لہٰذا جس نے غیر اللہ کی عبادت کی، بے شک اس نے عبادت کو اپنی اصل جگہ سے ہٹا کر غیر محل میں استعمال کیا اور اسے ایک غیر مستحق کی طرف پھیر دیا اور یہ سب سے بڑا ظلم ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ شرک کے بعد جو توبہ نہیں کرے گا اس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مغفرت نہیں ہوگی۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾ (النساء : ٤٨)

''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنا دیا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے۔''

❸ اللہ تعالیٰ نے اس کی پھر خبر دی ہے کہ اس نے مشرک پر جنت حرام کر دی ہے اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں پڑا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ (المائدہ : ٧٢)

''(اور جان رکھو کہ) جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر بہشت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

❹ شرک انسان کے تمام گزشتہ اعمال کو ختم کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الانعام : ٨٨)

''اور اگر وہ لوگ (انبیاء) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہو جاتے۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (الزمر : ٦٥)

''اور (اے محمد!) تمھاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں، یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❺ میدان جنگ میں مشرک کا خون اور مال حلال ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ﴾ (التوبة : ٥)

''جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور پکڑلو اور گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھے رہو۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوا هَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا)) ①

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کرلیں اور جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو مجھ سے اپنے خون اور مال کی حفاظت کرلیں گے مگر اس کے حق سے۔''

❻ شرک سب سے بڑا گناہ ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ، قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ :اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) ②

''کیا میں تمھیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' ہم نے کہا: ''ضرور بتایئے اے اللہ کے رسول!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی۔''

....

❶ بخاری، کتاب الإیمان، باب قوله تعالىٰ فإن تابو ...... فخلوا سبیلهم : ٢٥۔

❷ بخاری، کتاب الأدب، باب عقوق الوالدين من الكبائر : ٥٩٧٦۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ تخلیق کائنات اور اس کے نظم و انتظام کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء و صفات کے ذریعہ پہچانا جائے، لوگ آپس میں عدل و انصاف سے کام لیں، عدل وہ میزان ہے جس کے ذریعہ آسمان و زمین کا قیام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ﴾ (الحدید : ۲۵)

''ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل بھی) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت سے باخبر کیا کہ اس نے رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں، تاکہ لوگ عدل و انصاف سے کام لیں۔ سب سے بڑا عدل وانصاف توحید ہے، بلکہ توحید عدل کا لب لباب ہے اور شرک کھلا ہوا ظلم ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ (لقمان : ۱۳)

''بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

شرک سب سے بڑا ظلم ہے اور توحید سب سے بڑا عدل ہے۔ شرک تخلیق کائنات کے اصلی مقصد کی سراسر مخالفت ہے، لہٰذا وہ سب سے بڑا گناہ ہے، اس سلسلہ میں علامہ ابن القیم رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''چونکہ شرک مقصدِ تخلیقِ کائنات کے سراسر مخالف ہے اور سب سے بڑا گناہ ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ہر مشرک کے لیے جنت حرام کر دی ہے، مشرک کے جان و مال،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہل وعیال کو اہل توحید کے لیے حلال قرار دیا اور چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت سے بہت دور ہیں لہٰذا انھیں اپنا خادم بنا کر رکھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے مشرک کے کسی بھی عمل کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے، اس کے بارے میں کسی کی سفارش بھی قابل قبول نہ ہوگی، آخرت کے دن اس کا پکارنا بھی رائگاں جائے گا، اس کی امیدیں بھی ناکام ہوں گی، ایک مشرک اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے سب سے زیادہ نادان و بے بہرہ ہوتا ہے، اسی وجہ سے وہ کسی غیر کو اللہ تعالیٰ کا مدمقابل ٹھہراتا ہے، جو آخری درجہ کی جہالت ہے، یہ غایت درجہ کا ظلم بھی ہے، اگرچہ ایک مشرک اللہ تعالیٰ پر کوئی ظلم نہیں کرتا لیکن وہ اپنے نفس پر بہت بڑا ظلم کرتا ہے۔''

شرک ایک نقص اور عیب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کو پاک قرار دیا ہے، لہٰذا جو شخص اس کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے وہ چیز ثابت کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو پاک قرار دیا ہے، لہٰذا شرک اللہ تعالیٰ کی سراسر نافرمانی ہے، بلکہ اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرک کی قسمیں

◎ شرک اکبر

◎ شرک اصغر

شرک اکبر:

جو بندہ کو دائرۂ اسلام سے نکال دیتا ہے اور اس کو ہمیشہ کے لیے جہنم رسید کر دیتا ہے، یہ اس صورت میں ہے جب وہ شرک ہی پر مرا ہو اور توبہ کی توفیق نہ ملی ہو۔ شرک اکبر کا مطلب ہے کوئی عبادت غیر اللہ کے لیے ادا کی جائے، جیسے غیر اللہ سے دعا کرنا، غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اس کی بارگاہ میں قربانی کرنا، نذر و نیاز چڑھانا۔ غیر اللہ کے ضمن میں مقابر و مزارات، جنات و شیاطین سب آ جاتے ہیں، اسی طرح فوت شدگان سے خوف کھانا کہ وہ اسے تکلیف نہ پہنچا دیں، اس کو بیماری میں مبتلا نہ کر دیں اور غیر اللہ سے ایسی امیدیں وابستہ رکھنا جس پر صرف اللہ قدرت رکھتا ہے مثلاً حاجت پوری کرنا، مصیبت دور کرنا، اس طرح کے شرک کی مشق آج کل اولیا و بزرگوں کی پختہ قبروں پر خوب ہو رہی ہے۔ اسی چیز کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (یونس: ۱۸)

''اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑ سکتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔"

شرک اصغر:

جس سے بندہ دائرۂ اسلام سے خارج تو نہیں ہوتا لیکن اس کی توحید میں کمی آ جاتی ہے، یہ شرک اکبر کا ایک ذریعہ ہے، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

❀ شرک جلی:

شرک جلی سے مراد شرکیہ الفاظ و افعال ہیں۔ شرکیہ الفاظ کی مثال غیر اللہ کی قسم کھانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)) ①

"جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔"

اور آپ ﷺ کا اس شخص سے یہ فرمانا جس نے کہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اور آپ نے چاہا، "کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کا مد مقابل بنا دیا؟ کہو اگر اللہ اکیلے نے چاہا۔" (نسائی)

اسی طرح کسی کا یہ کہنا "اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا" جب کہ صحیح یہ ہے کہ جیسا اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر فلاں شخص نے، اس لیے کہ لفظ پھر (ثم) وقفہ (تراخی) کے لیے آتا ہے، جس سے یہ مفہوم خود بخود پیدا ہو جاتا ہے کہ بندہ کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿ وَمَا تَشَآءُونَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (التكوير : ٢٩)

---

① ترمذی، كتاب النذور والأيمان باب ماجآء فی أن من حلف بغير الله فقد أشرك : ١٥٣٥۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ رب العالمین چاہے۔''

جب کہ حرف واؤ مطلق جمع و اشتراک کے لیے آتا ہے، جس سے ترتیب وتعقیب کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا، جیسے کسی سے کہا جائے: ''میرے لیے تو بس اللہ اور تم ہو'' اور ''یہ اللہ اور تمھاری برکت کے طفیل ہے'' وغیرہ۔

شرکیہ اعمال جیسے کڑے پہننا، دفع بلیات کے لیے دھاگا باندھنا، نظر بد سے بچنے کے لیے تعویذ باندھنا وغیرہ، ان اعمال کے ساتھ جب یہ عقیدہ ہو کہ ان کے ذریعے مصائب اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں، بلائیں ٹلتی ہیں تو یہ شرک اصغر ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو ان مقاصد کے ذرائع نہیں بنایا، لیکن اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ یہ چیزیں بذات خود بلا و مصیبت دور کرتی ہیں تو یہ شرک اکبر ہے، اس لیے کہ اس میں غیر اللہ کے ساتھ اس تعلق و ربط کا اظہار ہو رہا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔

❀ شرک خفی:

یہ ارادوں اور نیتوں کا شرک ہے، جیسے ریا کاری اور شہرت آوری وغیرہ، یعنی اللہ تعالیٰ سے تقرب والے عمل اس لیے کیے جائیں کہ لوگ اس کی تعریف کریں، مثلاً کوئی شخص اچھی نماز صرف اس لیے پڑھتا ہے یا صدقہ و خیرات صرف اس لیے کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں، ذکر و اذکار اور تلاوت صرف اس لیے کرتا ہے کہ لوگ سنیں اور اس کی خوب تعریف کریں، کسی بھی عمل میں جب ریا کاری آ جاتی ہے تو وہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾ (الکھف : ۱۱۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ ، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَ مَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ ، قَالَ : الرِّيَاءُ))①

''تمھارے متعلق سب سے زیادہ ڈر مجھے شرک اصغر سے ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ریا کاری۔''

اسی طرح دنیاوی لالچ میں کوئی دینی عمل سرانجام دینا بھی شرک خفی ہے، جیسے کوئی شخص صرف مال و دولت کے لیے حج کرتا ہو، اذان دیتا ہو یا لوگوں کی امامت کرتا ہو، علوم شرعیہ حاصل کرتا ہو یا جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہو، ایسے لوگوں کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ ، وَ عَبْدُالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ وَالْخَمِيْلَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ))②

''ہلاک ہوا دینار کا بندہ، ہلاک ہوا درہم کا بندہ، ہلاک ہوا کپڑے کا بندہ ہلاک ہوا کالی چادر کا بندہ، ہلاک ہوا مخملی چادر کا بندہ ، اگر اسے دیا جاتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناخوش رہتا ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ارادوں اور نیتوں کا شرک تو ایسا بحر زخار ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں اور بہت کم لوگ اس سے بچ پاتے ہیں۔''

---

① مسند احمد: ٤٢٨/٥۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن (بلوغ المرام، ص : ٣٠٢) جبکه امام منذری رحمہ اللہ نے جید کها هے۔ (الترغیب : ٦٩/١۔
② بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الحراسة فی الغزو فی سبیل الله : ٢٨٨٦۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جس شخص نے اپنے عمل سے اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی دوسری چیز کا ارادہ کیا یا اللہ تعالیٰ سے تقرب کے علاوہ کسی اور چیز کی نیت کی اور غیر اللہ سے اس عمل کی جزا کی درخواست کی تو وہ نیت وارادہ کا شرک ہے۔

اخلاص: اخلاص کا مطلب ہے کہ اپنے تمام اعمال، افعال، ارادہ ونیت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو خالص کیا جائے، یہی چیز حنیفیت یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے، جس کو اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر بندے کو دیا ہے، اس لیے کہ اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں۔ یہی حنیفیت اسلام کی حقیقت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴾ (آل عمران : ٨٥)

”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔“

یہی حنیفیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے، لہٰذا جو بھی اس سے اعراض کرے گا وہ دنیا کا سب سے بڑا خسارہ پانے والا ہوگا۔

شرک اکبر اور اصغر میں فرق:

مذکورہ بالا باتوں سے یہ چیز صاف طور پر واضح ہوگئی کہ شرک اکبر اور شرک اصغر کے مابین بڑا فرق ہے، جیسے:

شرک اکبر سے ایک مسلمان ملت اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور شرک اصغر سے ملت اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا، اگر وہ جہنم میں گیا بھی تو زیادہ دن نہیں رکھا جائے گا۔

شرک اکبر تمام اعمال کو ختم کر دیتا ہے اور شرک اصغر تمام اعمال کو برباد نہیں کرتا۔

شرک اکبر مشرک کے مال و دولت کو مباح قرار دیتا ہے جب کہ شرک اصغر میں ایسا نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

کفر اور اس کی اقسام

کفر کیا ہے؟ لغوی اعتبار سے کفر کے معنیٰ ڈھانپنے اور چھپانے کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں ایمان کی ضد کو کفر کہتے ہیں۔ یعنی اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ لانے کو کفر کہا جاتا ہے، چاہے اس میں تکذیب (جھٹلانا) پائی جائے یا نہ پائی جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ شک و شبہ، اعراض و حسد، کبر ونخوت اور خواہشات نفس کی پیروی وغیرہ سے بھی اس حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ جھٹلانے والا سب سے بڑا کافر ہے۔ اسی زمرہ میں وہ منکر اور جھٹلانے والا آتا ہے جو دل میں رسالت پر یقین رکھنے کے باوجود محض حسد کی وجہ سے کفر کو گلے لگائے رہتا ہے۔

کفر کی اقسام

کفر کی دو قسمیں ہیں، کفر اکبر اور کفر اصغر

کفر اکبر

کفر اکبر سے مراد وہ کفر ہے جو مسلمان کو دائرۂ اسلام سے نکال دیتا ہے۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں:

❀ تکذیب:

تکذیب یعنی جھٹلانا کفر اکبر کی پہلی قسم ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ ﴾ (العنکبوت : ٦٨)

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا جب حق بات اس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے؟ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟''

❀ تکبر وانکار:

تکبر اور انکار بھی کفر اکبر کی ایک قسم ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ﴾ (البقرة : ٣٤)

''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے لیے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آ کر کافر بن گیا۔''

❀ شک وشبہ:

کفر اکبر کی ایک قسم شک وشبہ ہے، اسے کفر ظن (گمان) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ○ وَّ مَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا○ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗٓ اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰكَ رَجُلًا ○ لٰکِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ لَآ اُشْرِكُ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا ﴾ (الکهف : ٣٥۔٣٨)

''اور (وہ ایسی شیخیوں سے) اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا، کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہو گا اور نہ میں یہ خیال کرتا ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ کبھی قیامت برپا ہوگی اور اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو وہاں ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔ تو اس کا دوست جو اس سے گفتگو کر رہا تھا، کہنے لگا: کیا تم اس (اللہ) سے کفر کرتے ہو؟ جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر تمھیں پورا مرد بنایا مگر میں تو یہ کہتا ہوں کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

اعراض:

حق بات سے اعراض کرنا بھی کفر اکبر ہی میں داخل ہے۔ اس کی دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴾ (الاحقاف : ۳)

''اور کافروں کو جس چیز کی نصیحت کی جاتی ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔''

نفاق:

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴾ (المنافقون : ۳)

''یہ اس لیے کہ یہ (پہلے تو) ایمان لائے پھر کافر ہوگئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی سو اب یہ سمجھتے ہی نہیں۔''

کفر اصغر

کفر اصغر سے ایک مسلمان دائرۂ اسلام سے نہیں نکلتا، اس کفر کو عملی کفر کہا جاتا ہے جیسے کفر نعمت، کلام پاک میں اس کی مثال یوں بیان کی گئی ہے:

﴿ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ ﴾ (النحل : ۱۱۲)

"اور اللہ ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہ (ہر طرح کے) امن و چین سے بستی تھی۔ ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔"

◎ مسلمان کا مسلمان سے جنگ و جدال بھی اس میں داخل ہے، ارشاد نبوی ہے:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ))①

"مسلمان کو سب و شتم کرنا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔"

◎ نیز فرمایا:

((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))②

"میرے بعد تم پھر کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

◎ اس میں غیر اللہ کی قسم بھی داخل ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ))③

"جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔"

کبیرہ گناہ کا مرتکب بھی مومن ہے:

◎ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے کبیرہ گناہ کے مرتکب کو مومن کہا ہے، آیت کریمہ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ﴾

---

① بخاری، کتاب الإیمان، باب خوف المؤمن من أن یحبط عمله وھو لا یشعر : ٤٨۔

② بخاری، کتاب العلم، باب الإنصات للعلماء : ١٢١۔

③ ترمذی، کتاب النذور والأیمان باب ماجاء فی أن من حلف بغیر الله فقد أشرك : ١٥٣٥۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(البقرۃ : ۱۷۸)

''مومنو! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے۔''

یہاں قاتل کو مومنوں کے زمرہ سے الگ نہیں کیا گیا بلکہ اس کو قصاص کے ولی کا بھائی بتایا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ﴾ (البقرۃ : ۱۷۸)

''اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (وارث کو) پسندیدہ طریق سے (قرارداد کی) پیروی (مطالبہ خون بہا) کرنا چاہیے اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔''

بلاشبہ بھائی سے مراد یہاں دینی بھائی ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ﴾ (الحجرات : ۹)

''اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔''

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ﴾ (الحجرات : ۱۰)

''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو۔''

کفر اکبر و کفر اصغر میں مختصراً فرق

❶ کفر اکبر ایک مسلمان کو ملت اسلامیہ کے دائرہ سے نکال دیتا ہے اور اس کے سارے اعمال ختم کر دیتا ہے جبکہ کفر اصغر ایک مسلمان کو دائرۂ اسلام سے نہیں نکالتا اور نہ اس کے سارے اعمال ہی برباد کرتا ہے۔ ہاں اس میں نقص ضرور پیدا کر دیتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❷ کفر اکبر صاحب کفر کو ہمیشہ کے لیے جہنم رسید کر دیتا ہے جب کہ کفر اصغر صاحب کفر کو ہمیشہ کا جہنمی نہیں بناتا۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر کے اس کو بالکل ہی جہنم سے بچا سکتا ہے۔

❸ کفر اکبر سے صاحب کفر کا جان و مال مباح ہو جاتا ہے جب کہ کفر اصغر اس کی جان و مال کو مباح نہیں کرتا۔

❹ کفر اکبر کی وجہ سے صاحب کفر اور مومنوں کے درمیان اصلی عداوت و دشمنی لازمی ہے، لہٰذا مومنوں کے لیے صاحب کفر اکبر سے محبت و دوستی چاہے وہ کتنا ہی قریبی ہو، جائز نہیں۔ جہاں تک کفر اصغر کی بات ہے تو اس کی وجہ سے صاحب کفر اصغر سے دوستی کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے ایمان کی مقدار کے برابر ان سے محبت و دوستی کی جا سکتی ہے اور اس کے کفر و عصیان کی مقدار کے برابر اس سے بغض و دشمنی رکھی جا سکتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

نفاق کی پہچان

نفاق کیا ہے؟

لغت کے اعتبار سے لفظ نفاق فعل نافق کا ایک مصدر ہے۔ کہا جاتا ہے نافق، ینافق، نفاقاً ومنافقۃ۔ یہ لفظ "اَلنَّافِقَاء" سے ماخوذ ہے جو گوہ کے بل کے خفیہ منہ کو کہتے ہیں کیونکہ گوہ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب اسے بل کے ایک منہ سے تلاش کیا جاتا ہے تو وہ دوسرے منہ سے نکل جاتی ہے۔

یہ بھی کہا گیا کہ وہ لفظ نفق سے ماخوذ ہے جو ان بلوں کو کہتے ہیں جن میں گوہ چھپی رہتی ہے۔

شرعی اصطلاح میں نفاق کے معنیٰ ہیں "اسلام و خیر کا اظہار کرنا اور کفر و شر کو اندر چھپائے رکھنا۔" اسے نفاق اس لیے کہا گیا کہ منافق ایک دروازہ سے شریعت میں داخل ہوتا ہے تو دوسرے سے نکل جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ فرمائی گئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (التوبة : ٦٧)

"بے شک منافق نافرمان ہیں۔"

فاسقوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دائرۂ شریعت سے نکلے ہوئے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو کافروں سے بھی برا قرار دیا ہے۔ آیت کریمہ ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ﴾ (النساء: ١٤٥)

''کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔''

مزید ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ﴾ (النساء: ١٤٢)

''بے شک منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اسے کیا دھوکا دیں گے؟) وہ انھی کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں فرمایا:

﴿ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ۝ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ۝ ﴾ (البقرة: ٩-١٠)

''یہ (اپنے خیال میں) اللہ کو اور مومنوں کو چکما دیتے ہیں مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے اور وہ اس سے بے خبر ہیں۔ ان کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا، اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نفاق کی اقسام

نفاق کی دو قسمیں ہیں: اعتقادی نفاق اور عملی نفاق۔

اعتقادی نفاق:

یہی نفاق اکبر ہے، جس میں ایک منافق بظاہر اسلام کی نمائش کرتا ہے لیکن اپنے اندر کفر کو چھپائے رکھتا ہے، اس طرح کے نفاق سے آدمی نہ صرف کلی طور پر دین سے خارج ہو جاتا ہے بلکہ وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں بھی پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام برے اوصاف سے انہیں متصف کیا ہے، کبھی کافر کہا، کبھی بے ایمان کہا، کبھی دین اور دین داروں کے ساتھ مذاق اڑانے والے سے تعبیر کیا۔ ان کی بری صفات بیان کرتے وقت کہا گیا کہ یہ ہمہ تن دشمنان دین اسلام کی طرف جھکے رہتے ہیں، اس لیے کہ ان کی اسلام دشمنی بھی ان دشمنوں سے کم نہیں ہوتی، منافقین ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں، خاص طور پر ایسے زمانہ میں جب اسلام کی قوت و شوکت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے، چونکہ یہ ظاہری طور پر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے لہٰذا یہ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم بھی اس میں داخل ہیں تاکہ اندر رہ کر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازش کی جا سکے، تاکہ مسلمانوں سے مل کر رہنے کا موقع ملے اور اپنے جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔ لہٰذا ایک منافق بظاہر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان کا اعلان کرتا ہے لیکن اندرونی طور پر ان چیزوں سے عاری ہوتا ہے بلکہ ان حقائق کو جھٹلاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے نہ اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ پر اپنا کلام پاک نازل فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہے اور اس کو رسول بنایا ہے تا کہ وہ رسول اس کی اجازت سے لوگوں کو ہدایت کرے، اس کی گرفت سے با خبر کرے اور اس کے عذاب سے ڈرائے، اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں ان منافقوں کے پردہ کو فاش فرمایا ہے اور ان کے باطنی راز کو کھول دیا ہے اور اپنے بندوں پر ان کے معاملہ کو ظاہر کر دیا ہے تا کہ وہ بھی نفاق اور اہل نفاق سے ڈرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی ابتدا میں لوگوں کے تین طبقوں کا تذکرہ کیا ہے، مومنین، کفار اور منافقین۔ مومنوں کے سلسلہ میں چار آیتیں نازل ہوئیں، کافروں سے متعلق دو آیتیں جبکہ منافقین کے بارے میں تیرہ آیتیں اتریں اور یہ صرف منافقوں کی کثرت، لوگوں میں نفاق کے پھیلنے اور اسلام اور اہل اسلام کے لیے عظیم فتنہ ثابت ہونے کی وجہ سے ہے۔ منافقوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اسلام کو بہت سے مصائب جھیلنے پڑے ہیں، اس لیے کہ یہ اسلام کے حقیقی اور کٹر دشمن ہونے کے باوجود اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اسلام کے حلیف و مددگار سمجھے جاتے ہیں، دین میں نئے نئے طریقے نکالتے ہیں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ دین میں علم و اصلاح کی باتیں کرتے ہیں جبکہ حقیقت میں وہ اصلاح نہیں ہوتی غایت درجہ کی جہالت اور دین کے چہرہ کو مسخ کرنا ہوتا ہے۔

اعتقادی نفاق کی اقسام:

اعتقادی نفاق کی چھ قسمیں:

1. رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانا۔
2. رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے بعض حصہ کو جھٹلانا۔
3. رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنا۔
4. رسول اللہ ﷺ کی لائی شریعت سے بغض رکھنا۔
5. رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے زوال سے خوش ہونا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

6 رسول اللہ ﷺ کے دین کے غلبہ و بالا دستی سے تکلیف اور رنج و غم میں مبتلا ہونا۔

❀ عملی نفاق:

اس سے مراد دل میں ایمان کے ساتھ ساتھ منافقوں کے اعمال میں سے کچھ کا ارتکاب کرنا ہے۔ اس نفاق سے آدمی ملت اسلامیہ کے دائرہ سے تو نہیں نکلتا لیکن اسلام کے دائرہ سے نکلنے کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ ایسے شخص میں ایمان و نفاق دونوں ہوتے ہیں جب نفاق کا پلڑا بھاری ہوتا ہے تو وہ خالص منافق ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَ مَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا، إِذَا أُوْتُمِنَ خَانَ وَ إِذَا حَدَّثَ کَذِبَ وَ إِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) [1]

"چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس کے اندر ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس کے اندر ان میں سے ایک ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ جب امانت سونپی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد کرے تو بدعہدی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔"

لہٰذا جس شخص میں یہ چاروں خصلتیں جمع ہو جائیں اس کے اندر ساری برائیاں جمع ہو جاتی ہیں اور اس کے اندر منافقین کی ساری صفات اکٹھی ہو جاتی ہیں اور جس کے اندر ان میں سے ایک ہو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے اندر کچھ اچھی خصلتیں ہوتی ہیں اور کچھ بری خصلتیں، کچھ ایمانی خصلتیں ہوتی ہیں اور کچھ کفر

---

1 بخاری، کتاب الایمان، باب علامات المنافق: ٣٤۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

و نفاق کی خصلتیں اور وہ اپنے اچھے برے عمل کے اعتبار سے ثواب و عقاب کا مستحق ہوتا ہے، نفاق عملی میں جماعت کے ساتھ نماز میں سستی بھی داخل ہے، اس لیے کہ یہ منافقین کی صفات میں سے ہے، نفاق بہت بری اور خطرناک چیز ہے، یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نفاق سے بہت زیادہ ڈرتے رہتے تھے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ کا کہنا ہے کہ میں نے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور سب کو اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتے ہوئے پایا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نفاق اکبر اور نفاق اصغر میں فرق

❶ نفاق اکبر ایک مسلمان کو دائرۂ اسلام سے باہر کر دیتا ہے جب کہ نفاق اصغر کسی مسلمان کو دائرۂ اسلام سے باہر نہیں کرتا۔

❷ نفاق اکبر میں اعتقاد کے اندر ظاہر و باطن میں اختلاف ہوتا ہے اور نفاق اصغر میں عقیدہ و اعتقاد کے بجائے اعمال کے اندر ظاہر و باطن میں اختلاف ہوتا ہے۔

❸ نفاق اکبر کسی مومن سے صادر نہیں ہوسکتا لیکن نفاق اصغر بندہ مومن سے صادر ہوسکتا ہے۔

❹ صاحب نفاق اکبر عموماً توبہ نہیں کر پاتا اور اگر توبہ کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی قبولیت کے سلسلہ میں اختلاف ہے جب کہ صاحب نفاق اصغر کو عموماً توبہ کی توفیق مل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول بھی کر لیتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مومن بندہ نفاق کے کسی جز میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ کبھی اس کے دل میں ایسی چیز آ جاتی ہے جس سے نفاق لازم آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس چیز کو اس کے دل سے زائل فرما دیتا ہے۔''

مومن بندہ کو کبھی شیطان کے وساوس اور کبھی کفر کے وساوس سے پالا پڑتا ہے، جس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سے اس کے دل میں گھٹن پیدا ہوتی ہے جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا تھا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض اپنے دل میں ایسی چیز محسوس کرتے ہیں کہ اس کے بیان کرنے سے ہم آسمان سے زمین پر گر کر مر جانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ ایمان کی کھلی ہوئی نشانی ہے۔''①

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

''وہ اپنے دل کی بات کو زبان سے بولنا بہت ہی عظیم و خطرناک سمجھتے ہیں۔'' یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی ہزار ہزار تعریف کہ اس نے ایک سازش کو وسوسہ میں بدل دیا۔''②

یعنی اس کی کراہیت کے باوجود اس طرح کے وسوسہ کا آ جانا پھر اس کو اپنے دل سے زائل کرنا ایمان کی صریح دلیل ہے۔

اور جہاں تک نفاق اکبر کا تعلق ہے تو اس میں مبتلا لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴾ (البقرة : ١٨)

''(یہ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے راستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔''

یعنی وہ باطنی طور پر اسلام کی طرف نہیں لوٹیں گے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ

---

① مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الوسوسة فی الإیمان و ما یقوله من وجدها : ١٣٢۔

② ابوداؤد، کتاب الأدب ، باب فی رد الوسوسة (٥١١٢) نسائی فی السنن الکبریٰ: ١٠٥٠٣۔ حافظ ابن حجر رحمه الله نے اس کی سند کو صحیح کہا ھے جبکه شیخ البانی رحمه الله نے اسے ضعیف کہا ھے۔ دیکھیے : هدایة الرواة : ٨٧/١۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَوَ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ ﴾ (التوبة : ١٢٦)

''کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار مصیبت میں پھنسا دیے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بظاہر ان کی توبہ قبول ہونے کے سلسلہ میں علما کا اختلاف ہے، اس لیے کہ ان کی اندرونی حالت کا پتا چلانا بہت مشکل ہے اس لیے کہ وہ تو ہمیشہ اسلام ہی کا اظہار کرتے ہیں۔''[1]

❋ ... ❋ ... ❋

[1] مجموع الفتاوی : ٢٨/٤٣٤، ٤٣٥۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

جاہلیت کی پہچان اور اس کی اقسام

جاہلیت:

''اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور دین و شریعت سے ناواقفیت، حسب و نسب پر بے جا فخر و تکبر اور غرور کی جس حالت میں عرب کے لوگ اسلام سے پہلے مبتلا تھے، اس حالت کو جاہلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔'' ①

جاہلیت جہل سے ماخوذ ہے، جو علم کی ضد یا اتباع علم کی ضد ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر کسی کو حق کا علم نہیں تو وہ جہل بسیط میں مبتلا ہے اور اگر اس کا اعتقاد حق کے خلاف ہے تو وہ جہل مرکب میں مبتلا ہے اور اگر کوئی حق کا علم رکھتے ہوئے حق کے خلاف بات کرتا ہے، یا حق کے علم کے بغیر حق کے برخلاف بات کرتا ہے تو وہ بھی جاہل ہے یہ واضح ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ بعثت نبوی سے پہلے لوگ ایسی جاہلیت میں تھے جو مکمل طور پر جہل کی طرف منسوب ہے کہ یہ سارے اقوال و اعمال کسی جاہل کے ایجاد کردہ تھے اور جاہل لوگ بجا لاتے تھے۔

اسی طرح ہر وہ چیز جو انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی شریعتوں کے خلاف ہے اگر وہ اسلام سے پہلے کی بات ہے تو اس زمانہ میں اس زمانہ کی شریعت (یہودیت و نصرانیت) کے خلاف

① النهاية لابن الأثير: ۱/۳۲۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو چیز تھی وہ جاہلیت تھی، اسے جاہلیت عامہ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد یہ جاہلیت عام نہیں ہے بلکہ کہیں ہوگی، کہیں نہیں ہوگی جیسے کہ دیار کفر و شرک کی جاہلیت ہے۔ اسی طرح یہ افراد میں ہوگی جماعت میں نہیں، کسی شخص کے قبول اسلام سے پہلے کی زندگی کو ہم جاہلیت سے تعبیر کر سکتے ہیں، چاہے وہ دیار اسلام ہی میں کیوں نہ ہو، لیکن زمان مطلق کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد جاہلیت عامہ نہ ہوگی، اس لیے کہ اب قیامت تک ہر زمانہ میں امت محمدیہ کی ایک جماعت حق پر قائم ہوگی لیکن جاہلیت مقیدہ (مخصوصہ) اب بھی بعض مسلم ملکوں میں اور بہت سے مسلمانوں میں پائی جا سکتی ہے، جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَرْبَعٌ فِیْ أُمَّتِیْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ)) ①

''میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کی نشانی ہیں۔''

ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((اِنَّكَ إِمْرَؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ)) ②

''تم میں ابھی تک جاہلیت کی بو موجود ہے۔''

خلاصۂ کلام

جاہلیت کی نسبت جہل کی طرف ہے جو عدم علم کا دوسرا نام ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

❶ جاہلیت عامہ: اس سے مراد بعثت نبوی ﷺ سے ماقبل کا زمانہ اور حالت ہے جو بعثت نبوی کی وجہ سے ختم ہو چکی ہے۔

❷ جاہلیت خاصہ: یہ جاہلیت ہمیشہ کی طرح اب بھی بعض ملکوں، بعض شہروں اور بعض

---

❶ مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحة : ۹۳٤۔

❷ کتاب الایمان، باب المعاصی من امر الجاهلیة و لا یکفر صاحبها۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

افراد میں باقی ہے۔ اس سے ان لوگوں کی غلطی کھل کر سامنے آ جاتی ہے جو جاہلیت کو اس زمانہ تک عام کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں اس صدی کی جاہلیت یا اس جیسے دوسرے جملے، جب کہ صحیح جملہ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ اس صدی کے بعض لوگوں کی جاہلیت یا اس صدی کے اکثر لوگوں کی جاہلیت۔ جہاں تک عمومیت کا مسئلہ ہے تو یہ صحیح نہیں اور نہ جائز ہی ہے اس لیے کہ بعثت نبوی کی وجہ سے یہ عام جاہلیت ختم ہو چکی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فسق اور اس کی اقسام

فسق کیا ہے؟

لغت میں فسق کے معنیٰ ''نکلنے'' کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں فسق سے مراد ہے ''اطاعت الٰہی سے نکلنا'' اس میں کلی طور پر نکلنا بھی شامل ہے۔ لہٰذا کافر کو بھی فاسق کہہ دیا جاتا ہے، اسی طرح اس سے جزوی طور پر نکلنا بھی مراد لیتے ہیں۔ لہٰذا ایک مومن سے اگر کوئی کبیرہ گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اسے فاسق کہہ دیا جاتا ہے۔

فسق کی قسمیں

دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا فسق:

وہ فسق جس سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اسے کفر بھی کہتے ہیں، لہٰذا کافر کو بھی فاسق کہہ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے تذکرہ میں فرمایا:

﴿ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ﴾ (الکھف : ۵۰)

''تو وہ اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہوگیا۔''

اس فسق کے ذریعہ ابلیس نے دراصل کفر کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا اس ضمن میں یہ بھی ارشاد ہے:

﴿ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ ﴾ (السجدة : ۲۰)

''اور جنھوں نے نافرمانی کی، ان کے رہنے کے لیے دوزخ ہے۔''

اس سے مراد کفار ہیں، اس کی دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ كُلَّمَآ اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴾ (السجدة : ٢٠)

''جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اس کے مزے چکھو۔''

فسق جو دائرہ اسلام سے خروج کا سبب نہیں:

گناہ گار مسلمان کو بھی فاسق کہہ دیا جاتا ہے لیکن اس کا فسق اسے اسلام سے نہیں نکالتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ﴾ (النور : ٤)

''اور جو لوگ پرہیز گار عورتوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی (٨٠) درے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی بدکردار ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ﴾ (البقرة : ١٩٧)

''تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے، نہ کوئی برا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے۔''[1]

علمائے کرام نے فسق کی تفسیر میں اس کے معنیٰ عاصی و گناہ گار کے بتائے ہیں۔

❶ کتاب الایمان للامام ابن تیمیه :٢٧٨۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضلالت

ضلالت کیا ہے؟ ضلالت: ''صراط مستقیم سے ہٹ جانے کو'' کہتے ہیں یہ ہدایت کی ضد ہے، آیت کریمہ ہے:

﴿ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ﴾ (بنی اسرائیل : ١٥)

''جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لیے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہوگا۔''

ضلالت کے متعدد معانی:

❶ اس کا اطلاق کفر پر بھی ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴾ (النساء : ١٣٦)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ راستے سے بھٹک کر دور جا پڑا۔''

❷ کبھی اس کا اطلاق شرک پر بھی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴾ (النساء : ١١٦)

''اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنایا وہ رستہ سے دور جا پڑا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❸ کبھی اس کا اطلاق اس مخالفت پر بھی ہوتا ہے، جس سے کفر لازم نہیں آتا، جیسے کہا جاتا ہے، فرق ضالہ، یہاں ضالہ سے مراد مخالفہ ہے۔

❹ غلطی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول قرآن میں یوں بیان ہوا ہے:

﴿ قَالَ فَعَلْتُهَا اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّالِّيْنَ ﴾ (الشعراء: ۲۰)

''(موسیٰ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا۔''

❺ کبھی نسیان و بھول پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ﴾ (البقرة: ۲۸۲)

''ایک بھول جائے گی تو دوسری اسے یاد دلا دے گی۔''

❻ ضلال کا اطلاق کبھی غائب ہونے اور گم ہونے پر بھی ہوتا ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں:

''ضالۃ الابل'' یعنی گمشدہ اونٹ [1]

❶ المفردات للراغب ۲۹۷۔۲۹۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارتداد

ارتداد کیا ہے؟ لغت میں ارتداد (رجوع یعنی) پلٹنے کو کہتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِكُمْ ﴾ (المائدة : ٢١)

''اور دیکھنا مقابلے کے وقت پیٹھ نہ پھیرنا۔''

فقہی اصطلاح میں ارتداد کہتے ہیں: ''اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنے کو۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ﴾ (البقرة : ٢١٧)

''اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

ارتداد کی اقسام

نواقض اسلام کے کسی نقض کے ارتکاب سے یہ ارتداد لازم آتا ہے اور نواقض کی چار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قسمیں ہیں:

قولی ارتداد:

جیسے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، اس کے فرشتوں یا گزشتہ انبیاء میں سے کسی نبی کو سب وشتم کرنا، یا علم غیب کا دعویٰ کرنا، یا نبوت کا دعویٰ کرنا، یا جو نبوت کا دعویٰ کرے اس کی تصدیق کرنا، یا غیر اللہ سے دعا کرنا، اس سے مدد چاہنا جب کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی قادر نہیں، یا پھر کسی معاملہ میں غیر اللہ سے پناہ مانگنا وغیرہ۔

عملی ارتداد:

اس کی مثال بت، شجر و حجر، مزار و مقابر کو سجدہ کرنا، اس کے لیے قربانی کرنا، گندی جگہوں پر قرآن مجید رکھنا، جادوگری، اس کو سیکھنا اور سکھانا، اللہ تعالیٰ کی نازل شدہ شریعت کے علاوہ دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا اور شریعت کے علاوہ انسانی قانون ہی کو مسئلہ کا حل سمجھنا وغیرہ۔

اعتقادی ارتداد:

جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی شرکت کا اعتقاد یا پھر اس کا اعتقاد کہ زنا، شراب اور سود حلال ہے یا پھر روٹی حرام ہے یا نماز واجب نہیں، اس طرح کی وہ تمام چیزیں جن کی حلت یا حرمت یا وجوب پر امت کا قطعی اجماع ہے اور اس سے کوئی شخص ناواقف نہیں ہے۔

ارتداد بوجہ شک:

کسی ایسی چیز میں شک کے ذریعہ ارتداد کا مرتکب ہونا جس کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے جیسے شرک کی حرمت میں شک کرنا، زنا و شراب کی حرمت میں شک کرنا، یا روٹی کی حلت میں شک کرنا، یا رسول اللہ ﷺ کی رسالت یا دیگر انبیاء میں سے کسی کی رسالت پر شک کرنا یا ان کی سچائی پر شک کرنا، یا مذہب اسلام میں شک کرنا، یا موجودہ دور میں اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قابل تنفیذ ہونے پر شک کرنا وغیرہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرتد کے احکام

❶ مرتد کو توبہ کی دعوت دی جائے گی، اگر تین دن کے اندر توبہ کر لے اور اسلام کو گلے سے لگا لے تو اس کی توبہ قابل قبول سمجھی جائے گی اور اسے چھوڑ دیا جائے گا۔

❷ اور اگر توبہ کرنے سے انکار کرے تو اس کا قتل واجب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ))[1]

''جو اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کر دو۔''

❸ توبہ کی طرف دعوت کے دوران اس کو اپنے مال پر تصرف نہیں کرنے دیا جائے گا اگر دوبارہ اسلام قبول کر لے تو وہ مال اسی کا ہوگا بصورت دیگر یہ مال مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا اور یہ اس صورت میں ہوگا جب کہ ارتداد پر ہی اس کی موت یا قتل ہو، بعض لوگوں کا تو کہنا ہے کہ مرتد ہوتے ہی اس کے مال و دولت کو مسلمانوں کے کام میں لگا دیا جائے گا۔

❹ مرتد کی وراثت ختم ہو جائے گی یعنی اس کے اقارب اس کے وارث ہوں گے اور نہ وہ کسی کا وارث ہوگا۔

---

❶ بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب لا يعذب بعذاب الله : ٣٠١٧]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

5 ارتداد کی حالت میں مرنے یا قتل ہونے کی صورت میں اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، نہ اس پر جنازہ کی نماز ہی پڑھی جائے گی، مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا بھی نہیں جائے گا اور مسلم قبرستان کے علاوہ کسی دوسری جگہ مٹی کے نیچے ڈھانپ دیا جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحید کے منافی اقوال واعمال

فصل اول: علم غیب کا دعویٰ

فصل دوم: جادو، کاہن اور نجومی کا پیشہ

فصل سوم: مزارات پر نذر و نیاز، ہدیے اور ان کی تعظیم

فصل چہارم: مجسموں اور یادگار نشانیوں کی تعظیم

فصل پنجم: دین کا مذاق اڑانے اور مقدسات کی توہین کا حکم

فصل ششم: اللہ کی شریعت کی بجائے دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا

فصل ہفتم: قانون سازی کس کا حق ہے؟

فصل ہشتم: ملحدانہ تحریکیں

فصل نہم: زندگی کے متعلق دنیاوی نظریہ

فصل دہم: جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے

فصل یاز دہم: غیر اللہ کی قسم، مخلوق کا وسیلہ اور دہائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

علم غیب کا دعویٰ

غیب کا مفہوم:

ماضی و مستقبل کی جو چیزیں لوگوں سے غائب اور پوشیدہ ہوں، یا آنکھوں سے اوجھل ہوں انھیں غیب کہا جاتا ہے۔

غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾
(النمل : ٦٥)

''کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے۔''

غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے:

وہ جسے چاہے غیب کی خبر دے دے۔

غیب کا علم صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہے، پھر وہ اپنے اس غیبی علم میں سے اپنے انبیاء علیہم السلام اور رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے حکمت و مصلحت کی بنا پر عطا کرتا ہے۔ آیت کریمہ ہے:

﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾
(الجن : ٢٦-٢٧)

''(وہی) غیب (کی باتیں) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ہاں) جس کو پیغمبروں میں سے پسند فرمائے تو اس کو غیب کی باتیں بتا دیتا ہے۔''

یعنی غیبی امور میں سے کچھ کا علم صرف اسی کو عطا ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی رسالت کے لیے چن لیتا ہے، لہٰذا اس چنیدہ و برگزیدہ بندہ کو وہ جتنا چاہتا ہے علم غیب میں سے عطا کرتا ہے۔

اس لیے کہ ایک نبی کو معجزات کے ذریعہ اپنی نبوت کی دلیل پیش کرنی پڑتی ہے، انھی معجزات میں سے غیب کی خبر دینا بھی ہے، جس پر اللہ تعالیٰ اس کو مطلع فرماتا ہے، اس چیز میں اللہ تعالیٰ کے فرستادہ فرشتے اور انسان دونوں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

کسی تیسری مخلوق کو غیب کا علم نہیں:

قرآن و حدیث کے واضح دلائل کی بنیادوں پر کہا جا سکتا ہے کہ کوئی تیسری مخلوق اس میں شریک نہیں ہوتی، لہٰذا انبیاء اور رسولوں کو چھوڑ کر اگر کسی کو کسی بھی وسیلہ وسبب کی بنا پر علم غیب کا دعویٰ ہے تو وہ جھوٹا اور کافر ہے، چاہے اس کا دعویٰ ہتھیلی پڑھ کر ہو، پیالی پڑھ کر یا پھر کہانت و جادو اور علم نجوم وغیرہ کے ذریعے۔ اس طرح کی چیزیں آج بہت سارے شعبدہ باز اور فریبی لوگوں کی طرف سے دیکھنے میں آ رہی ہیں جو عموماً گمشدہ چیزوں کے بارے میں خبر دینے کی کوشش کرتے ہیں، بعض امراض کے غلط اسباب وعلل بتاتے ہیں عموماً ایسے لوگوں کا کہنا ہوتا ہے: ''فلاں نے تم کو کچھ کر دیا ہے، اس کی وجہ سے تم بیمار پڑے ہو۔'' ایسا جن و شیاطین کی خدمت حاصل کرنے پر بھی ہوتا ہے، لیکن لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرتے ہیں کہ فلاں فلاں عمل کے ذریعہ یہ سب کچھ بتایا جا رہا ہے، اس طرح کی ساری چیزیں سراسر فریب و جھوٹ ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

''ہر کاہن کے پاس شیاطین میں سے ایک موکل ہوتا تھا جو اسے آسمان سے چرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر بہت سی پوشیدہ چیزوں کے بارے میں بتا دیتا تھا، اس میں بھی وہ سچ کے ساتھ جھوٹ ملا کر بتاتا تھا، ان میں سے بعض تو اپنے موکل کے سہارے مکہ، مدینہ، بیت المقدس اور دیگر مقامات مقدسہ تک اڑ کر چلے جاتے۔'' ①

آج کے شعبدہ بازوں کا حال:

غیب سے متعلق اس طرح کی خبر دہی علم نجوم کے ذریعہ بھی ہوتی ہے، اس میں فلک کے ستاروں کو دیکھ کر زمین کے حوادث پر استدلال کیا جاتا ہے، جیسے ہوا چلنے کے اوقات، بارش کا وقت، قیمتوں میں اتار چڑھاؤ وغیرہ، یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں نجومیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ ستاروں کی گردش، ان کی چال و رفتار اور اجتماع و افتراق دیکھ کر معلوم کی جا سکتی ہیں، ان کا کہنا ہے ''جس نے فلاں ستارہ پر شادی کی تو اس کے ساتھ فلاں چیزیں پیش آئیں گی'' جس نے فلاں ستارہ کے وقت سفر کیا تو اس کو فلاں فلاں امور کا سامنا ہوگا'' فلاں فلاں ستارہ کے وقت جس کے ہاں پیدائش ہوئی اس کو برکت و نحوست میں سے فلاں فلاں چیزیں حاصل ہوں گی'' آج کل اخبارات اور رسائل و جرائد میں اس طرح کی واہیات چیزیں ستاروں اور ستاروں سے متعلق قسمت کے بارے میں خوب چھپ رہی ہیں۔

ہمارے یہاں گنوار، ان پڑھوں کے ساتھ ساتھ بعض پڑھے لکھے اور کمزور ایمان والے اس طرح کے نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، ان سے اپنے مستقبل کے بارے میں معلوم کرتے ہیں، شادی سے متعلق بھی مستقبل کی باتیں معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ اس سلسلہ میں شریعت کا واضح بیان ہے کہ جو کوئی بھی علم غیب کا دعویٰ کرے گا یا دعویٰ کرنے والے کی تصدیق کرے گا وہ سراسر مشرک و کافر ہوگا۔ اس لیے کہ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفات میں شرکت کا دعویٰ کرتا ہے، ستارے اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمانبردار

---

❶ مجموعة التوحيد: ٧٩٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مخلوق ہیں، ان کے بس میں کچھ بھی نہیں ہے، وہ نیک و بد فال یا موت وحیات کسی بھی چیز پر دلالت نہیں کرتے، یہ سب ان شیاطین کی حرکتیں ہیں جو آسمان کی خبریں چرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

www.KitaboSunnat.com

جادوگر، کاہن اور نجومی کا پیشہ

یہ سارے اعمال اور امور حرام اور شیطان کے ایجاد کردہ ہیں جو عقیدہ میں خلل ڈالتے ہیں یا اس میں نقص پیدا کرتے ہیں، اس لیے کہ یہ چیزیں بغیر شرکیہ اعمال کے حاصل نہیں ہوتیں۔

سحر ایک شیطانی عمل:

سحر (جادو) ایک سفلی عمل ہے جس کے اسباب بہت ہی پوشیدہ و باریک ہوتے ہیں۔ اسے سحر اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ سفلی اعمال سے وجود میں آتا ہے، جسے ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں، سحر میں منتر، جھاڑ پھونک، کچھ کلمات، جڑی بوٹیاں اور دھونی وغیرہ سب شامل ہوتے ہیں، سحر کے وجود میں کوئی شک نہیں، بعض سحر دلوں پر اثر کرتا ہے اور بعض جسموں پر، جس کے اثر سے آدمی بیمار بھی پڑ جاتا ہے اور بعض مر بھی جاتے ہیں، اس سے میاں بیوی کے مابین تفریق بھی ہو جاتی ہے۔ سحر کا اثر اللہ تعالیٰ کی تقدیری و کائناتی اجازت سے ہے، یہ سراسر شیطانی عمل ہے۔

بعض لوگ تو سحر سیکھنے کے لیے شرک اور ارواح خبیثہ سے تقرب کے بہت سے مراحل طے کرتے ہیں پھر شرک کے ذریعہ ان ارواح خبیثہ کی خدمت حاصل کرتے ہیں، اسی لیے شریعت نے اس کا تذکرہ شرک کے ضمن میں کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا وَ مَا هِيَ ؟ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالسِّحْرُ))①

''سات مہلک چیزوں سے بچو! لوگوں نے سوال کیا: یہ سات چیزیں کیا ہیں؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور سحر۔''

سحر دو اعتبار سے شرک میں داخل ہے۔

جادوگر شیاطین کا خادم ہے:

اس میں شیاطین کی خدمت کی جاتی ہے، شیاطین سے تعلق قائم کیا جاتا ہے، شیاطین کی خدمت میں ان کی محبوب و مرغوب چیزیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ وہ جادوگر کی خدمت میں لگا رہے، جادو شیاطین کی تعلیمات میں سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ﴾ (البقرة : ١٠٢)

''بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔''

جادوگر کا علم غیب کا دعوٰی:

اس کے شرک ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اس میں علم غیب کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کار ہونے کا بھی دعویٰ ہوتا ہے جو سراسر کفر و ضلالت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴾

(البقرة : ١٠٢)

''اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا

---

① بخاری، کتاب الطب، باب الشرك و السحر من الموبقات : ٥٧٦٤۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔''

جب معاملہ ایسا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سراسر کفر و شرک ہے جو عقیدہ کے خلاف ہے، ایسی حرکتوں کا ارتکاب کرنے والے کا قتل واجب ہے۔ جیسے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے جادو گروں کو قتل کیا ہے، آج کل لوگ جادو اور جادوگروں کے معاملہ میں سستی اور ڈھیل برتنے لگے ہیں بلکہ اسے اب ایسا فن شمار کر لیا گیا ہے جس پر لوگ فخر کرتے ہیں اور اصحاب فن کی ہمت افزائی کے لیے انھیں بڑے بڑے انعامات دیے جاتے ہیں۔ جادوگروں کے اعزاز میں محفلیں جمتی ہیں، ہزاروں شائقین کو دعوت دے کر جادوگری دکھائی جاتی ہے، ان کے مابین مقابلے کرائے جاتے ہیں، یہ ساری حرکتیں دین سے ناواقفیت اور عقیدہ کے معاملہ میں غفلت ولا پروائی کا نتیجہ ہیں جس سے کچھ کھلاڑیوں کو دین کے مسلمات سے کھیلنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کاہن اور نجومی کا پیشہ

کاہن اور نجومی کا علم غیب کا دعویٰ:

ان دونوں میں علم غیب اور غیبی امور سے واقفیت کا دعویٰ کیا جاتا ہے، جیسے آئندہ زمین میں کیا ہونے والا ہے؟ پھر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا، گمشدہ چیز کہاں ہے؟ وغیرہ، ان سب امور میں شیاطین کی خدمت کی جاتی ہے، خاص طور پر ان شیاطین کی جو آسمانوں سے خبریں چراتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ○ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ○ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كَاذِبُوْنَ ﴾ (الشعراء: ۲۲۱-۲۲۳)

''(اچھا) میں تمھیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں اور وہ اکثر جھوٹے ہیں۔''

یہ سب کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ شیطان فرشتوں کی باتوں میں سے کچھ چوری چھپے سن لیتا ہے اور کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر کاہن اس بات میں اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بیان کرتا ہے اور لوگ اس ایک سچ بات کی وجہ سے اس کے سارے جھوٹ کو سچ مان لیتے ہیں، جب کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے لہٰذا اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ کہانت یا دیگر ذرائع سے وہ اس علم میں اللہ تعالیٰ کا شریک ہے یا ایسا کہنے والے کی تصدیق کرتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے شریک کار کا اقرار کرتا ہے، خود کہانت شرک سے خالی نہیں اس لیے کہ اس میں شیاطین کو اس کی محبوب چیزیں پیش کی جاتی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شرک ہے، اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے علم میں مشارکت وشرکت کا دعویٰ کیا جاتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں بھی شرک ہے اس لیے کہ اس میں عبادت کے ذریعہ غیر اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔

کاہن اور نجومی کی تصدیق کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے:

((مَنْ أَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ))①

''جو شخص کسی کاہن کے پاس آتا ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہے تو دراصل جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا وہ اس کا منکر ہے۔''

آج اس طرف توجہ دینے اور لوگوں کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ جادوگر، کاہن اور عرّاف اور نجومی سب کے سب ہمارے عقیدہ سے کھیل رہے ہیں، جو اپنے کو اطبا کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں اور مریضوں کو غیر اللہ کے لیے نذر و نیاز اور قربانی کا حکم دیتے ہیں مثلاً فلاں فلاں صفت کا بکرا یا مرغا ذبح کیجیے یا پھر مریضوں کے لیے شرکیہ طلسم اور شیطانی تعویذ لکھتے ہیں، پھر اس کو تختیوں میں محفوظ کر کے مریضوں کی گردنوں میں لٹکاتے ہیں یا گھر کے صندوق میں رکھواتے ہیں، اس طرح بعض تو غیب کی خبر دینے والے اور گمشدہ چیزوں کا پتا بتانے والے کی حیثیت سے اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں پھر جاہل وگنوار لوگ اس کے پاس

① ابوداود، کتاب الکهانة والقطیر، باب فی الکهان: ۳۹۰۴۔ ترمذی: ۱۳۵۔ ابن ماجة: ۶۳۹۔ ارواء الغلیل: ۲۰۰۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں اور گمشدہ چیزوں سے متعلق ان سے پوچھتے ہیں تو یہ انھیں ان کی خبر دیتے ہیں یا اپنے شیطانی موکلوں کے ذریعہ حاضر کر دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض حضرات صاحب کشف وکرامات اور ولی بن کر نمودار ہوتے ہیں، مثلاً آگ ان پر اثر نہیں کرتی اور نہ ہتھیار سے انھیں چوٹ لگتی ہے، کبھی کبھی یہ اپنے آپ کو گاڑی کے نیچے ڈال دیتے ہیں، اس کے علاوہ بہت طرح کی شعبدہ بازیاں دکھاتے ہیں جو دراصل جادو اور شیطانی اعمال ہوتے ہیں تاکہ لوگ فتنہ وفساد میں مبتلا ہوں یا پھر یہ سب خیالی اعمال ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ خفیہ حیلے ہیں، جو مہارت کے ساتھ لوگوں کو دکھائے جاتے ہیں، جیسے فرعون کے جادوگروں نے لاٹھی اور رسی کے جادو دکھائے تھے۔

ابن تیمیہ اور جادوگروں کا عجیب واقعہ:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بطحائی احمدی (رفاعی) جادوگروں کے ساتھ مناظرہ میں درج ہے:

"شیخ بطحائی رفاعی نے بلند آواز میں کہا: ہمارے ایسے ایسے احوال وکوائف ہیں۔ پھر خارق عادات چیزوں مثلاً آگ وغیرہ کے اثرات کے ازالہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: ہمارے ان احوال کو تسلیم کیا جانا چاہیے، اس پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے غضبناک ہوکر بلند آواز میں شیخ رفاعی سے فرمایا:

میں دنیا کے مشرق ومغرب کے ہر احمدی سے کہنا چاہوں گا کہ انھوں نے آگ میں جو کچھ کیا بعینہ اسی چیز کو میں بھی کر سکتا ہوں اور اس میں جو جل جائے گا اس کو شکست کھانی پڑے گی بلکہ میں یہ بھی کہوں گا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور یہ اس وقت ہوگا جب ہمارے جسم سرکہ اور گرم پانی سے دھل دیئے جائیں گے، یہ سن کر امرائے سلطنت اور عام لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ تو میں نے کہا کہ ان لوگوں کے کچھ حیلے بہانے ہیں جن کے ذریعہ یہ آگ میں گھس جاتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں مثلاً مینڈک کا تیل، ناریل کا چھلکا، اور طلق پتھر وغیرہ سے کچھ تیار کر کے جسم میں مل لیتے ہیں، یہ سن کر لوگوں نے شور مچایا، اس پر اس شخص نے آگ میں گھسنے کی اپنی قدرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم اور آپ کٹہرے میں لپیٹ دیے جائیں اور ہمارے جسموں کو ''کبریت'' سلائی سے مل دیا جائے، میں نے کہا: چلو ٹھیک ہے، پھر بار بار میں تقاضا کرتا رہا، اس پر اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ قمیص نکالے، میں نے کہا ابھی نہیں، یہاں تک کہ ہم گرم پانی اور سرکہ سے نہالیں پھر انھوں نے اپنی عادت کے مطابق اپنے وہم کا اظہار کیا اور کہا: جو امیر کو چاہتا ہے وہ لکڑی حاضر کرے، یا لکڑی کا گٹھا حاضر کرے، اس پر میں نے کہا: لکڑی لاتے لاتے دیر ہو جائے گی، لوگ منتشر ہو جائیں گے، اس سے اچھا ہے کہ ایک قندیل جلا دی جائے پھر میں بھی اور تم بھی دونوں اسی میں اپنی اپنی انگلیاں ڈالیں اور یہ عمل انگلیوں کو دھونے کے بعد ہوگا، اس پر جس کی انگلی جلے گی اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہوگی یا وہ مغلوب ہوگا، جب میں نے یہ بات کہی تو وہ بدل گیا اور ذلیل وخوار ہوا۔ [1]

قصہ بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح کے فریب کار اسی طرح کے مکر وفریب اور خفیہ حیلوں سے عام لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔

❶ مجموع الفتاوی، ۱۱/۴۶۵-۴۶٦۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

مزارات پر نذر و نیاز، ہدیے اور ان کی تعظیم

رسول اللہ ﷺ نے شرک کے سارے راستے بند فرمادیے ہیں اور شرک اور شرکیہ اعمال سے بڑی تاکید کے ساتھ مسلمانوں کو باخبر کر دیا ہے، اس سلسلہ کا پہلا دروازہ مقابر ہیں، لہٰذا قبر پر جانے اور وہاں دعا کرنے کے ایسے ضابطے بنادیے ہیں کہ آدمی شرک سے محفوظ ہو جائے، اسی طرح اولیا و صالحین کی محبت وعقیدت میں غلو سے امت کو باخبر فرمادیا ہے۔

محبت میں غلو سے اجتناب:

❶ اولیا و صالحین کی عقیدت میں غلو سے خبردار کیا گیا اس لیے کہ ان کی عقیدت میں غلو ہوتے ہوتے ان کی عبادت ہونے لگتی ہے، ارشاد نبوی ہے:

((إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ))[1]

''غلو سے بچو اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے وہ دین میں غلو کرنے ہی کی وجہ سے ہلاک اور برباد ہوئے ہیں۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

((لَا تُطْرُونِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُولُهُ))[2]

---

❶ مسند احمد : (۱/ ۲۱۵) أبويعلیٰ : ۲٤۷۲۔ ابن خزيمة : ۲۸٦۷۔ ابن حبان : ۳۸۷۱۔

❷ بخاری، کتاب أحاديث الانبياء، باب قول الله تعالیٰ واذكر فی الكتاب مريم : ۳٤٤٥۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میری تعریف میں غلو و مبالغہ نہ کرو جیسے کہ نصاریٰ نے ابن مریم کے لیے کیا، اس لیے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی پکارو۔''

پختہ قبروں کی ممانعت:

❷ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے جیسے کہ حضرت ابو الهیاج الاسدی سے روایت ہے، آپ کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں میں اس مہم کے لیے نہ بھیجوں جس مہم کو سر کرنے کے لیے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا، جہاں کہیں کوئی مجسمہ نظر آئے اسے توڑ ڈالو اور جہاں بھی اونچی قبر دیکھو اس کو برابر کر دو۔ ①

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے اور اس پر (عمارت وغیرہ) تعمیر کرنے سے سختی کے ساتھ روکا ہے،

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے اور اس پر چھت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' ②

قبرستان میں نماز کی ممانعت:

❸ قبروں کے پاس نماز پڑھنے سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ جب مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ برابر اپنی چادر منہ پر ڈالتے رہتے، جب اس سے تکلیف محسوس کرتے تو کھول دیتے، اس حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے انبیاء

---

❶ مسلم، کتاب الجنائز، باب الأمر بتسویة القبر: ۹٦۹۔

❷ مسلم، کتاب الجنائز، باب النهي عن تجصیص القبر والبناء علیه: ۹۷۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کی قبروں کو مسجد بنالیا۔''

آپ ﷺ اپنی امت کو اس چیز سے خبر دار فرما رہے تھے کیونکہ آپ ﷺ کو خدشہ تھا کہ لوگ اسے مسجد نہ بنالیں۔ ①

مزید فرمایا:

قبرستان میں مسجد بنانے کی ممانعت:

((أَلَا وَ إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ، فَإِنِّیْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذَالِكَ)) ②

''اچھی طرح سن لو کہ تم سے پہلے کی قومیں اپنے انبیا کی قبروں کو مسجد بنا لیتی تھی، خبردار قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمھیں اس چیز سے روک رہا ہوں۔''

قبروں کو مسجد بنانے کا صاف مطلب ہے قبروں پر نماز پڑھنا، چاہے اس پر مسجد نہ بھی ہو، لہٰذا وہ جگہ جو نماز کے لیے مخصوص کی جائے گی وہ مسجد ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((جُعِلَتْ لِیَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُوْرًا)) ③

''پوری زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاکیزہ بنادی گئی ہے۔''

لہٰذا اگر اس پہ مسجد بن جائے تو یہ اور بری بات ہے۔

اکثر لوگوں نے ان احکامات کی مخالفت کی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں

① بخاری، کتاب الجنائز، باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور: ۱۳۳۰۔

② مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور واتخاذ الصور فیها: ۵۳۲۔

③ بخاری، کتاب التیمم: ۳۳۵۔ مسلم: ۵۲۱۔ بیہقی: ۲۱۲/۱۔ دارمی: ۳۲۲/۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے روکا ہے ان کا ارتکاب کیا ہے، اس طرح وہ شرک اکبر میں مبتلا ہو گئے ہیں انھوں نے قبروں پر مساجد، مزارات اور مقابر بنا لیے ہیں اور ان پر شرک اکبر کے اعمال ہو رہے ہیں، نذر و نیاز ہو رہی ہے، اصحاب قبر سے منت و مناجات اور دعا و استغاثہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کی صراحت:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر کوئی شخص قرون اولیٰ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور لوگوں کے موجودہ اعمال کے مابین موازنہ کرنے کی کوشش کرے تو جمع بین الضدین کا احساس ہوگا، دراصل وہ شخص دو ایسی چیزوں کا جمع کرنے والا ہوگا جو کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزار کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے لیکن یہ لوگ وہاں ضرور نماز پڑھتے ہیں، انھیں قبر پر یا اس کے پاس مسجد بنانے سے روکا ہے لیکن یہ وہاں ضرور مسجد بناتے ہیں بلکہ انھیں مشاہد اور یادگار کا نام دیتے ہیں، تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کا مد مقابل بنا دیں، قبروں پر چراغ جلانے سے روکا ہے، لیکن یہ لوگ ضرور قبرستان میں چراغاں کرتے ہیں بلکہ قبر پر چراغاں کے لیے جائداد تک وقف کر دیتے ہیں، قبرستان یا قبر سے متعلق جشن منانے یا خوشی کا دن منانے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے لیکن یہ حضرات بالکل عید و بقرعید کی طرح مقابر و مزارات میں عید، جشن اور عرس مناتے ہیں، قبروں کو برابر کرنے کا حکم ہے، جیسا کہ حضرت ابو الهیاج الاسدی سے روایت ہے، ان کا کہنا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تم کو اس مہم کے لیے نہ بھیجوں جس مہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا، وہ یہ کہ جہاں کہیں کوئی تصویر دیکھو مٹا دو اور جہاں کہیں کوئی اونچی قبر دیکھو اس کو برابر کر دو۔'' [1]''

---

(1) مسلم، کتاب الجنائز، باب الأمر بتسوية القبر: ٩٦٩۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں ایک اور روایت حضرت ثمامہ بن شفی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:

''ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ سرزمین روم میں برودس نامی جگہ پر تھے کہ ہم میں سے ایک کا انتقال ہوگیا، اس کے دفن کے وقت حضرت فضالہ نے اس کی قبر برابر کر دینے کا حکم دیا، پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے قبر کو برابر کر دینے کا حکم دیا۔'' ①

جب کہ قبوری لوگ ان دونوں احادیث کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ گھر کی طرح قبروں کو اونچا کرنے اور ان پر قبہ بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔

آج کی بدعات:

پھر علامہ ابن قیم نے آگے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ کی شریعت اور قبروں سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے اوامر ونواہی اور آج کے قبوری حضرات کی من گھڑت شریعت کو دیکھو تو دونوں میں فرق نظر آئے گا اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وہ مفاسد ہیں جن کا شمار مشکل ہے۔''

پھر آپ نے ان مفاسد کا قدرے تفصیلی تذکرہ کیا ہے، یہاں تک کہ آخر میں فرمایا:

'' زیارت قبور کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور اس کے متعلق جو ضوابط ہیں وہ صرف آخرت یاد دلانے کے لیے اور صاحب قبر کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرنے کے لیے ہے یعنی یہ کہ اس کے لیے دعا کی جائے، اس کے لیے اللہ سے رحمت کی درخواست کی جائے، اس کے لیے استغفار کیا جائے اور عافیت کی دعا کی جائے، ان باتوں کی وجہ سے زیارت کرنے والا اپنے لیے بھلائی کرتا ہے اور میت کے لیے بھی لیکن قبوری مشرکوں نے معاملہ کو بالکل الٹ دیا، دین کو سرے سے بدل دیا،

① مسلم، کتاب الجنائز، باب الأمر بتسویة القبر: ٩٦٩۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

زیارت کا اصلی مقصد شرک بنالیا لہٰذا میت سے اور میت کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے، اسی کے توسل سے اپنی ضروریات مانگی جاتی ہیں، ان کے واسطہ سے برکت نازل کروائی جاتی ہے، دشمنوں کے خلاف اپنی نصرت کی دعا کی جاتی ہے، وغیرہ، نعوذ باللہ من کل ذالک ان سب حرکات کی وجہ سے یہ لوگ اپنے آپ اور میت کو فائدہ پہنچانے کی بجائے الٹا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس میں اگر کچھ بھی نہ ہو تو پھر بھی شریعت اسلامیہ کی برکت سے محرومی تو ہو ہی جاتی ہے۔ ①

حرف آخر:

اب یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مقابر ومزارات پر نذر و نیاز چڑھانا اور قربانی کرنا شرک اکبر ہے اور اس کا اصلی سبب قبر سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی شریعت اور عمل کی مخالفت ہے، آپ ﷺ نے قبروں پر تعمیر سے منع فرمایا ہے، ان پر مسجد بنانے سے روکا ہے، اس لیے کہ جب ان پر قبے بنائے جائیں گے یا لوگ نماز پڑھنے لگیں گے تو اس سے جاہل لوگ یہ سمجھیں گے کہ اہل قبور نفع اور نقصان پہنچاتے ہیں اور جو ان سے مدد چاہے وہ اس کی مدد کرتے ہیں، جو ان کے پاس جائے وہ اس کی ضروریات پوری کرتے ہیں یہ سوچ کر یہ جاہل لوگ خوب نذرو نیاز پیش کرتے ہیں، جن کی وجہ سے یہ قبریں آج بت کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آج انہی کی عبادت کی جا رہی ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَ ثَنًا یُعْبَدُ)) ②

''اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ جس کی پرستش کی جائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا تھا کہ بہت سی قبروں کا ایسا حال ہونے والا تھا،

---

① اغاثة اللهفان (۱/ ۲۱٤ـ۲۱۷ـ

② مؤطا (۸۵) تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد: ص ۱۷ـ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آج عالم اسلام کا جو حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے جو دعا کی تھی اس کی برکت سے آپ ﷺ کے روضہ اطہر کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے شائبہ تک سے بچا رکھا ہے، اگرچہ آج بھی بعض جہلا و اہل خرافات آپ ﷺ کی ہدایات کی مخالفت کر ڈالتے ہیں لیکن روضہ اطہر تک نہیں پہنچ پاتے، اس لیے کہ آپ ﷺ کا روضہ اطہر آپ کے گھر میں ہے، وہ مسجد میں نہیں ہے اس کے چاروں طرف دیواریں چن دی گئی ہیں، جیسے کہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنے شعر میں فرمایا:

''رب العالمین نے آپ کی دعا قبول کر لی اور اس کو دیواروں سے گھیر دیا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

مجسموں اور یادگار نشانیوں کی تعظیم

مجسمہ کسے کہتے ہیں؟ تماثیل، تمثال کی جمع ہے جس کے معانی مجسمہ کے ہیں، اس سے مراد انسانی، حیوانی یا دیگر (ذی روح) جاندار کی شکل کا مجسمہ ہے اور نصب، نصبۃ کی جمع ہے جس کے معنیٰ نشانی، جھنڈا اور پتھر کے ہیں، مشرکین عرب ان نشانیوں کے پاس قربانی کیا کرتے تھے، یادگار نشانیوں سے مراد وہ انسانی مجسمے ہیں جو مختلف میدانوں اور سڑکوں کے کنارے کسی لیڈر یا عظیم شخص کی یادگار میں نصب کیے جاتے ہیں۔

جاندار کی تصویر کی ممانعت اور قوم نوح:

رسول اللہ ﷺ نے جاندار کی تصویر بنانے سے منع فرمایا ہے ۔ خاص طور پر معزز اشخاص جیسے علمائے کرام، شاہان عظام، زاہدان باصفا، روسائے مملکت و زعمائے اصلاح وغیرہم، چاہے تصویر کسی تختی، کاغذ، دیوار یا کپڑے پر ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا پھر آج کل کے کیمرے کی مدد سے، کسی چیز پر کندہ کی گئی ہو یا مجسمہ کی شکل میں بنائی گئی ہو ہر صورت میں یہ حرام ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے دیوار وغیرہ پر تصویر لٹکانے، کسی جگہ مجسمہ قائم کرنے یا بطور یادگار اسے رکھنے سے منع فرمایا ہے، اس لیے کہ یہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے، پہلا شرک جو اس سرزمین میں واقع ہوا ہے اس کی وجہ تصویر اور مجسمہ ہی ہے وہ اس طرح کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں کچھ نیک لوگ تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں کو بڑا غم ہوا، لہٰذا شیاطین نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے نصب کر دو اور ان پر ان کا نام لکھ دو۔ لہٰذا انھوں نے ایسا ہی کیا، لیکن وہ مجسمے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وقت پوجے نہیں جاتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ نسل ختم ہوگئی اور لوگ ان نشانیوں کی حقیقت بھول گئے تو پھر ان کی پرستش شروع ہوگئی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا اور انھوں نے لوگوں کو ان مجسموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے شرک سے روکا تو لوگوں نے ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ انھی نصب کردہ مجسموں کی عبادت پر مصر رہے جو بعد میں بت بن گئے۔ آیت کریمہ ہے:

﴿ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴾ (نوح: ۲۳)

''اور وہ کہنے لگے: اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا۔''

تصویر دروازۂ شرک ہے:

یہ ان لوگوں کے نام ہیں جن کے مجسمے بنائے گئے تھے، تاکہ ان کی یاد باقی رہے اور لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت قائم رہے، ہمیں عبرت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے کہ آخر کار ان مجسموں کو نصب کرنے کا انجام کیا ہوا؟ لوگ شرک میں مبتلا ہوگئے، اللہ تعالیٰ کی، انبیا اور رسولوں کی نافرمانی کی، جس کے سبب وہ طوفان سے ہلاک ہوگئے، اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک وہ معتوب و مغضوب ہوئے، اس نتیجہ سے تصویر کھنچوانے اور مجسمے نصب کرنے کے خطرہ کو معلوم کیا جا سکتا ہے، اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے تصویر کھینچنے والوں یا بنانے والوں پر لعنت بھیجی ہے اور یہ خبر دی ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے، لہٰذا آپ ﷺ نے تصویریں مٹانے کا حکم دیا اور یہ خبر دی کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور یہ سب کچھ تصویر کی خطرناکی اور اس کے فتنہ وفساد اور امت مسلمہ کے عقیدہ میں اس سے بگاڑ پیدا ہونے کی وجہ سے ہے، اس طرح کے مجسمے پارک میں نصب کیے جائیں، سڑک پر یا عام میدانوں میں، یہ ہر حال میں شریعت کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نزدیک حرام ہیں، اس لیے کہ یہ چیز باعث شرک اور عقیدہ کے فساد کی بنیاد ہے۔

اگر آج کفار اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں تو دراصل ان کے پاس تو کوئی عقیدہ نہیں جس کی وہ حفاظت کریں لیکن ہم مسلمانوں کو ان کے ان مشرکانہ اعمال کی نقل نہیں کرنا چاہیے، اس لیے ہمارے پاس عقیدہ وایمان ہے جو ہماری قوت کا سرچشمہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

دین کا مذاق اڑانے اور مقدسات کے مرتکبِ توہین کا حکم

دین سے مذاق کفر ہے:

دین کا مذاق اڑانے اور استہزا کرنے والا مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ﴾ (التوبة : ٦٥-٦٦)

''کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے، بہانے مت بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔''

اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مذاق کفر ہے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مذاق کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور نشانیوں کے ساتھ مذاق کفر ہے جو شخص بھی ان امور میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی مذاق کرے گا وہ مذکورہ بالا تمام امور سے مذاق کرنے والا شمار ہوگا۔ منافقوں کا وتیرہ ہی یہی تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے، جس کی وجہ سے یہ آیت کریمہ اتری، اس لیے کہ ان امور میں ایک کا مذاق اڑانا دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہے، لہٰذا جو لوگ توحید باری تعالیٰ کو مذاق کا نشانہ بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر مردوں کو پکارنے کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں ، پھر جب توحید کا حکم دیا جاتا ہے اور شرک سے روکا جاتا ہے تو بھی اس کا مذاق اڑاتے ہیں ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ○ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ﴾ (الفرقان : ٤١-٤٢)

''اور یہ لوگ جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمھاری ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس کو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، اگر ہم اپنے معبودوں کے بارے میں ثابت قدم نہ رہتے تو یہ ضرور ان سے ہم کو ہٹا دیتا۔''

مذاق کا باعث غیر اللہ کی عقیدت ہے:

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں شرک سے منع فرمایا تو وہ رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑانے لگے، اس زمانہ سے لے کر آج تک مشرکین برابر انبیائے کرام کی عیب جوئی کرتے ہیں ، انھیں بے وقوف، گمراہ اور پاگل کے القاب سے نوازتے ہیں۔ صرف اس لیے کہ وہ انھیں توحید کی دعوت دیتے ہیں، دراصل ان کے دلوں میں شرک کی عظمت بیٹھی ہوئی تھی اسی طرح ان لوگوں میں جو مشرکین سے قریب ہیں یہی چیز پاؤ گے، انھیں بھی جب توحید کی دعوت دی جاتی ہے تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں ، اس لیے کہ ان کے دل میں بھی عظمتِ شرک گھر کر چکی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ﴾ (البقرة : ١٦٥)

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو (اللہ کا) شریک بناتے اور ان سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں۔''

لہٰذا اگر کوئی شخص اللہ کے بجائے کسی مخلوق کو اسی طرح چاہنے لگے جس طرح اللہ کو چاہا جاتا ہے تو وہ مشرک ہے اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے ساتھ محبت میں ہمیں فرق کرنا ہوگا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جن لوگوں نے مقابر و مزارات کو بت بنا لیا ہے انھیں دیکھو گے کہ وہ توحید باری تعالیٰ اور اس کی عبادت کا مذاق اڑاتے ہیں اور جن غیر اللہ کو اپنے لیے سفارشی بنا رکھا ہے ان کی بے حد تعظیم کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک اللہ کے نام کی جھوٹی قسم کھا سکتا ہے، لیکن اس کی جرأت نہیں کرسکتا کہ اپنے شیخ کے نام کی جھوٹی قسم کھالے، ان میں سے اکثر کے ذہنوں میں یہ عقیدہ بیٹھا ہوا ہے کہ شیخ سے مدد چاہنا، چاہے وہ اس کی قبر کے پاس ہو یا کسی دوسری جگہ پر زیادہ مفید اور کارآمد ہے مسجد میں صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے سے، اسی عقیدہ کی وجہ سے توحید کی طرف جھکنے والوں کا یہ مذاق اڑاتے ہیں، ان میں سے بہت تو ایسے ہیں جو مسجدوں کو گراتے ہیں اور درگاہوں کی تعمیر کرتے ہیں، ان کو آباد کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ صرف اس لیے کہ اللہ تعالیٰ، اس کی نشانیوں اور اس کے رسول ﷺ کا مذاق اڑایا جائے اور شرک کی تعظیم کی جائے۔[1]

آج جتنے بھی قبر پرست ہیں سب کے سب اس میں مبتلا ہیں۔

❁ ... ❁ ... ❁

---

[1] مجموع الفتاوی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مذاق واستہزاء کی قسمیں

مذاق کی دوقسمیں ہیں صریح اور غیر صریح

مذاق صریح:

یعنی کھلا مذاق یہ ایسے مذاق کرنے والے ہیں جن کے سلسلہ میں آیت کریمہ نازل ہو چکی ہے، مثلاً ان کا یہ کہنا کہ ہم نے اپنے علما کی طرح خوش خوراک، جھوٹے اور جنگ کے وقت بزدل نہیں دیکھے یا اسی طرح کے دیگر جملے جو مذاق کرنے والے عموماً دہرایا کرتے ہیں، اسی طرح بعض کا یہ کہنا کہ یہ تمہارا دین پانچواں دین ہے یا کسی کا کہنا کہ تمہارا دین جھوٹا دین ہے۔

اسی طرح جب نیکی کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ان کے پاس آتے ہیں تو وہ بطور مذاق کہتے ہیں: لو تمہارے دینی بھائی آگئے۔ اس طرح کے ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ وہ دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ پھر جن کے مذاق پر آیت کریمہ نازل ہوئی ہو اس کی شناعت کا کیا کہنا وہ تو نہایت قبیح اور مجرمانہ ہے۔

غیر صریح مذاق:

غیر صریح یعنی ڈھکا چھپا اور کنایہ واشارہ میں کیا گیا مذاق۔ یہ وہ سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں جیسے آنکھ کا اشارہ، زبان نکالنا، ہونٹ پھیلانا، تلاوت کلام پاک یا سنت نبوی کے پڑھنے یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وقت ہاتھ کا دبانا وغیرہ اس طرح کے مذاق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں یہ کلمات بھی داخل ہیں۔ ''اسلام بیسویں صدی کے لیے موزوں نہیں۔'' ''یہ تو قرون وسطیٰ کے لیے صحیح تھا۔'' ''اسلام تخلف و رجعت پسندی کی علامت ہے۔'' ''حدود و سزا کے معاملہ میں اس میں بہت ہی زیادہ سختی، سنگ دلی اور سربریت ہے۔'' ''اسلام نے عورتوں پر ظلم کیا ہے، اس کے حقوق ادا نہیں کیے، اس لیے کہ اس نے طلاق کو جائز قرار دیا ہے اور تعدد زوجات (متعدد بیوی رکھنے) کو جائز قرار دیا ہے۔'' اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ ''آج کا انسانی قانون لوگوں کے لیے اسلامی قانون سے بہتر ہے۔'' اسی طرح جو لوگ توحید کی طرف بلاتے ہیں، قبر پرستی و شخصیت پرستی سے روکتے ہیں ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ''یہ انتہا پسند ہیں یا مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔'' یا پھر ''یہ وہابی ہیں'' یا ''یہ پانچویں مذہب کے پیروکار ہیں۔'' اسی طرح کے ہزاروں اقوال ہیں جو سب کے سب دین، اہل دین اور عقیدہ صحیحہ کے ساتھ مذاق و استہزا ہے۔ لا حول ولا قوة الا باللہ

اسی طرح کسی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو بھی مذاق کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جیسے وہ کہتے ہیں، بالوں میں دین نہیں ہے، یعنی داڑھی کے ساتھ مذاق کے طور پر یہ کہا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل ششم

اللہ کی شریعت کی بجائے دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا

اختلاف کے وقت صحیح طرز عمل:

اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی عبادت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں، اس کی نازل کردہ شریعت سے خوش ہوں اور اقوال وافعال، اصول وفروع، لڑائی جھگڑے، اموال وانفس کے معاملات اور دیگر تمام حقوق میں اختلاف کے وقت ہم صرف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کریں، اللہ تعالیٰ ہی حاکم اعلیٰ ہے اور فیصلہ کے وقت اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیے، لہٰذا حکام وشاہان مملکت کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو حکم نازل فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت میں جو کچھ فرمایا ہے وہ اسی کے مطابق فیصلہ کریں۔

حکمرانوں کے لیے حکم:

حکمران طبقہ کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ﴾ (النساء: ۵۸)

”اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے کیا کرو۔"

رعایا کے لیے راہ عمل:

رعیت کے حق میں فرمایا:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾ (النساء: ٥٩)

"مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی، اور اگر کسی بات پر تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔"

قوانین اسلام اور کفر کی یکجائی ناممکن ہے:

پھر واضح فرمادیا کہ ایمان اور شریعت کو چھوڑ کر دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ کروانا ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴾ (النساء: ٦٠)

"کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ جو (کتاب) (تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر (اس کا) فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے کہ اس کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے۔"

قوانین کفر کے مطابق فیصلہ چاہنے والا:

فرمایا:

﴿ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (النساء: ٦٥)

"تمھارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمھیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے نہ مان لیں تب تک مومن نہیں ہو سکتے۔"

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے بہت ہی سختی کے ساتھ ان لوگوں کے ایمان کی نفی کر دی ہے جو شریعت کے علاوہ دوسرے خود ساختہ قوانین سے راضی ہیں اور ان کو تسلیم کر لیتے ہیں، اسی طرح ان حکمرانوں کو کفر، ظلم اور فسق سے متصف کیا گیا ہے۔

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾
(المائدة: ٤٤)

"اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔"

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾
(المائدة: ٤٥)

"اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں۔"

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾
(المائدة: ٤٧)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اور جو اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکومت کرنا اور اسی کے مطابق فیصلہ کرنا اور تمام نزاعات واختلافات میں اسی کو حکم بنانا فرض ہے، علما کے مابین اجتہادی اختلافات میں بھی اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ اجتہادی مسائل میں سے جو قرآن وسنت کے موافق ہوں وہی قبول کیے جا سکتے ہیں، اس سلسلہ میں کسی طرح کا تعصب اور کسی امام یا مذہب کی طرف داری قابل قبول نہ ہوگی ، اس طرح پرسنل لا ہی میں نہیں جیسا کہ بعض ممالک میں رائج ہے بلکہ تمام حقوق، مسائل و مشکلات اور مقدمات میں اسی کے مطابق فیصلہ کرنا ہوگا اس لیے کہ اسلام ایک ایسی مکمل اکائی ہے جس کو الگ الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾ (البقرة : ٢٠٨)

''مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ﴾ (البقرة : ٨٥)

''کیا (بات ہے) تم کتاب (اللہ) کے بعض احکام تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کیے دیتے ہو۔''

مسلمانوں کے لیے راہ عمل:

اسی طرح تمام مذاہب کے متبعین پر ضروری ہے کہ اپنے ائمہ کے اقوال کو کتاب وسنت کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھیں، جو کتاب وسنت کے موافق ہوں انھیں لے لیں اور جو کتاب وسنت کے مخالف ہوں انھیں بلا کسی تعصب وطرف داری کے رد کر دیں، خاص طور پر عقیدہ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چیزوں میں، اس لیے کہ خود ائمہ کرام نے اس کی وصیت کی ہے اور تمام مذاہب کے ائمہ نے یہی کہا ہے، لہٰذا آج جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا پیروکار نہیں ہو سکتا، چاہے ان کی نسبت ان کی طرف کیوں نہ ہو، ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (التوبة : ٣١)

''انھوں نے اپنے علما و مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنالیا۔''

یہ آیت کریمہ صرف نصاریٰ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر اس فرد و جماعت پر صادق آتی ہے جو نصاریٰ جیسے عمل کا مرتکب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شریعت و قانون کو چھوڑ کر عصری وضعی قوانین کا سہارا لے گا اور شریعت کو چھوڑ کر خواہشات نفس پر عمل کرے گا تو وہ اسلام و ایمان کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکنے والا ہوگا، اگرچہ اس کو یہ گمان ہو کہ وہ مومن ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اعمال کی سخت نکیر کی ہے اور ایسے افراد کے ایمان کو باطل قرار دیا ہے، آیت کریمہ میں لفظ ''یزعمون'' استعمال ہوا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ ایسے لوگوں کے ایمان کی نفی کی جا رہی ہے، اس لیے یہ لفظ غلط دعویٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس حقیقت کا اظہار ایک دوسری آیت سے ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ ﴾ (النساء : ٦٠)

''حالانکہ انھیں حکم دیا گیا کہ وہ اس کا انکار کریں۔''

انکار طاغوت توحید کا رکن ہے:

اس لیے کہ طاغوت کو جھٹلانا، اس کا انکار کرنا توحید کا ایک باقاعدہ رکن ہے۔ آیت کریمہ ہے:

﴿ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ﴾ (البقرة : ٢٥٦)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''تو جو شخص بتوں سے انکار کرے، اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑلی ہے۔''

اگر بندہ مومن کے اندر یہ رکن توحید نہیں تو پھر وہ موحد نہیں، توحید ہی ایمان کی بنیاد ہے، جس کے وجود سے سارے اعمال درست ہوتے ہیں اور جس کی عدم موجودگی سے تمام اعمال خراب اور فاسد ہو جاتے ہیں۔

وہ اس لیے کہ طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا، یا اس کا حکم ماننا دراصل اس پر ایمان لانا ہے، شریعت الٰہی کے علاوہ کسی دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کروانے سے جب ایمان کی نفی ہو جاتی ہے تو اس سے یہ بات بخوبی سمجھ لینی چاہیے کہ شریعت الٰہی کو حکم بنانا، اس کے فیصلہ کو ماننا یہ ایمان، عقیدہ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، اس پر عمل کرنا ہر مسلم پر ضروری ہے، اسی طرح یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ شریعت کے حکم کو صرف اس لیے ماننا کہ یہ لوگوں کے فائدہ میں ہے یا اس میں کوئی مصلحت یا امن وسلامتی کی ضمانت ہے، سراسر غلط ہے۔ آج بعض لوگ شریعت کی بات صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ دیگر تمام نظام ہائے زندگی سے عاجز آ چکے ہیں، جب کہ شریعت کے نفاذ کا مقصد اصلی عبادت ہے اور یہ لوگ اس کے اس پہلو کو بھول جاتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود ایسے لوگوں کو برا کہا ہے جو اپنی ذاتی مصلحت یا فائدہ کے لیے شریعت کی پناہ لیتے ہیں اور اس کے عبادت وقربت کے پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴾ (النور : ٤٨-٤٩)

''اور جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (رسول اللہ) ان کا جھگڑا نمٹا دیں تو ان میں سے ایک فرقہ منہ پھیر لیتا ہے اور اگر (معاملہ) حق (ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور) ان کو (فائدہ پہنچتا) ہو تو ان کی طرف مطیع ہو کر چلے آتے ہیں۔"

اس طرح کے لوگ انھیں چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں جنھیں وہ چاہتے ہیں۔ خواہشات نفسانی کی پیروی ہی ان کا مذہب ہے اور جو ان کی خواہشات کے خلاف ہوتا ہے اس سے اعراض کرتے ہیں، اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اور نہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا فیصلہ اور مسئلہ لے جاتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خودساختہ قوانین کے مطابق فیصلہ دینے والے جج کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ (المائدة : ٤٤)

''اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں صاف طور پر واضح کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ کسی دوسرے نظام یا قانون کے حکم کو ماننا سراسر کفر ہے اور یہ کفر کبھی تو کفر اکبر تک جا پہنچتا ہے جس سے انسان دائرہ ملت اسلامیہ ہی سے نکل جاتا ہے اور کبھی یہ کفر اصغر ہوتا ہے جس سے انسان دائرہ ملت سے نہیں نکلتا، اب اس کا فیصلہ کہ اس نے کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہے یا کفر اصغر کا؟ اس کی حالت دیکھ کر کیا جائے گا، اگر اس شخص کا اعتقاد ہو کہ شریعت کا حکم ماننا واجب نہیں بلکہ اس میں اس کو اختیار حاصل ہے کہ جس کا چاہے حکم مانے یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم وشریعت کی توہین کرتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ دوسرے قوانین اور نظام ہائے زندگی اسلامی شریعت سے بہتر ہیں اور شریعت اسلامی موجودہ دور کے لیے موزوں نہیں ہے یا پھر کفار ومنافقین کی رضا مندی اور خوشنودی کے لیے انسانوں کے بنائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے قوانین و نظام کے دامن میں پناہ لیتا ہے تو یہ کفر اکبر ہے، لیکن اگر اس کا اعتقاد ہو کہ اللہ کی شریعت کو نافذ کرنا فرض ہے اور اس سلسلہ میں اس کو پورا علم بھی ہے، اس کے باوجود اسے وہ نافذ نہیں کرتا لیکن اس کی پاداش میں اپنے آپ کو مستحق سزا بھی سمجھتا ہے تو ایسا شخص گناہ گار اور کافر ہوگا لیکن اس کا کفر کفر اصغر ہوگا۔

ناواقف مگر مجتہد شخص کا حکم:

لیکن اگر ایک شخص شریعت سے ناواقف ہے اور اسے معلوم کرنے کے لیے امکان بھر محنت و کوشش کرتا ہے پھر وہ غلط فیصلہ دے دیتا ہے تو ایسے شخص کو خاطی یا خطا کار کہا جائے گا، اس کی محنت و کوشش اور اجتہاد کا حسن نیت کی وجہ سے ایک اجر ملے گا اور اس کی غلطی کو معاف کر دیا جائے گا، ایسا کسی خاص مسئلہ ہی میں ہوگا لیکن عام مسائل و معاملات میں مسئلہ اس کے برعکس ہوگا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموع الفتاویٰ میں فرماتے ہیں:

> اس میں کوئی شک نہیں کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ شریعت کے مطابق فیصلہ اور اس کی پیروی واجب نہیں وہ کافر ہے لہٰذا اگر کوئی شخص لوگوں کے معاملہ میں شریعت سے ہٹ کر ایسے قانون کے مطابق فیصلہ دیتا ہے جسے وہ عادلانہ قانون سمجھتا ہے تو وہ بھی کافر ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہر مذہب و ملت عموماً منصفانہ فیصلہ کا حکم دیتے ہیں، کبھی یہ عدل و انصاف کسی دین میں موجود ہوتا ہے اور اس دین کے اکابر اسی کا حکم دیتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسلام کی طرف منسوب مسلمان اپنی عادات کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں یعنی اپنے آبا واجداد کے فیصلوں کو دیکھ کر ویسا ہی فیصلہ کر دیتے ہیں، اس طرح کے امرائے سلطنت کا عام اعتقاد ہوتا ہے کہ عوام کے جذبات کا خیال رکھ کر ہی فیصلہ کرنا چاہیے تاکہ لوگ اس سے متنفر نہ ہوں، یہ بھی سراسر کفر ہے آج بہت سے لوگ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے بلکہ فیصلہ کے وقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے یا اپنے آبا واجداد کی روش کو دیکھتے ہیں، انھیں اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے لیکن پھر بھی وہ شریعت کے خلاف فیصلہ کو اپنے لیے جائز سمجھ لیتے ہیں، ایسے لوگ بھی کافر ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل ہفتم

قانون سازی کس کا حق ہے؟

خالق ہی قانون ساز ہے: ان احکام وقوانین کو وضع کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جن پر بندوں کی صلاح وفلاح کا دارومدار ہے۔ عبادات، معاملات اور زندگی کے تمام شعبے جن کے مطابق چلتے ہیں اور جن کے ذریعہ بندوں کے باہمی لڑائی جھگڑے اور تنازعات کے فیصلے کیے جاتے ہیں ایسے تمام قوانین بنانے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ (الاعراف : ٥٤)

''دیکھو! سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم (بھی اسی کا ہے) یہ اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔''

چونکہ وہی جانتا ہے کہ اس کے بندہ کے لیے کیا چیز مفید ہے؟ لہٰذا اسی کے مطابق وہ ان کے لیے احکام وضع کرتا ہے اور چونکہ وہ سب کا رب ہے اس لیے رب ہونے کے ناتے قانون سازی کا حق بھی اسی کو پہنچتا ہے اور چونکہ تمام بندے اس کے غلام ہیں اس لیے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری ضروری ہے، اس کے احکامات کی پیروی کا پورا فائدہ انہی کی طرف لوٹتا ہے۔

اختلاف میں مسلمان کیا کرے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴾ (النساء : ۵۹)

''اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔''

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَ مَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡهِ مِنۡ شَیۡءٍ فَحُکۡمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبِّیۡ ﴾ (الشوریٰ : ۱۰)

''تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا) یہی اللہ میرا پروردگار ہے۔''

قانون پہ راضی غیروں کے!

اللہ تعالیٰ نے اس کی سخت گرفت فرمائی کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو قانون ساز مانے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَمۡ لَهُمۡ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (الشوریٰ : ۲۱)

''کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔''

لہٰذا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی شریعت کے علاوہ کوئی دوسری شریعت قبول کرتا ہے وہ شرک کرتا ہے، عبادات میں سے جو عبادت اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے مشروع نہیں وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) ①

''اگر کوئی ہمارے اس معاملہ (دین) میں ایسی نئی بات پیدا کرے گا جو اس میں سے نہ ہوتو وہ مردود ہے۔''

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ②

''اگر کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس پر ہمارا حکم نہ ہوتو وہ عمل مردود ہے۔''

اور سیاسی و انتظامی معاملات میں اگر شریعت الٰہی سے ہٹ کر کام کیا جائے تو وہ طاغوتی اور جاہلی حکومت ہوگی ......ع

''جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴾ (المائدة : ٥٠)

''کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لیے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟''

حلال حرام متعین کرنا انسان کا منصب نہیں:

اسی طرح حلال و حرام قرار دینے کا حق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، کسی کے لیے جائز نہیں کہ اس معاملہ میں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہو، ارشاد الٰہی ہے:

---

① بخاری، کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود : ٢٦٩٧۔

② احمد : ١٤٦/٦۔ أبوعوانة : ١٨/٤۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴾ (الانعام : ۱۲۱)

''اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگ ان کے کہے پر چلے تو بے شک تم بھی مشرک ہوئے۔''

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے شیاطین اور ان کے حواریوں کی اطاعت کو حلت وحرمت کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلا شرک قرار دیا ہے اسی طرح حلت وحرمت کے معاملہ میں علما اور امرا کی اطاعت و پیروی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو رب اور حاجت روا بنانے کے مترادف ہے، ارشاد الٰہی ہے:

﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾ (التوبة : ۳۱)

''انھوں نے اپنے علما و مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا اللہ بنا لیا، حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔''

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی گزارش:

بخاری شریف میں آیا ہے کہ اس آیت کریمہ کو آپ ﷺ نے حضرت عدی بن حاتم الطائی کے سامنے پڑھا تو حضرت عدی بن حاتم الطائی نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ جن حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں ان کو حلال اور جن حلال چیزوں کو وہ حرام قرار دیتے ہیں ان کو تم حرام نہیں سمجھتے؟ حضرت عدی نے عرض کیا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا یہی ان کی عبادت و پرستش ہے۔''

اس سے پتا چلتا ہے کہ احکام الٰہی کو چھوڑ کر حلت و حرمت کے معاملہ میں ان کی اطاعت اور پیروی کرنا دراصل ان کی عبادت کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلا شرک ہے، یہ شرک اکبر ہے جو توحید کے سراسر خلاف ہے، اس لیے کہ توحید کے معنیٰ ہیں لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا اور اس اقرار کا مطلب یہ ہے کہ چیزوں کو حلال و حرام قرار دینے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، جب حقیقت یہ ہے تو پھر جو شخص حلال وحرام کے معاملے میں اپنے علما و مشائخ کی پیروی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کی مخالفت کرتا ہے اگرچہ علمائے کرام دین کی سمجھ بوجھ میں بہت درک رکھتے ہیں اور اجتہاد میں ان سے کوئی غلطی ہو جائے اور حق تک ان کی رسائی نہ ہو سکے پھر بھی ان کو ایک اجر ملے گا، اس سب کے باوجود ان کی اطاعت و پیروی جائز نہیں تو پھر ان خود ساختہ قوانین کی پیروی کیسے جائز ہوگی جو کفار و ملحدین کے وضع کردہ ہیں، جو باہر سے منگائے گئے ہیں اور عالم اسلام اور وہاں کے مسلم عوام پر زبردستی تھوپے گئے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس طرح تو اللہ تعالیٰ کے بجائے کفار و ملحدین کو ارباب من دون اللہ (اللہ کے سوا غیر کو رب) بنایا جاتا ہے، جو ان کے لیے احکام و قوانین وضع کرتے ہیں، حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور بندوں پر حکومت کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل ہشتم

www.KitaboSunnat.com

ملحدانہ تحریکیں

ملحدانہ تحریکوں اور جاہلی جماعتوں کی طرف انتساب کا حکم:

❷ ملحدانہ تحریکوں جیسے کمیونزم، سیکولرزم، سرمایہ داری وغیرہ، جو سرا سر کفر و الحاد پر مبنی ہیں ان کی طرف انتساب مذہب اسلام سے ارتداد ہے۔ ان تحریکوں کی طرف انتساب کرنے والا شخص اگر اسلام کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ نفاق اکبر ہے، اس لیے کہ منافقین بھی ظاہری طور پر اپنا انتساب اسلام کی طرف کرتے تھے لیکن اندرونی طور پر وہ کافروں کے ساتھ ہوتے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ١٤)

’’اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم پیروان محمد سے تو ہنسی کیا کرتے ہیں۔‘‘

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

(النساء: ١٤١)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

''اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے تو کہتے ہیں: کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو فتح نصیب ہو تو ان سے کہتے ہیں: کیا ہم تمھارے نہیں تھے اور تم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے بچایا نہیں؟''

منافق کے دو رخ ہیں:

اس طرح کے دھوکا باز منافقوں کے ہمیشہ دو رخ ہوتے ہیں، ایک رخ سے وہ مومنوں سے ملتے ہیں اور دوسرے رخ سے اپنے ملحد بھائیوں کی طرف پلٹ جاتے ہیں ان کی دو زبانیں ہوتی ہیں، ایک کے ذریعہ مسلمانوں سے شناسائی پیدا کرتے ہیں اور دوسری کے ذریعہ پوشیدہ راز کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ١٤)

''یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم پیروان محمد سے تو ہنسی کیا کرتے ہیں۔''

یہ کتاب وسنت سے ہمیشہ گریز کرتے ہیں۔ کتاب وسنت والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، کتاب وسنت کے احکام کی پیروی سے انھیں چڑ ہے شریعت سے ان کو ازلی دشمنی ہے، یہ اپنے دنیاوی علوم وفنون اور نظام ہائے زندگی سے بہت خوش ہیں، جبکہ ان وضعی قوانین سے کسی کو کوئی فائدہ اب تک نہیں پہنچا، اس گندے پانی میں جو جتنا اترا اتنا ہی وہ تکبر وغرور میں مبتلا ہوا ہے، لہٰذا انھیں تم ہمیشہ صریح طور پر کتاب وسنت کا مذاق اڑاتے ہوئے پاؤ گے:

﴿ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ١٥)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''ان (منافقوں) سے اللہ ہنسی کرتا ہے اور انھیں مہلت دیے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔''

جبکہ اللہ تعالیٰ نے صراحت سے مومنوں کی طرف انتساب کا حکم دیا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ ﴾ (التوبة : ١١٩)

''اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔''

ملحدانہ تحریکوں کا حال:

یہ ملحدانہ تحریکیں آپس میں دست بہ گریباں ہیں، اس لیے کہ ان کی بنیاد باطل اور فتنہ و فساد پر ہے، جیسے کمیونزم، اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتا ہے اور تمام آسمانی مذاہب و ادیان کو دنیا سے مٹانا چاہتا ہے، جو شخص اپنی دانست میں بلاعقیدہ جینا چاہتا ہے اور تمام بدیہی و عقلی علامات کا انکار کرتا ہے دراصل وہ اپنی عقل کا دشمن ہے اور اس سے کام لینا نہیں چاہتا۔ اسی طرح سیکولرزم بھی تمام مذاہب و ادیان کا انکار کرتا ہے اور مادیت پر اپنی بنیاد رکھتا ہے، جبکہ مادیت ایک ایسا مذہب ہے کہ حیوانی زندگی کے سوا جس کی کوئی غرض و غایت نہیں اور سرمایہ دارانہ نظام کا تو کہنا ہی کیا؟ اس کا سارا فلسفہ صرف مال جمع کرنے پر قائم ہے، چاہے وہ کسی طرح سے بھی آئے، اس میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں، فقرا مساکین اور کمزوروں پر یہاں کوئی رحم و رافت اور شفقت نہیں پھر اس کی معیشت و اقتصاد کا سارا دار و مدار سود کی لعنت پر ہے جبکہ سود کھانا اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرنا ہے، جس سے فرد و جماعت اور حکومت و ریاست سب کے سب تباہی و بربادی سے دوچار ہو جاتے ہیں، جو غریب قوموں کے خون چوسنے کا بہترین ذریعہ ہے، ان سب کے باوجود بھلا کون ایمان والا اور عقل والا ان تباہ کن اور باطل نظاموں اور فاسد تحریکوں کی طرف اپنا انتساب پسند

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرے گا؟ اور عقل و ذہن سے بیچ کر اور زندگی کو شتر بے مہار سمجھ کر ان تحریکوں کا ساتھ دے گا اور ان کے لیے لڑے گا؟ آج جبکہ ہمارے عالم اسلام کے اکثر لوگوں کی زندگی میں صحیح دین داری و دینی ذہن کا فقدان ہے لہٰذا ان پر ان فاسد تحریکوں کا حملہ آور ہونا کوئی بعید نہیں۔ صحیح دین نہ ہونے کی وجہ ہی سے آج امت مسلمہ ذلت و بربادی کے مراحل سے گزر رہی ہے اور دیگر قوموں کی دم چھلہ بن کر رہ گئی ہے۔

ملحدانہ تحریکوں کی طرف انتساب کا حکم:

جاہلی قومی اور نسلی جماعتوں اور پارٹیوں کی طرف انتساب بھی کفر و ارتداد ہے اور مذہب اسلام کے خلاف بغاوت ہے، اس لیے کہ مذہب اسلام تمام نسلی و جاہلی نعروں کا شدت سے انکار کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ﴾ (الحجرات : ۱۳)

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلٰى عَصَبِيَّةٍ، وَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ، وَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ))[1]

"وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے، وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت

---

[1] ابوداود، کتاب الأدب، باب فی العصبیة : ۵۱۲۱۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ (غایة المرام : ۳۰۴۔ ضعیف ابوداود : ۵۱۲۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لیے لڑائی کرے، وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر فوت ہوا۔"

نیز فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عَصَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ فَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ، وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَ آدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ، وَ لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ إِلَّا بِالتَّقْوٰى)) ①

"اللہ تعالیٰ نے دور جاہلیت کی عصبیت کو ختم کر دیا ہے اور آبا واجداد پر فخر کو مٹا دیا ہے، اب یا تو وہ متقی مومن ہوگا یا بد بخت فاجر، تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، فضیلت کا دار و مدار تقویٰ پر ہے۔"

دراصل یہ جماعتیں اور پارٹیاں مسلمانوں کے اندر تفرقہ ڈالتی ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی اور تقویٰ پر اتحاد و اتفاق کا حکم دیا ہے اور افتراق و انتشار سے منع فرمایا ہے۔

اسلام اتحاد کا داعی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ﴾

(آل عمران : ۱۰۳)

"اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے۔"

① ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل الشام والیمن: ۳۹۵۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت ہو جائیں، جو اللہ تعالیٰ کی کامیاب اور کامران جماعت ہو، لیکن آج عالم اسلام خاص طور پر یورپ کی سیاسی وثقافتی یلغار کے بعد مختلف جاہلی، نسلی اور وطنی عصبیتوں کی لعنت میں مبتلا ہو گیا ہے اور ان لعنتوں کو ایک علمی مسئلہ، طے شدہ حقیقت اور ناگزیر صورت حال سمجھ کر تسلیم کر لیا گیا ہے، جہاں کے مسلم باشندے مغربی افکار کے اثرات سے متاثر ہو کر ان جاہلی عصبیتوں کی طرف تیزی سے بھاگنے لگے ہیں جن کو اسلام نے مٹا دیا تھا اور ان کے نام لینے والوں، زندہ کرنے والوں اور ان پر فخر کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے اور سخت الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے۔

اسلام سے پہلے والے عصبیتی دور کو اسلام نے جاہلی دور کہا ہے اور اب بھی وہ اسے اسی نام سے یاد کرتا ہے اور اس تاریک ترین دور سے نکالنے کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان گردانا ہے اور اس عظیم احسان ونعمت کا شکر ادا کرنے پر ان کو ابھارا ہے۔

من مانی کا نقصان:

آج مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جب بھی جاہلی دور کا تذکرہ کریں تو ناپسندیدگی و کراہیت کے ساتھ اس کا تذکرہ کریں اور پسندیدگی سے اس کو نہ دیکھیں۔ کیا جیل میں سخت ترین سزا کاٹنے والے کے رونگٹے اس وقت کھڑے نہیں ہو جاتے جب اس کے سامنے جیل کا نام لیا جاتا ہے؟ اور کیا سخت ترین بیماری سے نجات پانے والا شخص اپنی بیماری کا تذکرہ کرتے ہی منہ نہیں بگاڑ لیتا؟ لہٰذا ہر ایک کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہیے اور ہر مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں میں یہ گروہ بندیاں دراصل اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے جنہیں اس نے اپنی شریعت و مذہب سے اعراض کرنے والوں اور اپنے دین سے بدگمان ہونے والے بندوں پر مسلط کر دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ﴾ (الانعام: ٦٥)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔“

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((وَ مَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ يَتَخَيَّرُوْا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ)) ①

”اور جب ان کے ائمہ کتاب اللہ سے حکم نہیں دیں گے اور اپنی مرضی سے فیصلے کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس میں لڑا دیں گے۔“

جماعتوں اور پارٹیوں کے تعصب سے حق دب جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی لائی ہو شریعت سامنے سے ہٹ جاتی ہے جیسا کہ یہودیوں کے ہاں پیش آیا انہی یہودیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ﴾ (البقرة : ٩١)

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے (اب) نازل فرمائی ہے اس کو تو مانو، تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر (پہلے) نازل ہو چکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں (یعنی) یہ اس کے سوا اور (کتاب) کو نہیں مانتے، حالانکہ وہ (سراسر) سچی ہے۔ اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے اس کی بھی تصدیق کرتی ہے۔“

اہل جاہلیت کا بھی یہی حال تھا حق کو چھوڑ کر یہ اپنے آبا واجداد کی روش پر پڑے ہوئے تھے اور ان کے نقش قدم سے سرمو انحراف کے لیے تیار نہیں تھے ان کے بارے میں

① ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات : ٤٠١٩۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا ﴾
(البقرة : ۱۷۰)

''اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ ہم تو ایسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔''

آج کے جماعتی لوگ چاہتے ہیں کہ اپنی جماعت اور پارٹی کو اس اسلام کی جگہ پر لا کھڑا کریں جو تمام انسانیت پر اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

❁ ... ❁ ... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل نہم

زندگی کے متعلق دنیاوی نظریہ

آج زندگی سے متعلق دو طرح کے نظریے رائج ہیں ، ایک مادی نظریہ، دوسرا اسلامی نظریہ، ان دونوں نظریوں کے آثار آج لوگوں کی زندگی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

مادی نقطہ نگاہ اور اس کی حقیقت:

مادی نقطہ نگاہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان صرف اپنی دنیاوی وفوری لذتوں کے حصول کے پیچھے پڑا رہے اور اس کی ساری تگ و دو، حرکات ونشاط اسی ایک چیز پر مرکوز ہو کر رہ جائیں، اس سے آگے وہ کچھ سوچتا نہ ہو کہ خواہشات نفس اور لذت پرستی کے پیچھے اس طرح سے دوڑنے کا انجام کیا ہوسکتا ہے؟ اور اس کی بھی پروانہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صرف آخرت کی کھیتی اور عمل کا گھر بنایا ہے اور آخرت کو جزا وسزا کا گھر بنایا ہے لہٰذا جو شخص بھی دنیاوی زندگی کو غنیمت جان کر اس میں نیک عمل کرتا ہے، وہ دنیا و آخرت دونوں جہاں کے فائدہ سے لطف اٹھاتا ہے اور جو اپنی دنیاوی زندگی کو ضائع کر دیتا ہے وہ اپنی آخرت کو بھی کھو دیتا ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿ خَسِرَ الدُّنيَا وَ الْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴾ (الحج : ۱۱)

”دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی، یہی تو کھلا نقصان ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو یوں ہی نہیں بنایا ہے بلکہ ایک عظیم حکمت و مصلحت کے واسطے پیدا فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾
(الملك : ۲)

''اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمھاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھا عمل کرتا ہے۔''

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾
(الکهف : ۷)

''جو چیز زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لیے باعث آرائش بنایا ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھا عمل کرنے والا ہے؟''

دنیاوی نعمتیں امتحان ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اس زندگی میں اموال و اولاد، جاہ و منزلت، اقتدار و منصب اور دیگر لذائذ میں سے ایسی ایسی عارضی خوشگوار نعمتیں اور ظاہری زیب و زینت کے سامان پیدا فرمائے ہیں جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ لہٰذا لوگوں میں کچھ کی نگاہ صرف ان نعمتوں اور زینتوں کی ظاہری شکل وصورت پر رہتی ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ ان سے لطف اندوز ہونے میں لگے رہتے ہیں اور ان کی پوشیدہ حکمتوں کے بارے میں نہیں سوچتے اور نہ ان کے غلط استعمال کے انجام کی پروا کرتے ہیں بلکہ وہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر آخرت کا سرے سے انکار ہی کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ قَالُوْا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴾ (الانعام : ۲۹)

''اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری جو دنیا کی زندگی ہے بس یہی (زندگی) ہے اور ہم (مرنے کے بعد) پھر زندہ نہیں کیے جائیں گے۔''

ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سخت وعید سنائی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴾
(یونس : ۷۔۸)

''جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور وہ دنیا کی زندگی سے خوش اور اس پر مطمئن ہو بیٹھے ہیں اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں ان کا ٹھکانا ان (اعمال) کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے۔''

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴾ (هود : ۱۵۔۱۶)

''جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انھیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں (آتش جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انھوں نے دنیا میں کیے سب برباد ہوئے اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا۔''

انسان حیوان نہیں کہ اس کا حساب نہ ہو:

اس وعید و پھٹکار میں اس نظریہ کے جملہ حاملین شامل ہیں، چاہے وہ لوگ ہوں جو صرف حصول دنیا کے لیے اخروی اعمال کرتے ہیں جیسے منافقین اور ریا کار، یا اہل کفر و الحاد جو سرے سے آخرت اور اس کے حساب کتاب پر ایمان ہی نہیں رکھتے جیسے زمانہ جاہلیت میں عام لوگوں کا حال تھا یا پھر آج کل کے باطل و فاسد نظام ہائے زندگی، جیسے سرمایہ داری، کمیونزم، سیکولرزم' الحاد وغیرہ، زندگی کے سلسلہ میں ان کی نگاہ مادیت سے آگے نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑھتی، وہ ہر چیز کو حیوانات و بہائم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ یہ بہائم سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ اس لیے کہ انھوں نے عقل و آگہی سے کام لینا چھوڑ دیا ہے اور اپنی پوری طاقت کو مادیت کے حصول ہی کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ اپنا سارا وقت ایسی چیزوں کے حصول کے لیے ضائع کرتے ہیں جو پائیدار نہیں اور اپنے اس انجام کے لیے کچھ نہیں کرتے جو ان کا انتظار کر رہا ہے اور جس سے کسی حال میں ان کو چھٹکارا نہیں۔ حیوانات سے اس لیے بدتر ہیں کہ حیوانات کا کوئی ایسا انجام نہیں جس کا انھیں انتظار ہو اور نہ ان کے پاس عقل و آگہی ہے برخلاف ان انسانی حیوانات کے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ﴾ (الفرقان : ٤٤)

''یہ تو چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔''

دنیا کا عالم مگر دین کا جاہل:

اس طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گنوار و جاہل اور ان پڑھ لوگوں سے متصف کیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴾ (الروم : ٦-٧)

''لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے یہ تو دنیا کی ظاہری زندگی ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف سے غافل ہیں۔''

اس نظریہ کے حاملین میں سے بہت سے اگرچہ دنیاوی علوم وفنون کے ماہر ہوتے ہیں لیکن باطنی طور پر حقیقی اعتبار سے یہ جاہل و گنوار ہی ہوتے ہیں۔ علما کی صف میں ان کو داخل کرنا صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ ان کا علم دنیاوی زندگی کی ظاہری چمک دمک سے تجاوز نہیں کرتا، اسے علم ناقص ہی کہہ سکتے ہیں، بلکہ علما کہلانے کے مستحق تو وہ حضرات ہیں جن کو اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے، اس کی خشیت وخوف ان کے اندر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ﴾ (فاطر : ۲۸)

''اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے قارون اور اس کے خزانوں کے قصہ میں قارون کے مادی نقطہ نگاہ کا یوں تذکرہ فرمایا ہے:

﴿ فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِہٖ فِیۡ زِیۡنَتِہٖ قَالَ الَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا یٰلَیۡتَ لَنَا مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ قَارُوۡنُ اِنَّہٗ لَذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ﴾ (القصص : ۷۹)

''تو (ایک روز) قارون (بڑی) آرائش (اور ٹھاٹ) سے اپنی قوم کے سامنے نکلا، جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے، کہنے لگے کہ جیسا (مال ومتاع) قارون کو ملا ہے، کاش (ایسا ہی) ہمیں بھی ملے، وہ تو بڑا ہی صاحب نصیب ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے کہ مادی نقطہ نگاہ والوں نے قارون کی طرح بننے کی تمنا کی، اس پر رشک کیا اور اس کو بڑا نصیب والا گردانا، آج کافر ریاستوں کا یہی حال ہے، کافر ریاستوں میں جو دولت کی ریل پیل ہے، اقتصادی وصنعتی ترقی ہے اس کو دیکھ کر ہمارے بعض کمزور دل اور کمزور ایمان کے مسلمان بھائی ان کو پسندیدگی واستحسان کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں اور ان کے کفر وشرک اور برے انجام کی طرف للچائی ہوئی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں اور ان کے کفر وشرک اور برے انجام کی طرف نگاہ نہیں دوڑاتے۔ اس کے نتیجہ میں لوگ کافروں اور ملحدوں کی تعظیم وتکریم کرنے لگتے ہیں اور ان کی بری عادتوں اور برے اخلاق کی نقل کرنے لگتے ہیں۔ ان کا فیشن اختیار کرنے لگتے ہیں، لیکن ان کی جدو جہد، کوشش ومحنت، ایجاد واختراع اور قوت وطاقت کی تیاری جیسی مفید چیزوں میں ان کی تقلید نہیں کرتے۔

۞ ... ۞ ... ۞

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے متعلق اسلامی نظریہ

زندگی کے بارے میں دوسرا نظریہ یا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ مال و دولت، جاہ و منصب، مادی قوت و طاقت اور تمام دنیاوی چیزیں اخروی اعمال کے وسائل سمجھے جائیں اور اس کے لیے ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔

دنیا فی ذاتہ بری چیز نہیں ہے، اس کی برائی واچھائی تو بندہ کے عمل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ اس کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے؟ دراصل دنیا آخرت کا پل ہے، دنیا ہی سے جنت کا توشہ لیا جاتا ہے، جنت کی بہترین زندگی دنیا میں اچھی کھیتی ہی سے ملتی ہے۔ دنیا جدو جہد، جہاد و نماز، قیام و صیام اور خیرات و صدقات کا گھر ہے۔ اہل جنت سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴾ (الحاقة : ٢٤)

"جو (عمل) تم ایام گزشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل دھم

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے

جھاڑ پھونک:

اس میں منتر وغیرہ پڑھ کر مریضوں اور آفت زدگان پر پھونکا جاتا ہے جیسے بخار، مرگی، آسیب وغیرہ۔ اسے منتر بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

جائز اور مشروع دم:

جو شرک سے خالی ہو بایں طور پر کہ مریض پر قرآن میں سے کچھ پڑھ کر پھونکا جائے یا پھر اللہ تعالیٰ کے اسما و صفات کا نام لے کر مریض کے لیے پناہ مانگی جائے، یہ قسم جائز ہے، اس لیے کہ خود آپ ﷺ نے دم کیا ہے اور آپ ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے بلکہ اس کا حکم بھی دیا ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے لہٰذا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يُكُنْ فِيْهِ شِرْكًا))[1]

"اپنی جھاڑ پھونک مجھ پر پیش کرو، اس میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔"

---

[1] مسلم، کتاب السلام، باب لا باس بالرقی مالم یکن فیه شرك: ۲۲۰۰۔ ابوداود: ۳۸۸۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''جھاڑ پھونک کے جواز پر علما کا اجماع ہے، لیکن اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔''
اول یہ کہ اس میں کلام الٰہی یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ یا صفات استعمال کیے گئے ہوں۔

دوسری یہ کہ وہ عربی زبان میں ہو اور اس کا مفہوم و معنیٰ واضح ہو۔

اور تیسری شرط یہ کہ جھاڑ پھونک کرنے والے اور کرانے والے دونوں کا یہ اعتقاد ہو کہ یہ چیزیں بذات خود مؤثر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتی ہیں۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ جو کچھ پڑھنا ہے اسے پہلے پڑھ لیا جائے پھر مریض پر پھونکا جائے یا پانی مریض کو پلا دیا جائے۔

ممنوع اور ناجائز دم:

جھاڑ پھونک کی دوسری قسم وہ ہے جس میں شرک پایا جائے، اس طرح کے جھاڑ پھونک میں غیر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے، غیر اللہ سے دعا کی جاتی ہے، غیر اللہ کی دہائی دی جاتی ہے، غیر اللہ کو پکارا جاتا ہے، اس سے پناہ مانگی جاتی ہے، جیسے جن، فرشتے، انبیا یا صالحین کے ناموں کو پڑھ کر پھونکنا۔

اس میں کھلے طور پر غیر اللہ کو پکارا جاتا ہے، جو شرک اکبر ہے، یا پھر وہ عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں ہوتے ہیں، یا اس کے معنیٰ و مفہوم واضح نہیں ہوتے، ایسی صورت میں پورا اندیشہ رہتا ہے کہ اس میں شرکیہ و کفریہ کلمات ہوں اور پڑھنے والے کو اس کا علم نہ ہو لہٰذا اس طرح کے تمام جھاڑ پھونک ممنوع اور ناجائز ہیں۔

۲۔ تعویذ گنڈے:

تعویذ گنڈوں سے مراد وہ تعویذ ہیں جو بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے ان کے گلے میں لٹکائے جاتے ہیں۔ تعویذ کی دو قسمیں ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآنی تعویذ:

وہ تعویذ جو قرآن سے تیار کیے گئے ہوں یعنی ان میں قرآن کی آیتیں لکھی گئی ہوں۔ یا ان میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات لکھے گئے ہوں اور شفا حاصل کرنے کے لیے وہ مریض کے بدن کے کسی حصہ میں باندھے جاتے ہوں یا اس کے گلے میں لٹکائے جاتے ہوں اس طرح کے تعویذ لٹکانے کے سلسلہ میں علما کا اختلاف ہے اور اس بارے میں ان کی دو رائے یا دو اقوال سامنے آئے ہیں۔

قول اول...... ''جائز ہیں'':

یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا قول ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث کا بھی ظاہری معنیٰ اسی پر دلالت کرتا ہے حضرت ابو جعفر الباقر، احمد ابن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اس کی تائید کی ہے اور اس سے منع والی حدیث کو شرکیہ تعویذ پر محمول کیا ہے۔

قول ثانی...... ''جائز نہیں'':

دوسرا قول عدم جواز کا ہے یہ حضرت ابن مسعود، ابن عباس، حذیفہ، عقبہ بن عامر، ابن عکیم رضی اللہ عنہم و غیرہم کا قول ہے، بعض تابعین کا بھی یہی کہنا ہے، ان میں سے اصحاب ابن مسعود اور ایک روایت کے مطابق احمد بھی شامل ہیں، متاخرین نے پورے جزم کے ساتھ عدم جواز کا فتویٰ دیا ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دلیل بنایا ہے۔ حدیث ہے:

((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ))[1]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھاڑ پھونک، تعویذ گنڈے اور جنتر منتر میں شرک ہے۔''

[1] ابو داود، کتاب الطب، باب فی تعلیق التمائم: ۳۸۸۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَولہ (جادوئی منتر اور جڑی بوٹی) یہ ایک خاص جادوئی نسخہ ہے، جسے بعض لوگ اس خیال سے بناتے ہیں کہ یہ بیوی کو شوہر کی پیاری اور شوہر کی بیوی کا پیارا بناتا ہے۔

تین وجوہات کی بنا پر دوسرا قول ہی صحیح ہے۔

پہلی وجہ: کہ اس میں ہر طرح کے تعویذ سے عمومی طور پر روکا گیا ہے اور اس عموم کو خاص کرنے والی کوئی چیز موجود نہیں۔

دوسری وجہ: اس کے ذریعہ فتنہ وفساد کا راستہ ہی روک دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کے جواز کے بعد لوگ وہ چیزیں استعمال کرنے لگیں گے جو مباح نہیں۔

تیسری وجہ: جب قرآنی آیتوں سے تیار کردہ تعویذ لٹکایا جاتا ہے تو لٹکانے والے سے اس کی بے حرمتی ہو ہی جاتی ہے مثلاً وہ بیت الخلا یا استنجا کے وقت اسے اپنے پاس سے الگ نہیں کر پاتا۔[1]

دوسری قسم:

اس میں قرآن مجید کے علاوہ دوسری تمام لٹکانے والی چیزیں آجاتی ہیں، جیسے ٹھیکرے، ہڈیاں، سیپ، دھاگے، جوتیاں، کیلیں، شیاطین اور جنوں کے نام اور طلاسم وغیرہ، تعویذوں کی یہ قسم سراسر حرام ہے، اس میں کھلا شرک ہے، اس لیے کہ اس طرح کی چیزوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے اسما وصفات اور قرآنی آیات کی بجائے دیگر چیزوں کے نام لٹکائے جاتے ہیں۔

جب کہ حدیث کے الفاظ ہیں:

((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ))[2]

---

1. فتح المجید: ۱۳۶۔
2. احمد: ۳۱۰/۴۔ حاکم: ۲۱۵/۴۔ شیخ احمد عبدالرحمن البناءؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت حسن درجہ سے کم نہیں۔ الفتح الربانی: ۱۸۸/۱۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص کسی چیز کو لٹکاتا ہے وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ اس کو اسی چیز کے سپرد کر دیتا ہے اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رہتا ہے، اس کی پناہ چاہتا ہے اور اپنے معاملات بھی اس کے سپرد کر دیتا ہے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ خود کافی ہو جاتا ہے، اس کے ہر دور کو قریب کر دیتا ہے اور ہر مشکل کو آسان بنا دیتا ہے اور جو اس کے علاوہ دیگر مخلوقات، تعویذوں اور مقابر و مزارات کا سہارا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں انہی کے سپرد کر دیتے ہیں جو اسے نفع نہیں پہنچا سکتے ہیں، اس کی وجہ سے اس کا عقیدہ بھی جاتا ہے اور اللہ سے اس کے تعلقات بھی ختم ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ لہٰذا ایک مسلمان کو سب سے پہلے اپنے عقیدہ کی حفاظت کرنی چاہیے اور کوئی ایسا عمل نہیں کرنا چاہیے جس سے اس کا عقیدہ بگڑتا ہو یا اس میں انحراف پیدا ہوتا ہو، لہٰذا ناجائز دوائیں استعمال نہ کریں، نجومیوں، کاہنوں اور شعبدہ بازوں کے پاس ہرگز ہرگز نہ جائیں، اس لیے کہ یہ لوگ آدمی کو اچھا کرنے کے بجائے اس کے دل کو اور بیمار کر دیتے ہیں اور اس کے عقیدہ کو بگاڑ دیتے ہیں، لیکن جو اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

اس طرح کے تعویذ بعض حضرات خود اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں جب کہ انہیں جسمانی طور پر کوئی مرض نہیں ہوتا بلکہ یہ خیالی و وہمی مریض ہوتے ہیں، جیسے نظر بد، حسد سے خوف وغیرہ، کچھ لوگ تو اپنی گاڑی، جانور، گھر کے دروازہ اور دوکان پر تعویذ لٹکاتے ہیں، یہ سب عقیدہ کی کمزوری ہے، اللہ تعالیٰ پر توکل کی کمزوری ہے اور عقیدہ و اعتقاد میں کمزوری پیدا ہو جانا ہی دراصل سب سے بڑی بیماری ہے جس کا فوری علاج از حد ضروری ہے جو توحید کی معرفت اور عقیدہ صحیحہ کے علم ہی سے ہو سکتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل یازدھم

غیر اللہ کی قسم، مخلوق کا وسیلہ اور دہائی کے احکام

غیر اللہ کی قسم کھانا:

قسم کو عربی میں ''حلف'' کہا جاتا ہے، اس سے مراد ہے کسی حکم و فیصلہ کو پختہ کرنے کے لیے خصوصی طور پر کسی بڑے عظیم شخص یا چیز کا نام لینا، چونکہ غایت درجہ کی تعظیم کا مستحق صرف اللہ ہے، اس لیے اس کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم کھانا یا قسم کے وقت نام لینا جائز نہیں ہے۔

علمائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے اسما وصفات ہی کی قسم کھائی جاسکتی ہے، اسی طرح اس بات پر بھی اجماع ہے کہ غیر اللہ کی قسم کسی حال میں جائز نہیں، اس لیے کہ یہ کھلا شرک ہے، اس سلسلہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بہت ہی واضح ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)) ①

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔''

① ترمذی، ابواب النذور والأیمان، باب ماجآء فی أن من حلف بغیر الله فقد أشرك : ١٥٣٥۔ ابوداود : ٣٢٥١۔ ارواء الغلیل : ٢٥٦١۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرک اصغر، شرک اکبر بن جاتا ہے:

''یہ شرک اصغر ہے لیکن اگر جس کی قسم کھائی جائے وہ قسم کھانے والے کے نزدیک بہت ہی معزز ہستی ہو اور اس کے نزدیک اس کی عبادت جائز ہو تو اس کی قسم کھانا شرک اکبر ہے، جیسا کہ آج ہمارے قبر پرستوں کا حال ہے، یہ لوگ صاحب قبر سے جتنا ڈرتے ہیں اتنا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور اس کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نہیں کرتے لہٰذا ان میں سے کسی کو اگر کسی ولی کی قسم کھانے کا کہا جائے تو اس کی قسم نہیں کھاتا جب تک وہ اپنی قسم میں سچا نہ ہو اور اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کا کہا جائے تو کھالیتا ہے اگرچہ وہ جھوٹا ہی کیوں ہو، دراصل جس کی قسم کھائی جاتی ہے اس کی بے حد تعظیم وتکریم ہوتی ہے اور اس طرح کی تعظیم اور تکریم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو زیب دیتی ہے۔

قسموں کی حفاظت کرو:

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے میں بھی بہت زیادہ احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اور ہر جگہ اور ہر موقع پر اس کا استعمال نہیں کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ لَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ﴾ (القلم: ١٠)

''اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿ وَ احۡفَظُوۡۤا اَيۡمَانَكُمۡ ﴾ (المائدة: ٨٩)

''اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔''

یعنی بوقت ضرورت اور سچائی ونیکی کے معاملہ ہی میں قسم کھاؤ، اس لیے کہ بہت زیادہ قسم کھانا اور جھوٹی قسم کھانا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے جو کمال توحید

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے سراسر خلاف ہے، ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ)) ①

''تین اشخاص سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاک وصاف کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔''

اسی حدیث میں آگے یوں آیا ہے:

((وَ رَجُلٌ جَعَلَ اللّٰهَ بِضَاعَتَهُ لَا يَشْتَرِيْ اِلَّا بِيَمِيْنِهِ لَا يَبِيْعُ اِلَّا بِيَمِيْنِهِ))

''اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کو اپنا سامان فروختنی بنا لیا، لہٰذا وہ جب کچھ بیچتا ہے تو اس کی قسم کھا کر اور خریدتا ہے تو اسی کی قسم کھا کر۔''

زیادہ قسم کھانے کی جو وعید آئی ہے، اس سے صاف پتا چلتا ہے کہ زیادہ قسم کھانا حرام ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اور اسما وصفات مقدسہ کی تعظیم وتکریم مخدوش نہ ہو۔

اسی طرح اللہ کی جھوٹی قسم کھانا بھی حرام ہے، اسے یمین غموس بھی کہا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے وصف میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ حقیقت حال سے واقف ہونے کے باوجود جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

خلاصہ کلام

❶ غیر اللہ جیسے کعبہ مشرفہ یا نبی کریم ﷺ کی قسم کھانا حرام ہے اور شرک بھی۔

❷ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھانا بھی حرام ہے اور اسے یمین غموس کہتے ہیں۔

❸ اللہ تعالیٰ کی بکثرت قسم کھانا حرام ہے چاہے قسم سچی ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ بلا

① مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية :١٠٦۔ ترمذی : ١٢١١۔ ابوداود: ٤٠٨٧۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضرورت قسم کھانا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مذاق کرنا ہے۔

❹ ضرورت کے وقت سچائی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ اور اس کی اقسام

اللہ کے تقرب کے لیے مخلوق کا توسل:

توسل کے معنیٰ کسی چیز سے قریب ہونے اور پہنچنے کے ہیں اور وسیلہ قربت کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ ابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ﴾ (المائدۃ : ۳۵)

''اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو۔''

تو وسیلہ کا مطلب ہوا: ''اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے اس سے قریب ہونا۔''

وسیلہ، جو جائز ہے:

مشروع وسیلہ کی بھی چند اقسام ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ کے اسماو صفات کے ذریعہ اس کا تقرب حاصل کرنا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ (الاعراف : ۱۸۰)

''اور اللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو، وہ جو کچھ کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے۔''

ب: سابقہ ایمان اور اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنا جنھیں وسیلہ چاہنے والا بجا لا چکا ہے، اہل ایمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں:

﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴾ (آل عمران : ۱۹۳)

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (کہ اپنے) پروردگار پر ایمان لے آؤ، تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔''

اور جیسا کہ ان تین اشخاص کے متعلق حدیث میں آیا ہے جن پر چٹان کھسک آئی تھی اور ان کی غار کا دروازہ بند ہو گیا تھا، وہ نکل نہیں پا رہے تھے لہٰذا انھوں نے نیک اعمال کا توسل اختیار کیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے چٹان کو کھسکا دیا اور وہ اس سے نکل آئے۔

ج: اللہ تعالیٰ کا توسل بذریعہ توحید جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے کیا تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (الانبیاء : ۸۷)

''آخر اندھیرے میں انھوں نے (اللہ کو) پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ھ: اللہ تعالیٰ کا توسل اپنی کمزوری و ناتوانی، ضرورت وفقر کے اختیار کے ذریعہ حاصل کرنا جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا تھا۔ آیت کریمہ ہے:

﴿ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴾ (الانبیاء : ۸۳)

''مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

و: اللہ تعالیٰ کا توسل وتقرب زندہ بزرگوں اور صالحین کی دعاؤں کے ذریعہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام کیا کرتے تھے کہ جب خشک سالی آتی تو وہ نبی کریم ﷺ کے عم مکرم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کی درخواست کرتے تھے اور آپ ان کے لیے دعا کرتے تھے۔ ①

ز: اللہ تعالیٰ کا توسل اپنے گناہوں کے اعتراف کے ذریعہ، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ﴾ (القصص : ۱۶)

''بولے کہ اے پروردگار! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، تو مجھے بخش دے۔''

ناجائز اور غیر مشروع وسیلہ:

بیان کردہ مذکورہ بالا جائز توسل کے علاوہ جو بھی طریقہ وسیلہ کے لیے اختیار کیا جائے گا وہ ناجائز ہوگا، جیسے مردوں سے دعا اور سفارش اور رسول اللہ ﷺ کے رتبہ عالیہ کے ذریعہ توسل وغیرہ، ناجائز توسل کی بھی متعدد قسمیں ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

مُردوں سے مانگنا:

اس لیے کہ مردہ دعا پر قدرت نہیں رکھتا ہے جیسا کہ وہ زندگی میں رکھتا تھا، لہٰذا مردوں سے سفارش طلب کرنا بھی جائز نہیں ہے، اس لیے کہ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت معاویہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خشک سالی کے موقعوں پر استسقاء کے لیے سفارش اور وسیلہ کے لیے

① بخاری۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

انھی حضرات کے پاس گئے جو اس وقت زندہ تھے جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن الاسود وغیرہما، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روضہ اطہر کے پاس یا روضہ اطہر کے باہر استسقاء کی درخواست نہیں کی بلکہ دوسری زندہ ہستی کی خدمت میں گئے، جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ، یزید رضی اللہ عنہ وغیرہما ایسے ہی ایک موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی۔

اے اللہ! ہم پہلے اپنے نبی کے ذریعہ تیری قربت چاہتے تھے تو تو ہمیں پلاتا تھا، اب ہم اپنے نبی کے چچا کے توسل سے اس کی درخواست کرتے ہیں لہٰذا ہمیں پلا۔

یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توسل اختیار کیا، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل جائز نہیں تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا بھی کر سکتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے پاس آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرنا ہوتا کرتے لیکن چونکہ یہ جائز نہیں تھا، اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا نہیں کیا۔

لہٰذا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا نہیں کیا تو اس سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مردوں کا توسل اختیار کرنا صحیح نہیں ہے، نہ ان کی دعا کے ذریعہ اور نہ ان کی سفارش کے ذریعہ ہی۔ اگر توسل و سفارش اور دعا کے معاملہ میں مردہ اور زندہ برابر ہوتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آپ کے عم مکرم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ نہ پکڑتے، جو بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ بلند کو نہیں پہنچ سکتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے کے مقام و منصب سے توسل؟

اس سلسلہ کی جو حدیث بیان کی جاتی ہے، وہ یوں ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِجَاهِيْ، فَإِنَّ جَاهِيْ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْم))

''جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو میری جاہ وعزت کے وسیلہ سے مانگو، اس لیے کہ میری جاہ ومنزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت زیادہ ہے۔''

یہ حدیث سراسر موضوع اور جھوٹی ہے، معتبر کتب حدیث میں نہیں ملتی اور نہ کسی محدث اور عالم دین نے اسے حدیث کہا ہے، لہٰذا اس کی بنیاد پر کوئی عمل جائز نہیں ہے اس لیے کہ عبادات کے اثبات کے لیے قرآن وحدیث میں کسی صریح دلیل کی ضرورت ہوئی ہے۔

مخلوق میں سے کسی کی ذات کا توسل:

یہ توسل بھی جائز نہیں۔ اس لیے کہ یہ کھلا شرک ہے، اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے کسی بندے کا وسیلہ پکڑنا صحیح نہیں ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے سوال کو دعا کی قبولیت کا سبب نہیں بنایا اور نہ اپنے بندے کے لیے اسے جائز ہی قرار دیا ہے۔

مخلوق کا توسل کیوں جائز نہیں؟

اولاً: اللہ تعالیٰ پر کسی کا کوئی حق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بے شمار فضل واحسان ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الروم: ٤٧)

''اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی۔''

اطاعت گزار کو جو جزا ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام سے ہے، یہاں بدلہ وعوض کا معاملہ نہیں ہوتا، جیسے کہ مخلوق کے مابین عام طور سے ہوتا ہے۔

ثانیاً: اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی مخلوق کو فضل وانعام کا جو حق پہنچتا ہے یہ خصوصی حق ہے غیر کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، لہٰذا اگر کوئی غیر مستحق شخص مستحق شخص کے توسل سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ حق حاصل کرنا چاہے تو یہ ایک بیرونی معاملہ سے توسل چاہنے والا معاملہ ہوگا اور یہ عمل اس کو کچھ فائدہ پہنچانے والا نہیں، جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں سائلین کے حق کے ذریعہ سوال کرتا ہوں۔''

تو یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے، یہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، جیسا کہ بعض محدثین نے فرمایا:

''جس حدیث کا درجہ یہ ہو اس کو عقیدہ جیسے اہم معاملہ میں دلیل بنانا صحیح نہیں ہے۔''

پھر اس میں کسی خاص شخص کے حق کا تذکرہ نہیں ہے، بلکہ عام طور پر سائلین کے حق کا واسطہ دیا گیا ہے اور سائلین کا حق ہے کہ ان کی مرادیں پوری ہوں، جیسے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

پھر یہ ایسا حق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود سے اپنے اوپر واجب قرار دیا ہے، کسی دوسرے نے اللہ پر واجب قرار نہیں دیا، لہٰذا اس سے توسل حاصل کرنا خود اللہ تعالیٰ کے سچے وعدہ کے ذریعہ توسل حاصل کرنا ہے نہ کہ کسی مخلوق کے حق کے ذریعہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مخلوق کو پکارنے اور اس سے مدد چاہنے کی شرعی حیثیت

''استعانت'' کہتے ہیں مدد چاہنے اور کسی معاملہ میں کسی سے تائید وتقویت حاصل کرنے کو۔

''استغاثہ'' کہتے ہیں، کسی پریشانی و شدت کو دور کرنے کی درخواست کرنے کو، لہٰذا مخلوق سے استعانت و استغاثہ کی دو قسمیں ہیں۔

جائز استعانت:

جتنا مخلوق کے بس میں ہے اتنا ہی اس سے طلب کیا جائے، یہ جائز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ﴾ (المائدة : ٢)

''اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بھی فرمایا:

﴿ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ﴾

(القصص : ١٥)

''تو جو شخص ان کی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا، موسیٰ سے مدد طلب کی۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جنگ وغیرہ کے موقعوں پر بھی ایک شخص اپنے انصار واعوان کو اسی طرح کے تعاون اور مدد کے لیے پکارتا ہے۔

نا جائز استعانت:

جومخلوق کے بس میں نہ ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی اس پر قدرت رکھتا ہو اس کومخلوق سے مانگنا ناجائز ہے، جیسے مردوں سے استغاثہ کرنا یا مدد مانگنا یا زندوں سے ایسی چیز طلب کرنا جس پر صرف اللہ تعالیٰ ہی قادر ہے، جیسے مریضوں کی شفا یابی، مصائب کا ازالہ، تکلیف دور کرنا، اسی طرح مخلوق سے کچھ مانگنا جائز نہیں، یہ شرک اکبر ہے، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک منافق مسلمانوں کو بہت پریشان کیا کرتا تھا منافق کی شرارت دیکھ کر ایک مسلمان نے کہا چلو اس منافق کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ کریں، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهٗ لَا يُقَامُ لِيْ اِنَّمَا يُقَامُ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى)) ①

''مدد طلب کرنے کے لیے میرے لیے نہیں کھڑا ہوا جاسکتا بلکہ صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنے حق میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کو ناپسند فرمایا جب کہ آپ ﷺ اس پر قادر تھے لیکن صرف توحید خالص کی حفاظت اور شرک کی راہوں کو بند کرنے کے لیے اور اپنے رب کے سامنے تواضع، انکساری اور اپنی امت کو اقوال و افعال میں وسائل شرک سے بچانے کے لیے آپ نے ایسا فرمایا۔

اپنی زندگی میں اس پر قدرت رکھنے کے باوجود جب آپ ﷺ نے یہ فرمایا تو پھر آپ ﷺ کی وفات کے بعد اس کی جرأت کیسے کی جاسکتی ہے؟ اور آپ ﷺ سے وہ چیزیں کیسے طلب کی جاسکتی ہیں جن پر آپ ﷺ قادر ہی نہیں ہیں۔ پھر جب یہ چیزیں آپ ﷺ سے

① مسند احمد: ۵/۳۱۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مانگنا جائز نہیں تو کسی ولی یا بزرگ یا غیر کے ساتھ کیسے جائز ہو سکتی ہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الباب الثالث

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور صحابہ کرام کے متعلق عقیدہ

فصل اول: رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے

فصل دوم: نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور پیروی کا جواب

فصل سوم: سید البشر، نبی رحمت، رسول اکرم ﷺ پر درود و سلام

فصل چہارم: فضیلت اہل بیت اور بلا افراط و تفریط ان سے محبت

فصل پنجم: فضائل صحابہ اور ان کے باہمی اختلافات میں اہل سنت کا موقف

فصل ششم: صحابہ کرام اور ائمہ عظام کو برا کہنے سے بچنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے

اولیں محبت کا حقدار منعم حقیقی ہے: بندے کے لیے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی محبت ضروری ہے، یہ عبادت کی سب سے بڑی قسم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ﴾ (البقرة : ١٦٥)

''لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی کے سب سے زیادہ دوست ہیں۔''

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا منعم حقیقی ہے، جس نے ساری ظاہری و باطنی نعمتوں سے بندوں کو نوازا ہے ، اللہ تعالیٰ سے محبت کے بعد اس کے رسول حضرت محمد ﷺ سے محبت کرنا واجب ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ نے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی، اس کی معرفت سے ہمکنار کیا، اس کی شریعت پہنچائی اور اس کے احکامات بیان فرمائے، آج مسلمانوں کو دنیا اور آخرت کی جو بھلائی حاصل ہے وہ اسی رسول رحمت کی بدولت حاصل ہے، کوئی بھی شخص آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ ، أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَ أَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ ، وَ أَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ))[1]

''جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا، وہ یہ کہ اس کے رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں اور وہ جس کسی سے محبت کرتا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہو اور کفر کی طرف لوٹنا اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نکالا ہے ایسا ہی ناپسند کرتا ہو جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

محبت رسول ﷺ اللہ کی محبت کے تابع ہے:

اس حدیث سے پتا چلا کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہے اور اس کے ساتھ لازم ہے اور رتبہ کے اعتبار سے دوسرے درجہ پر ہے۔

آپ ﷺ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر تمام محبوب چیزوں سے آپ ﷺ کی محبت کو مقدم رکھنے سے متعلق حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُوْنَ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ))[2]

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پکا مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

سب سے بڑھ کر محبت:

بلکہ ایک حدیث میں تو یوں آیا ہے:

''ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے نفس سے زیادہ محبوب

[1] بخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان : ۱۶۔
[2] بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان : ۱۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رکھے۔"

((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ لَهُ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ: اَلْآنَ يَا عُمَرُ)) [1]

"حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے نزدیک دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک میں تمھارے نفس سے زیادہ تمھارا محبوب نہ بن جاؤں بات نہیں بنے گی، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (فوراً) عرض کی: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب بات بنی ہے اے عمر۔"

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واجب ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے علاوہ دنیا کی ہر چیز کی محبت پر مقدم ہے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع اور اس کو لازم ہے، اس لیے یہ محبت بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اسی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت مومن کے دل میں جتنی بڑھے گی اتنی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھے گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت اگر گھٹے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی گھٹے گی اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی محبت رکھے گا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی تعظیم و توقیر میں کوئی کسر نہ اٹھا

---

1 صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کان یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ٦٦٣٢۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رکھیں اور انھی کی اتباع کریں، ان کے قول کو ہر قول سے مقدم رکھیں اور ان کی سنت کی بہت زیادہ تعظیم کریں۔

ابن قیم رحمہ اللہ کی وضاحت:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''انسان سے محبت اور اس کی تعظیم اگر اللہ سے محبت اور اس کی تعظیم کے تابع ہے تو وہ جائز ہے، جیسے رسول اللہ ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی تعظیم، آپ کی یہ محبت و تعظیم دراصل آپ کو رسول بنا کر بھیجنے والے کی محبت اور اس کی تعظیم کی تکمیل ہے، آپ ﷺ کی امت آپ سے اس لیے محبت کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی تعظیم و تکریم کرتی ہے، آپ ﷺ سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کا ایک جزو ہے یا اللہ تعالیٰ سے محبت کا نتیجہ ہے۔

میرے بیان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی شخصیت میں اتنی محبت اور رعب ڈال دیا تھا کہ خود بخود لوگ آپ سے محبت کرتے اور ہیبت کھاتے تھے، یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی انسان کسی انسان کے لیے اتنا محبوب، موقر و بارعب نہیں جتنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک محبوب، موقر اور بارعب تھے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد کہا تھا:

قبول اسلام سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مبغوض شخص میرے نزدیک کوئی نہ تھا، لیکن اب قبول اسلام کے بعد رسول اللہ ﷺ سے محبوب اور موقر شخص میرے نزدیک کوئی نہیں، اگر مجھ سے آپ ﷺ کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں کچھ نہیں بول سکتا اس لیے کہ آپ ﷺ کی توقیر و اجلال میں کبھی آپ ﷺ کو جی بھر کے نہیں دیکھ سکا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عروہ بن مسعود کا مشاہدہ:

حضرت عروہ بن مسعود نے قریش سے کہا تھا:

اے لوگو! اللہ کی قسم میں قیصر و کسریٰ اور دیگر شاہان مملکت کے دربار میں گیا ہوں لیکن کسی کو بھی ایسا نہیں پایا کہ اس کے احباب و اصحاب اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی تعظیم محمد ﷺ کے احباب و اصحاب ان کی کرتے ہیں، اللہ کی قسم! وہ ان کی تعظیم و تکریم اور اجلال و رعب میں ان سے نظر نہیں ملا پاتے، جب وہ تھوکتے ہیں تو تھوک کسی صحابی کی ہتھیلی ہی میں پڑتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور سینے پر مل لیتے ہیں اور آپ (ﷺ) جب وضو کرتے ہیں تو وہ وضو کے پانی کے لیے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ ①

❶ جلاء الافہام: ۱۲۰۔۱۲۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں افراط و تفریط سے ممانعت:

غلو کیا ہے؟ 'غُلو' کہتے ہیں حد پار کر جانے کو، کوئی شخص جب قدر و اندازہ میں حد سے آگے بڑھ جاتا ہے تو اس کے لیے غلو کا لفظ استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ ﴾ (النساء: ۱۷۱)

''اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو۔''

اور ''اِطراء'' کہتے ہیں کسی کی تعریف میں حد سے آگے بڑھ جانے اور اس میں جھوٹ ملانے کو، رسول اللہ ﷺ کے حق میں غلو کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی قدر و منزلت کی تعیین میں حد سے تجاوز کیا جائے، بایں طور کہ آپ کو عبدیت و رسالت کے رتبہ سے بڑھا دیا جائے اور کچھ الٰہی خصائص و صفات آپ کی طرف منسوب کر دیے جائیں، مثلاً آپ ﷺ کو پکارا جائے، آپ ﷺ کو مدد کے لیے کہا جائے، آپ ﷺ سے استغاثہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے بجائے آپ ﷺ کی قسم کھائی جائے۔

محبت رسول میں مبالغہ:

اسی طرح آپ ﷺ کے حق میں مبالغہ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی مدح و توصیف میں اضافہ کر دیا جائے، اس سے آپ ﷺ نے خود روک دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ))①

''میری حد سے زیادہ تعریف نہ کیا کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کے بارے میں کیا، بے شک میں ایک بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو۔''

یعنی باطل اوصاف سے میری تعریف نہ کرنا اور میری تعریف میں غلو نہ کرنا، جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں غلو کیا ہے کہ ان کو الوہیت کے درجہ تک پہنچا دیا، دیکھو! تم میری اس طرح تعریف کرو، جس طرح میرے رب نے میری تعریف کی ہے، لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول کہا کرو، یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سید ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سید تو اللہ تعالیٰ ہے اور جب اس نے کہا کہ ہم میں سے افضل اور باعتبار طاقت وقوت آپ سب سے بڑے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کی تعریف میں کوئی حرج نہیں، جو چاہو کہو لیکن دیکھو! اس معاملہ میں شیطان تمہیں حد سے نہ بہکا دے۔②

اسی طرح کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

اے اللہ کے رسول! اے ہم میں سے سب سے بہتر اور ہم میں سے سب سے بہتر کے بیٹے اور ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے! یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَا أَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا بِقَوْلِکُمْ وَ لَا یَسْتَهْوِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ ، أَنَا مُحَمَّدٌ

❶ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء ، باب قول اللہ تعالیٰ : "واذکر فی الکتاب مریم اذانتبذت من اھلھا" : ۳۴۴۵ ۔

❷ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی کراھیۃ التمادح : ۴۸۰۶ ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ، مَا أَحَبُّ أَنْ تَرْفَعُوْنِیْ فَوْقَ مَنْزِلَتِیَ الَّتِیْ أَنْزَلَنِیَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ))[1]

''لوگو! میرے متعلق اس طرح کی باتیں کہہ سکتے ہو لیکن دیکھو شیطان تمھیں بہکا نہ دے، میں محمد ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے اپنی اس قدر و منزلت سے آگے بڑھا دو جس پر اللہ رب العزت نے مجھے فائز کر رکھا ہے۔''

احتیاط لازم ہے:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے ''ہمارے سردار'' ''ہم میں سے سب سے اچھے'' ''ہم میں سے سب سے افضل و اعظم'' جیسے الفاظ اور ایسی تعریف کو ناپسند فرمایا ہے، جب کہ واقعہ میں آپ ﷺ علی الاطلاق تمام مخلوق میں سب سے افضل و اشرف ہیں لیکن آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ کہنے سے صرف اس لیے روک دیا تھا کہ آپ ﷺ کے بارے میں لوگ غلو اور مبالغہ میں نہ پڑ جائیں تاکہ توحید کی حفاظت ہو سکے، آپ ﷺ نے اپنے آپ کو صرف دو صفتوں سے متصف کرنے کی ہدایت کی ہے، جو دراصل بندہ کے لیے عبدیت کا سب سے بڑا رتبہ ہے اور جن میں غلو و مبالغہ نہیں ہے اور نہ عقیدہ کے لیے کوئی خطرہ ہے، وہ دو صفتیں ہیں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول، وہ قدر و منزلت جس پر رب العالمین نے آپ ﷺ کو فائز کر رکھا ہے، اونچا کرنے کو ناپسند فرمایا ہے، آج بہت سے لوگ آپ ﷺ کے اس فرمان کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں، کھلے عام آپ ﷺ کو مدد کے لیے پکارتے ہیں، آپ ﷺ سے استغاثہ کرتے ہیں، آپ ﷺ کی قسم کھاتے ہیں اور آپ ﷺ سے وہ چیزیں مانگتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی جاتی ہیں۔

اس طرح کی مخالفتیں میلادوں، نعتیہ کلاموں اور نظموں میں خوب خوب ہو رہی ہیں،

1. مسند احمد: ۳/۱۵۳، ۲۴۹/۳، نسائی، فی عمل الیوم واللیلہ: ۲۴۹، ۲۴۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اس طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ کے حق اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو اپنے ایک قصیدہ نونیہ میں یوں بیان کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے، جو دوسرے کا نہیں ہوسکتا اور اس کے بندے کا ایک حق ہے، یہ دو حق ہوئے ان دونوں کو بغیر تمیز و امتیاز کے ایک نہ بناؤ۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت

جائز تعریف درست ہے:

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی جیسی تعریف کی ہے اور آپ ﷺ کو جس قدر و منزلت سے نوازا ہے اتنی تعریف کرنے اور اس رتبہ کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بڑے رتبہ اور عالی مقام سے نوازا ہے، آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تمام مخلوقات میں آپ ﷺ سب سے اچھے اور سب سے افضل ہیں، آپ ﷺ تمام انسانوں کے لیے رسول ہیں، جن و انس کے ہر فرد کے لیے آپ ﷺ نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، آپ ﷺ رسولوں میں بھی سب سے افضل ہیں، نبیوں کے خاتم ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، آپ ﷺ کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے کھول دیا تھا، آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے احکامات کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے ہر طرح کی ذلت و رسوائی ہے، آپ ﷺ مقام محمود کے مالک ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے متعلق فرمایا:

﴿ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾ (الاسراء: ۷۹)

''قریب ہے کہ اللہ آپ کو مقام محمود میں داخل کرے۔''

مقام محمود سے مراد وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کے لیے کھڑا کرے گا، تاکہ انھیں ان کا رب اس موقع کی پریشانی و شدت سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آرام پہنچائے، یہ بہت ہی خاص مقام ہے جو صرف آپ ﷺ ہی کو عطا ہوگا، آپ ﷺ کے علاوہ کسی نبی کو بھی یہ مقام عطا نہ ہوگا۔

ادب پہلا قرینہ ہے:

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے اور اللہ کا سب سے زیادہ لحاظ کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے آواز بلند کرنے سے خود لوگوں کو روک دیا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو آپ ﷺ کے سامنے اپنی آواز پست رکھتے ہیں:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾

(الحجرات : ۲۔۵)

’’اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو، (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو، (ایسا نہ ہو) کہ تمھارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو، جو لوگ اللہ کے پیغمبر کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں، اللہ نے ان کے دل تقویٰ کے لیے آزما لیے ہیں، ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے جو لوگ تم کو حجروں سے باہر آواز دیتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کیے رہتے، یہاں تک کہ آپ خود نکل کر ان کے پاس آتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ تو بخشنے والا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مہربان ہے۔"

ابن کثیر رحمہ اللہ کا فرمان:

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"یہ وہ آیات کریمہ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو رسول اللہ ﷺ کی توقیر و تعظیم اور اجلال و اکرام کا معاملہ کرنے کے آداب سکھائے ہیں، ان کو بتایا ہے کہ وہ آپ کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کریں، نام لے کر آپ ﷺ کو کوئی شخص نہ پکارے، جیسا کہ عام لوگ پکارے جاتے ہیں، لہٰذا "اے محمد (ﷺ)" نہیں کہا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا ﴾ (النور : ٦٣)

"مومنو! پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔"

خود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو "اے نبی! اے رسول!" کے القاب سے پکارا[1] ہے اور اللہ تعالیٰ اور فرشتوں نے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴾ (الاحزاب: ٥٦)

"اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔"

---

1. قرآن مجید میں چار مقامات (١) آل عمران : ١٤٤ (٢) احزاب : ٤ (٣) محمد : ٤٧ (٤) فتح : ٢٩۔ (یوسف)" پر محض تعارف کے لیے آپ ﷺ کا نام استعمال کیا گیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لیکن نبی ﷺ کی تعریف وتوصیف کے لیے کوئی وقت یا کوئی کیفیت کتاب وسنت کی صحیح دلیل کے بغیر مخصوص نہیں کی جا سکتی، لہٰذا آج جو لوگ میلاد النبی کے جشن اور جلوس کا اہتمام کرتے ہیں اور اس تاریخ کو آپ ﷺ کی پیدائش کا دن سمجھتے ہیں، یہ بہت ہی ناپسندیدہ بدعت ہے۔

آپ ﷺ کی تعظیم وتکریم کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کی سنت کی تعظیم وتکریم کی جائے، اس پر عمل کے واجب ہونے پر اعتقاد رکھا جائے اور یہ کہ سنت رسول قرآن مجید کے بعد تعظیم وعمل کے اعتبار سے پہلے درجہ پر ہے، اس لیے کہ سنت بھی اللہ تعالیٰ کی وحی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾ (النجم: ٣-٤)

''اور آپ خواہش نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے، یہ تو حکم الٰہی ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔''

لہٰذا سنت میں شک پیدا کرنا اور اس کی شان کم کرنے کی کوشش کرنا حرام ہے، اس کے متن وسند اور طرق کی تصحیح وتضعیف میں کلام اور معنیٰ کی تعیین وتشریح بہت ہی احتیاط، علم وتحفظ کے ساتھ کی جانی چاہیے، آج بے شمار جہلاء خاص طور پر تعلیم کے ابتدائی مراحل کے نوجوان سنت رسول پر زبان درازی کرنے لگے ہیں، انھوں نے احادیث کی تصحیح وتضعیف شروع کر دی ہے اور صرف مطالعہ کے بل بوتے پر راویوں پر جرح کرنے لگے ہیں، یہ خود ان کے لیے اور امت کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے، انھیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اپنی حد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا وجوب

اطاعتِ رسول واجب ہے: نبی اکرم ﷺ کی اطاعت ہر حال میں واجب ہے، لہٰذا
آپ ﷺ کے احکامات کو بجالانا اور آپ ﷺ کی منع کردہ اشیاء سے باز رہنا واجب ہے۔
آپ ﷺ کو اللہ کا رسول ماننے کا یہی تقاضا ہے، اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیتوں میں آپ
ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، کبھی تو اللہ کی پیروی کے ضمن میں، جیسے آیت کریمہ ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾ (النساء: ٥٩)

''مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔''

اور کبھی انفرادی طور پر آپ ﷺ کی پیروی کا حکم دیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النساء: ٨٠)

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (النور: ٥٦)

''اور رسول اللہ کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اور کبھی رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرنے والوں کو وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ ارشاد
باری تعالیٰ ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النور : ٦٣)

''تو جولوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر کوئی آفت آ پڑے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

یعنی ان کے دلوں میں کفر و نفاق اور بدعت کے فتنے پیدا ہو جائیں گے یا پھر اس مادی دنیا ہی میں کوئی دردناک عذاب آ گھیرے گا، جیسے قتل، حد، حبس یا پھر اس کے علاوہ دیگر فوری سزائیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت و اتباع کو بندے سے اپنی محبت اور اس کے گناہوں کی مغفرت کا سبب بتایا ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ (آل عمران : ٣١)

''(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تمھیں دوست رکھے گا، تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو ہدایت اور آپ ﷺ کی نافرمانی کو گمراہی قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ﴾ (النور : ٥٤)

''اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ پالو گے۔''

نیز فرمایا:

﴿ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَ هُمْ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (القصص : ٥٠)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

’’پھر اگر یہ تمھاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے؟ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی خبر دی ہے کہ آپ ﷺ امت کے لیے بہترین نمونہ اور اسوۂ حسنہ ہیں، ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴾ (الاحزاب : ۲۱)

’’تم کو اللہ کے پیغمبر کی پیروی بہتر ہے، (یعنی) اس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔‘‘

ابن کثیر رحمہ اللہ کی صراحت:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’یہ آیت کریمہ نبی اکرم ﷺ کے تمام اقوال، افعال اور احوال کو اسوہ بنانے کی بہت بڑی دلیل ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے احزاب کے دن لوگوں کو یہ حکم دیا کہ صبر و استقامت، جہاد و مجاہدہ اور رب العالمین کی طرف سے آسانی و کشادگی کے انتظار میں آپ ﷺ کو اپنا اسوۂ بنائیں اور قیامت تک کے لیے آپ ﷺ کی زندگی کو نمونہ بنائیں، اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور پیروی کا تذکرہ قرآن مجید میں چالیس جگہوں پر کیا ہے، لوگ آپ ﷺ کی لائی ہوئی سنت و شریعت کی معرفت اور اس کی اتباع کے غذا اور پانی سے بھی زیادہ محتاج ہیں۔ غذا اور پانی نہ ملنے پر انسان دنیا میں مر جائے گا لیکن رسول اکرم ﷺ کی اطاعت و پیروی نہ ہونے پر دردناک عذاب اور دائمی بدبختی کا شکار ہو جائے گا، یہی وجہ ہے کہ رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے تمام عبادات میں اپنی اقتدا اور پیروی کا اور ان اعمال کو اسی ہیئت و کیفیت میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے، جس ہیئت میں آپ ﷺ ادا فرماتے تھے۔
ارشاد نبوی ہے:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) ①

''نماز اسی طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا:

((لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ)) ②

''تمھیں چاہیے کہ مجھ سے مناسک حج سیکھ لو۔''

نیز فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ③

''جو شخص بھی کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ عمل مردود ہے۔''

نیز فرمایا:

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)) ④

''جو شخص ہماری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔''

اس کے علاوہ ہزاروں نصوص ایسی ہیں جن میں آپ ﷺ کی اطاعت اور پیروی پر ابھارا گیا ہے اور آپ ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

---

① صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافر: ٦٣١۔
② صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی الجمرة العقبة ...... : ١٢٩٧۔
③ مسلم، کتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور، بعد: ١٧١٨۔
④ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب النکاح: ٥٠٦٣۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

سید البشر، نبی رحمت، رسول اکرم ﷺ پر درود وسلام

صلوٰۃ وسلام کا حکم: رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا آپ ﷺ کا امت پر ایسا حق ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے مشروع فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (الاحزاب : ٥٦)

''اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔''

یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی پر صلاۃ کا مطلب ''تعریف'' ہے اور فرشتوں کی صلاۃ کا مطلب ہے ''دعا'' اور لوگوں کی صلاۃ وسلام کا مطلب ہے ''استغفار'' اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی بھی خبر دی کہ اس کے نبی اور رسول کا اپنے قریبی فرشتوں میں کیا رتبہ ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے آپ ﷺ کی تعریف کرتا ہے اور یہ کہ فرشتے آپ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کو آپ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی دونوں کی تعریف آپ کے لیے جمع ہو جائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”سَلِّمُوا تَسْلِیمًا“ کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ پر شرعی سلام بھیجو، لہٰذا جب کوئی آپ پر سلام بھیجنا چاہے تو صلاۃ وسلام دونوں بھیجے۔ ان میں سے ایک پر اکتفا نہ کرے، لہٰذا صرف صَلَّی اللّٰہ عَلَیه نہ کہے اور نہ صرف ”علیه السلام“ کہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ساتھ ساتھ بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

آپ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم ایسی جگہوں پر آیا ہے، جس سے اس بات کی تاکید ہوتی ہے کہ یا تو آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے یا سنت مؤکدہ۔

وجوب درود وسلام کے مقامات:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”جلاء الافہام“ میں ایسی اکتالیس جگہوں کا تذکرہ کیا ہے، جہاں آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا ضروری ہے، اس کی ابتدا اہم و موکد ترین جگہ یعنی تشہد کے آخری حصہ سے کی ہے، درود وسلام کی مشروعیت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، لیکن اس موقع پر اس کے وجوب کے بارے میں اختلاف ہے، انھی جگہوں میں ایک آخری قنوت بھی ہے اور خطبوں میں خطبۂ جمعہ، خطبہ عیدین، خطبہ استسقا اور موذن کا جواب دینے کے بعد، دعا کے وقت، مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کے مواقع شامل ہیں۔ انھوں نے آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کے ثمرات بھی گنوائے ہیں اور وہ چالیس ہیں۔ ان فائدوں میں سے کچھ یہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، اللہ تعالیٰ کی طرف درود بھیجنے والے کے لیے ایک درود پر دس رحمتیں، دعا کی قبولیت کی امید، پھر جب درود کے ساتھ وسیلہ کا سوال کیا جائے تو یہ آپ ﷺ کی سفارش کا سبب بنتا ہے، یہ گناہوں کی معافی کا باعث ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے درود کا جواب دیے جانے کا سبب بھی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

فضیلتِ اہلِ بیت اور بلا افراط وتفریط محبت

اہل بیت سے کیا مراد ہے؟ اہل بیت سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وہ آل و اولاد ہے جن پر صدقہ حرام ہے، ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی اولاد، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد، بنو حارث بن عبدالمطلب اور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات اور بنات طاہرات شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴾ (الاحزاب : ٣٣)

''اے (پیغمبر کے) اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کر دے اور تمھیں بالکل پاک صاف کر دے۔''

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

''قرآن مجید میں جو تدبر کرے گا، اس کو کبھی بھی اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات بھی مذکورہ آیت کریمہ کے ضمن میں داخل ہیں، اس لیے کہ سیاق کلام ان کے ساتھ ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کے فوراً بعد فرمایا:

﴿ وَ اذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الۡحِکۡمَۃِ ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(الاحزاب : ٣٤)

''اور تمھارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔''

فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہا:

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تمھارے گھروں میں کتاب وسنت میں سے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر نازل فرماتا ہے اس پر عمل کرو، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرات نے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اس نعمت کو یاد کرو جو لوگوں کو چھوڑ کر تمھارے لیے خاص کی گئی ہے، یعنی وحی تمھارے گھروں میں نازل ہوتی ہے، حضرت عائشہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا تو اس نعمت سے مالا مال تھیں اور اس عمومی رحمت میں آپ رضی اللہ عنہا کو خاص مقام عطا ہوا تھا، اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے بستر پر وحی نازل نہیں ہوئی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا تھا۔ بعض علما کا کہنا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ خصوصیت اس لیے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی بھی کنواری سے شادی نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کے بستر پر کوئی دوسرا مرد نہیں سویا۔ لہٰذا مناسب تھا کہ اس خصوصیت ورتبہ عالیہ سے آپ نوازی جاتیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقارب واعزا بدرجہ اولیٰ اس میں داخل ہیں اور وہ اس نام کے زیادہ مستحق ہیں۔ ①

لہٰذا اہل سنت و جماعت اہل بیت سے محبت کرتے ہیں اور عقیدت رکھتے ہیں اور ان کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو اپنے سامنے رکھتے ہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا تھا:

---

① ابن کثیر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ))[1]

''اپنے اہل بیت کے سلسلے میں میں تمھیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔''

اہل سنت و جماعت کا طرز عمل:

اہل سنت و جماعت ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی تکریم و تعظیم کرتے ہیں، اس لیے کہ یہ بھی رسول اللہ ﷺ سے محبت وعقیدت اور آپ ﷺ کی تعظیم وتکریم کی علامت ہے، لیکن یہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ سنت کی اتباع پر قائم ہوں، جیسے کہ ان کے سلف صالحین حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کا حال تھا اور ان میں سے جو سنت رسول اللہ ﷺ کے مخالف ہوں اور دین پر قائم نہ ہوں، پھر ان سے عقیدت و دوستی جائز نہ ہوگی، چاہے وہ اہل بیت میں سے ہی کیوں نہ ہوں۔

اہل بیت کے بارے میں اہل سنت و جماعت کا موقف بہت ہی اعتدال اور انصاف پر مبنی ہے، اہل بیت میں سے جو دین و ایمان پر قائم ہیں اہل سنت ان سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور ان میں سے جو سنت کے مخالف اور دین سے منحرف ہوں ان سے دور رہتے ہیں، چاہے وہ نسبی طور پر اہل بیت میں داخل ہوں، اس لیے کہ اہل بیت اور رسول اللہ ﷺ کے قریبی ہونے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم نہ ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

﴿ وَ أَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ (الشعراء)

''اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو۔''

---

[1] مسند احمد: ٤/٣٦٧۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا:

((یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! لَا أُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، وَ یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! لَا أُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، وَ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِیْ لَا أُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا)) ①

''اے قریش (یا اس جیسا کوئی لفظ کہا) اپنے آپ کو خرید لو، اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، اے بنی عبد مناف ! میں اللہ کے سامنے تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب ! میں اللہ کے سامنے تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، اے صفیہ! رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی میں اللہ کے سامنے تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو لیکن اللہ کے سامنے میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔''

ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں:

((مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ یُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) ②

''جس کا عمل سست ہو اس کا نسب اسے تیز نہیں لے جائے گا۔''

اہل سنت افراط وتفریط سے مبرا ہیں:

اہل سنت و جماعت رافضی شیعوں کے غلط عقائد سے پاک ہیں، جو بعض اہل بیت کے

① بخاری، کتاب الوصایا، باب هل یدخل النساء والولد فی الاقارب : ۲۷۵۳۔

② مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن و علی الذکر :۲٦۹۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلسلے میں غلو سے کام لیتے ہوئے ان کی عصمت کا دعویٰ کرتے ہیں، اسی طرح نواصب کے گمراہ کن طریقہ سے بھی پاک ہیں جو اصحاب استقامت اہل بیت سے بغض اور دشمنی رکھتے ہیں، انھیں لعن طعن کرتے ہیں، الحمد للہ اہل سنت و جماعت ان بدعتیوں اور خرافاتیوں کی گمراہی سے بھی پاک ہیں جو اہل بیت کو وسیلہ بناتے ہیں اور اللہ کے سوا ان کو ارباب حل وعقد مانتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل سنت و جماعت اس بارے میں اور دیگر معاملات میں بھی منہج اعتدال اور صراط مستقیم پر قائم ہیں۔ جن کے رویہ میں کوئی افراط وتفریط نہیں اور نہ اہل بیت کے حق میں حق تلفی وغلو ہے، خود معتدل دین پر قائم اہل بیت اپنے لیے غلو پسند نہیں کرتے ہیں اور غلو کرنے والوں سے پناہ مانگتے ہیں، خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے متعلق غلو کرنے والوں کو آگ میں جلا دیا تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کو جائز قرار دیا ہے، لیکن وہ آگ کی بجائے تلوار سے قتل کے قائل ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلو کرنے والوں کے سردار عبداللہ بن سبا کو قتل کرنے کے لیے تلاش کروایا تھا لیکن وہ بھاگ گیا اور کہیں چھپ گیا تھا۔

❀ ... ❀ ... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

فضائل صحابہ اور ان کے باہمی اختلافات میں اہل سنت کا موقف

صحابہ سے کون لوگ مراد ہیں؟

صحابہ صحابی کی جمع ہے، اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جس نے بحالت ایمان رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور اسی ایمان کی حالت ہی میں اس کا انتقال ہوا، ان کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہونا واجب ہے کہ وہ امت کے افضل ترین لوگ تھے، ان کا زمانہ خیر القرون تھا اور یہ شرف ان کو اسلام کی طرف ان کی سبقت، رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے لیے ان کا انتخاب، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد اور شریعت کے بار گراں کو اٹھانے اور بعد والوں تک پہنچانے کی وجہ سے حاصل ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی تعریف کی ہے، آیت کریمہ ہے:

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (التوبة : ۱۰۰)

’’سب سے پہلے ایمان لانے والے، مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنھوں نے نیک کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بہہ رہی ہیں۔ اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔''

ابریشم کی طرح نرم:

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الفتح: ۲۹)

''محمد اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے لیے تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے!) تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ (اللہ کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں، (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں، ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ گویا وہ ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔ کھیتی والوں کو خوش کرنے لگی تاکہ کافروں کا جی جلائے، جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان سے اللہ نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔''

ایثار کی مجسم تصویریں:

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ أُوْلٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾

(الحشر : ۸ـ۹)

’’اور ان مفلس تارک الوطن لوگوں کے لیے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے جدا کر دیے گئے ہیں (اور وہ) اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب گار اور اللہ اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں، یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں، اور (ان لوگوں کے لیے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کرکے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش) نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں، خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔‘‘

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار کی بڑی تعریف فرمائی ہے اور انھیں بھلائیوں کی طرف سبقت کرنے والے کہا ہے، اس کی بھی خبر دی ہے کہ وہ ان سے راضی ہے، ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں اسی طرح انھیں آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور کافروں پر سختی کرنے والے بتایا ہے، اسی طرح ان کے اوصاف بتاتے ہوئے فرمایا کہ کثرت سے رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں۔ ان کے دل پاک صاف ہیں، ان کے چہروں پر اطاعت و ایمان کی جو نشانی اور نور ہے، اس سے وہ پہچانے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے نبی کی صحبت کے لیے چن لیا ہے، تاکہ وہ کافروں کو غصہ دلائے، مہاجرین کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعریف میں فرمایا کہ انھوں نے محض اللہ کے لیے اور اس کے دین کی نصرت کے لیے اس کے فضل و رضا کی تلاش میں اپنے وطن مالوف اور مال و دولت کو خیر باد کہا اور وہ اپنے اس عمل میں سچے تھے، انصار کی تعریف میں فرمایا کہ وہ ہجرت و نصرت اور ایمان صادق کے گھر والے ہیں، وہ اپنے مہاجر بھائیوں سے محبت کرتے ہیں، ان کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان سے ہمدردی کرتے ہیں، وہ بخل سے پاک ہیں، جن کی وجہ سے فلاح و کامرانی ان کے قدم چومتی ہے، یہ ان کے بعض فضائل وحسنات ہیں، ان کے علاوہ کچھ خاص فضائل و رتبے ہیں جن کی وجہ سے ان میں سے بعض بعض سے ممتاز ہیں اور یہ ان کی اسلام کی طرف سبقت اور جہاد و ہجرت کی وجہ سے ہے، لہٰذا افضل ترین صحابہ خلفائے اربعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد باقی عشرہ مبشرہ ہیں، جن میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ مہاجرین کو انصار پر فضیلت دی گئی ہے، اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان کی بھی خاص فضیلت آئی ہے، فتح مکہ سے پہلے جو اسلام لائے اور جہاد کرتے رہے ان کو فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مناقشاتِ صحابہ کے متعلق اہل سنت و جماعت کا موقف

صحابہ کرام میں تنازع کا باعث: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر فساد پھیلنے کی وجہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش تھی، خبیث ترین مکار یمن کے یہودی عبداللہ بن سبا کو یہودیوں نے کھڑا کیا، اس نے جھوٹ موٹ قبول اسلام کا اعلان کیا، پھر یہ خبیث یہودی اپنے حقد وحسد کا زہر خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف اگلنے لگا، ان کے خلاف من گھڑت تہمتیں گھڑ کر پھیلانے لگا، لہٰذا کچھ کمزور ایمان، کوتاہ نظر و فتنہ پسند لوگ اس سے دھوکا کھا کر اس کے اردگرد جمع ہوگئے اور اسی سازش کے نتیجہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلومیت کی حالت میں شہید کیے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے فوراً بعد مسلمانوں میں اختلافات شروع ہوگئے۔ اس یہودی اور اس کے متبعین کے اکسانے پر فتنہ نے سر اٹھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق باہم تنازع کر بیٹھے۔

شارح طحاویہ کے بقول:

کتاب ''الطحاویہ'' کے شارح لکھتے ہیں:

رفض کا فتنہ ایک منافق و زندیق نے پیدا کیا، اس نے دین اسلام ختم کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کو داغدار کرنا چاہا، جیسا کہ علمائے کرام نے بیان کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ عبداللہ بن سبا نے جب اپنے اسلام کا اظہار کیا تو انھوں نے

www.KitaboSunnat.com

دراصل اپنی خباثت اور مکاری سے دین اسلام میں فساد پھیلانا چاہا تھا جیسا کہ بولس نے نصرانیت کے ساتھ کیا، سب سے پہلے اس نے اپنی عبادت وزہد کا اظہار کیا، پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اظہار کیا، یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق فتنہ پھیلانے اور انھیں قتل کرنے کی کوشش کی، پھر وہ کوفہ آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق غلو کا اظہار کیا اور ان کی نصرت وتائید کرنی چاہی تاکہ اس سے اپنے خبیثانہ مقصد کو پہنچ سکے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے اس کے قتل کا حکم دیا، لیکن وہ بدنہاد قرقیس کی طرف بھاگ گیا، اس کی پوری روداد تاریخ میں مشہور ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی توضیح:

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قتل ہوا تو مسلمانوں کے دل منتشر ہوگئے، مصائب کے پہاڑ ان پر ٹوٹ پڑے، شریر وخبیث لوگ سامنے آگئے اور اچھے لوگ ذلیل ہوگئے اور وہ لوگ فتنہ بھڑکانے لگے جو اب تک کچھ نہیں کر سکتے تھے اور اصلاح وخیر کو چاہنے والے اپنے میدان میں بے دست و پا ہوگئے، لہٰذا لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، وہ خلافت کے لیے اس وقت موزوں ترین شخص تھے اور باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے اچھے تھے، لیکن چونکہ دل منتشر تھے اور فتنہ کی آگ بھڑک رہی تھی لہٰذا لوگوں کا پورا اتفاق نہ ہوسکا، جماعت کی شیرازہ بندی نہ ہوسکی، لہٰذا خلیفہ وقت اور امت کے اچھے ومصلح لوگ وہ نہ کر سکے جو وہ چاہتے تھے، کچھ لوگ فتنہ وفساد کے شعلوں میں کود پڑے، پھر جو ہوا سب کو معلوم ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

موقف اہل سنت کا خلاصہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اختلافات اور جنگ وجدال سے متعلق اہل سنت و جماعت کا جو موقف ہے اس کا خلاصہ کیا جائے تو دو چیزیں سامنے آئیں گی۔

اول:

اہل سنت و جماعت صحابہ کرام کے مابین ہونے والے جنگ وجدال سے متعلق اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور اس میں بال کی کھال نہیں نکالتے، اس لیے کہ سلامتی کا راستہ چپ رہنے ہی میں ہے۔ خاص طور پر اس طرح کے معاملہ میں تو ان کی یہ دعا ہوتی ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الحشر : ١٠)

''اے ہمارے پروردگار! ہمارے ان بھائیوں کے، جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما! اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''

دوم:

صحابہ کے سلسلہ میں من گھڑت برائیوں سے متعلق جو روایتیں ہیں ان کا متعدد طریقوں سے جواب دینا جو حسب ذیل ہیں۔

پہلا طریقہ: یہ تمام مرویات جھوٹی ہیں، جو دشمنان اسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بد نام کرنے کے لیے گڑھی ہیں۔

دوسرا طریقہ: ان روایات میں حذف واضافہ سے کام لیا گیا ہے یا اس کی صحیح شکل بگاڑ دی گئی ہے، اس میں جھوٹ کی آمیزش کی گئی ہے، لہٰذا یہ محرف ہیں، ان کی طرف رجوع کرنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحیح نہیں ہے۔

تیسرا طریقہ: اس ضمن میں جتنے آثار اور احادیث وارد ہوئیں، وہ بہت ہی کم ہیں، اگر یہ روایتیں کسی حد تک صحیح ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس حد تک معذور سمجھنا چاہیے، اس لیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب مجتہد تھے یا تو انہوں نے اپنے اجتہاد میں صحیح فیصلہ کیا یا غلط، اگر صحیح فیصلہ کیا ہے تو ان کے لیے دو اجر ہیں اور اگر غلط فیصلہ کیا ہے تو ان کے لیے ایک اجر ہے، ان کی غلطی معاف ہے، اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَ اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)) ①

''جب کوئی حکم دینے والا اجتہاد کرتا ہے اور اس میں صحیح اجتہاد کرتا ہے تو اس کے دو اجر ہیں اور اگر غلط اجتہاد کرتا ہے تو اس کا ایک اجر ہے۔''

چوتھا طریقہ: وہ ہماری ہی طرح انسان تھے، ان سے غلطی ہوسکتی ہے، اس لیے وہ با اعتبار انسان گناہ و خطا سے معصوم نہیں ہیں اور ان سے جو کچھ بھی گناہ سرزد ہوں ان کے ہزاروں مکفرات (نیک اعمال) ان کے پاس ہیں، جن سے ان کے گناہ دھل سکتے ہیں، ان کے لیے توبہ ہے جو ہر گناہ کو کھا جاتی ہے، ان میں بہت سے فضائل و نیک اعمال ہیں جن کی وجہ سے ان کی مغفرت ہوسکتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ﴾ (هود : ١١٤)

''کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا شرف

① صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب اجرالحاکم......الخ: ۷۳۵۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حاصل ہے، جو ان کی ان معمولی خطا کو دھونے کے لیے کافی ہے۔

ان کی نیکیاں دوسروں کی نیکیوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ کر دی جائیں گی، پھر ان کے فضل و فضیلت کو کوئی نہیں پا سکتا، رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی سے ثابت ہے کہ وہ سب سے اچھی نسل سے تعلق رکھنے والے تھے، ان کا ایک مد صدقہ دوسروں کے احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ سے افضل اور بہتر ہے، اللہ ان سے راضی ہوا اور انھیں بھی راضی رکھے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تمام اہل سنت و جماعت اور ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ کرام میں سے کوئی صحابی بھی معصوم نہیں، نہ تو سابقین اولین والے اور نہ لاحقین اور قرابت والے، بلکہ ان سے گناہ سرزد ہونا ممکن ہے، پھر اللہ تعالیٰ توبہ کے ذریعہ ان کے گناہ کو معاف کر دے گا، ان کے درجات کو بلند فرمائے گا اور ان کے نیک اعمال کی وجہ سے ان کے گناہ مٹ جائیں گے یا دیگر اسباب کی بنا پر ان کی مغفرت ہو جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا يَشَاءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

(الزمر: ۳۳۔۳۵)

''اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں، وہ جو چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے، نیکو کاروں کا یہی بدلہ ہے، تاکہ اللہ ان سے برائیوں کو جو انھوں نے کیں، دور کر دے اور نیک کاموں کا جو وہ کرتے رہے، ان کو بدلا دے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴾ (الاحقاف : ۱۵ـ۱۶)

''یہاں تک کہ خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے، اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں، میں ان کا شکر گزار ہو جاؤں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے، تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، یہی لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے اور (یہی) اہل جنت میں (ہوں گے) یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا گیا ہے۔''

فتنہ پرور لوگ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اختلافات اور جنگ و جدال کا جو فتنہ اٹھا تھا اس کو دشمنان دین اسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شخصیت وکرامت پر حملہ کرنے کا سبب بنا لیا، اس خبیثانہ عمل میں آج کے کچھ اصحاب قلم لگے ہوئے ہیں، جو بلا علم و معرفت محض بکواس کرتے ہیں اور اپنے آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین حکم بنا کر پیش کرتے ہیں اور بلا دلیل و حجت کسی صحابی کو سچا اور کسی کو خطا کار گردانتے ہیں اور یہ سب کچھ جہالت، خواہشات کی پیروی اور حاسد دشمن مستشرقین اور ان کے دم چھلوں کی تقلید میں کیا جاتا ہے، ان لوگوں نے اپنے عمل سے اسلامی تاریخ اور قرن اول کے اسلاف سے ناواقف بعض نوجوانوں میں شک وشبہ کا بیج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بو دیا ہے۔ اس طرح سے وہ دیار اسلام ہی سے اسلام پر خنجر چلانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں میں انتشار و انار کی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اس امت کی موجودہ نسل میں اپنے اسلاف سے متعلق بغض ونفرت کا بیج بونا چاہتے ہیں تا کہ وہ اپنے اسلاف کرام کی اقتدا نہ کریں، جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الحشر : ۱۰)

''جو ان مہاجرین کے بعد آئے، وہ دعا کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فصل ششم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ عظام کو برا کہنے سے بچنا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے کی ممانعت:

اہل سنت و جماعت کے نزدیک مسلمہ اصول ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق ان کے دل صاف ہیں اور ان کی زبان ان کی ثنا خواں ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الحشر : ۱۰)

”جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے وہ دعا کرتے ہیں : اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے، جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔“

صحابہ کرام کو برا مت کہو:

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر سختی سے عمل کرتے ہیں:

((لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ، لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنْفَقَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِيفَهُ))[1]

''میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) کے برابر سونا خرچ کرے تو ان میں سے کسی کے مد یا خرچ کیے ہوئے مد سے کم تک کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

اہل سنت روافض اور خوارج کے گمراہ کن طریقہ سے پاک ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرتے ہیں، ان کے لیے بغض رکھتے ہیں، ان کے فضائل کا انکار کرتے ہیں اور ان کے اکثر پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

وہ بہترین لوگ تھے:

کتاب وسنت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں، ان کو اہل سنت و جماعت قبول کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو امت کی سب سے اچھی جماعت سمجھتے ہیں، جیسے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ))[2]

''تم میں بہترین میرے دور کے لوگ ہیں۔''

اہل سنت و جماعت کون لوگ ہیں؟ ہم انھیں ایک حدیث کی روشنی میں سمجھ سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ کے سوا سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ لوگوں نے اس ایک جماعت کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِيْ))[3]

---

1. مسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب تحريم سب الصحابه: ٢٥٤٠۔
2. بخاری، كتاب الشهادات، باب لايشهد على شهادة جور اذا شهد: ٢٦٤١۔
3. ترمذی، كتاب الايمان، باب ماجاء فى افتراق هذه الامة: ٢٦٤٠۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

''یہ وہ لوگ ہیں جو اسی پر قائم رہیں گے جس پر آج میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔''

امام ابو زرعہ جو امام مسلم کے سب سے بڑے شیخ ہیں، فرماتے ہیں:

''جب بھی کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابہ کرام میں سے کسی کی کوئی خامی تلاش کر رہا ہے تو سمجھو کہ وہ زندیق اور دہریہ ہے، اس لیے کہ قرآن حق ہے، رسول حق ہے، رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو ہم تک پہنچانے والے صحابہ کرام ہی ہیں، لہٰذا ان پر جرح کرنا دراصل اسلامی تعلیمات اور کتاب وسنت کو باطل قرار دینا ہے، لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جرح کرنے والے کو زندیق و دہریہ کہنا برحق ہے۔

علامہ ابن حمدان اپنی تصنیف نہایۃ المبتدئین میں لکھتے ہیں:

''اگر کوئی کسی صحابی کو برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے اور اگر سب وشتم کرتا ہے لیکن اس کو جائز نہیں سمجھتا تو وہ فاسق ہے، بلکہ اس سے مطلق کافر بھی ہو جاتا ہے اور اگر کوئی کسی صحابی پر فسق کا حکم لگاتا یا ان کے دین پر جرح کرتا ہے یا ان پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے تو وہ بھی کافر ہے۔''[1]

❀ ... ❀ ... ❀

---

[1] شرح عقیدہ السفارینی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ائمہ ہدایت و علمائے امت کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

ائمہ کی فضیلت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد فضل وکرم کے اعتبار سے داعیان دین اور علمائے امت اگلے نمبر پر آتے ہیں، ان میں تابعین و تبع تابعین اور ان کے بعد آنے والے ان کے متبعین ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ﴾ (التوبة: ١٠٠)

''جن لوگوں نے ایمان لانے میں سبقت کی مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنھوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں۔''

لہٰذا ان کی تنقیص کرنا یا انھیں برا بھلا کہنا کسی حال میں جائز نہیں۔ اس لیے کہ یہ رشد و ہدایت کے علم بردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾

(النساء: ١١٥)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اور جو شخص سیدھا رستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔''

الطحاویہ کے شارح فرماتے ہیں:

''ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور دوستی کے بعد مومنین کے ساتھ بھی دوستانہ اور ہمدردانہ تعلق رکھے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے، خاص طور پر انبیا کے وارثوں سے تعلق اور دوستی بہت ضروری ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے مانند بتایا ہے جن کی روشنی کے ذریعہ برو بحر کے ظلمات کی راہیں طے کی جاتی ہیں، تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ ان کی ہدایت اور سمجھ بوجھ میں کوئی نقص نہیں ہے۔''

سنتوں کے رکھوالے:

یہ لوگ دراصل رسول اللہ ﷺ کی امت کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے خلفاء ہیں، مری ہوئی سنتوں کو یہ زندہ کرتے ہیں، انھی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی قائم ہے اور ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد کتاب اللہ کی نشر و اشاعت ہے، کتاب ان کی زبان سے بولتی ہے اور یہ کتاب کی زبان بولتے ہیں۔ تمام لوگ یقینی طور پر اس بات پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی واجب ہے، لیکن جب ان میں سے کسی کا کوئی ایسا قول منقول ہو جو حدیث کے خلاف ہو تو اس قول کو چھوڑنا ضروری ہے۔

ہم پر ان کے بڑے احسانات ہیں۔ ہم سے پہلے انھوں نے اسلامی تعلیمات کے بار گراں کو اٹھایا، ہم تک پوری امانت کے ساتھ اسے پہنچایا، اس کے رموز بیان کیے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور انھیں راضی فرمائے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اہل سنت کے لیے راہ عمل:

علمائے کرام کی قدر ومنزلت گھٹانا اور ان سے اجتہادی غلطی ہونے پر ان کی تنقیص کرنا بدعتیوں کا طریقہ ہے اور دشمنان اسلام کی ایک گہری سازش ہے اور یہ صرف اس لیے ہے تا کہ اس امت کے خلف اپنے سلف سے کٹ جائیں اور نوجوانوں کے مابین ایک خلیج پڑ جائے، لہٰذا یہیں سے بعض مبتدی طلبا کو بھی متنبہ ہو جانا چاہیے جو فقہائے امت کی قدر ومنزلت کو گھٹاتے ہیں اور فقہ اسلامی کی قدر ومنزلت کو کم کرتے ہیں اس کے پڑھنے اور پڑھانے سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کے اندر جو حق اور اچھی باتیں ہیں اس کو بھی قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں، جب کہ انھیں اپنی فقہ پر عزت محسوس کرنی چاہیے، اپنے علما وفقہا کی تکریم وتوقیر کرنی چاہیے اور گمراہ کن پروپیگنڈوں سے متاثر نہیں ہونا چاہیے اور نہ کسی کے بہکاوے میں آنا چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الباب رابع

بدعتیں اور ان سے بچاؤ

فصل اول: اقسام بدعت اور ان کے احکام

فصل دوم: مسلم معاشروں میں ظہور بدعت اور اس کے اسباب

فصل سوم: اہل سنت کا بدعتیوں سے تعلقات کا انداز

فصل چہارم: عصر حاضر کی چند نئی بدعتوں کے نمونے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فصل اول

اقسامِ بدعت اور ان کے احکام

بدعت کیا ہے؟

لغت کے اعتبار سے بدعت لفظ بدع سے ماخوذ ہے، جو بغیر سابقہ مثال کے کسی چیز کے ایجاد و اختراع کے معنیٰ میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ﴾ (البقرۃ : ١١٧)
''(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ بغیر سابقہ مثال کے زمین اور آسمانوں کا ایجاد کرنے والا ہے، ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ﴾ (الاحقاف : ٩)
''کہہ دو کہ میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آیا۔''

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے والا پہلا پیغمبر نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بہت پیغمبر آ چکے ہیں۔

عام بول چال میں کہا جاتا ہے: ''فلاں شخص نے فلاں بدعت ایجاد کی جو پہلے کبھی نہ تھی۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بدعت کی اقسام:

① عادات و اطوار کی بدعت جیسے نئی ایجادات و اختراعات کی بدعت، یہ بدعت جائز ہے، اس لیے کہ عادات و اطوار میں اصل مباح و حلال ہے۔

② بدعت کی دوسری قسم ہے دین کے اندر بدعت پیدا کرنا اور یہ بدعت حرام ہے، اس لیے کہ شریعت و دین دراصل توقیفی چیز ہے، یعنی اللہ اور اس کے رسول کا فرمان ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ)) ①

''جو ہمارے اس معاملہ میں ایسی نئی بات پیدا کرے جس کی بنیاد اس میں نہ ہو وہ مردود ہے۔''

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ②

''جو کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا معاملہ نہیں تو وہ مردود ہے۔''

دین میں بدعت:

اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

اعتقادی بدعت:

قولی و اعتقادی بدعت، جیسے جہمیہ، معتزلہ، روافض اور تمام گمراہ فرقوں کے اقوال، تحریریں اور ان کے اعتقادات۔

---

❶ بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جورٍ فالصلح مردود: ۲۶۹۷۔
❷ مسلم، کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور: ۱۷۱۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عملی بدعت :

عبادات میں بدعت جیسے عبادات کا ایسا طریقہ نکالنا جو اسلام میں مشروع نہ ہو، اس کی بھی متعدد قسمیں ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

① بدعت کا وجود اصل عبادت میں ہو، جیسے عبادت کا ایسا طریقہ نکالا جائے، جس کی شریعت میں کوئی سند نہ ہو، مثلاً نئی اور غیر مشروع نماز نکالی جائے، غیر مشروع روزہ رکھا جائے، یا نئی عید منائی جائے جیسے عید میلاد وغیرہ۔

② مشروع عبادت میں کسی چیز کا اضافہ کر دیا جائے، جیسے ظہر یا عصر کی نماز میں ایک رکعت بڑھا کر اس کی رکعتیں پانچ کر دی جائیں وغیرہ۔

③ مشروع عبادت کی ادائیگی میں بدعت پیدا کر لی جائے اور غیر مشروع طریقہ پر اسے ادا کیا جائے، جیسے مسنون دعائیں اجتماعی طور پر گا گا کر پڑھنا یا عبادت میں نفس پر اتنی سختی کرنا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے دائرہ سے نکل جائے۔

④ کسی مشروع عبادت کے لیے غیر مشروع وقت کی تعیین کرنا، جیسے یوم عاشورا کو عبادت کے لیے خاص کر لینا، کسی خاص دن میں دن کو روزہ رکھنا وغیرہ، اس لیے کہ نماز و روزہ تو ضرور فرض ہیں لیکن ان کے اوقات مقرر کرنے کے لیے کوئی ٹھوس دلیل چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دین میں بدعت کی اقسام کا حکم

دین میں ہر بدعت حرام اور گمراہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((وَ اِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ①

''نئی نئی باتوں سے بچو، ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اور ایک جگہ ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ)) ②

''جو ہمارے اس معاملہ (دین) میں ایسی نئی بات پیدا کرے جس کی بنیاد اس میں نہ ہو وہ مردود ہے۔''

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ③

''جو کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا دین نہ ہو وہ مردود ہے۔''

---

① ابوداود، کتاب السنة ، باب لزوم السنة : ٤٦٠٧۔

② بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود : ٢٦٩٧۔

③ مسلم، کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة و رد محدثات الامور : ١٧١٨۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شاطبی کہتے ہیں:

ان حدیثوں سے یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ دین میں پیدا کی ہوئی ہر چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور مردود ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ عبادات اور اعتقادات میں بدعت حرام ہے، لیکن بدعت کی نوعیت کے اعتبار سے اس کی حرمت کا حکم مختلف ہوگا، اس لیے کہ بعض بدعتیں تو کھلا کفر ہیں، جیسے قبروں کا طواف کرنا، قبروں پر نذر و نیاز چڑھانا، اصحاب قبر سے کچھ مانگنا، ان سے استغاثہ کرنا، اسی ضمن میں غالی قسم کے جہمی اور معتزلی افراد کے اقوال بھی آتے ہیں اور بعض بدعتیں شرک کے وسائل ہیں، جیسے قبروں پر تعمیر، وہاں کی نماز اور دعا وغیرہ ، بعض بدعتیں اعتقادی فسق کے درجہ میں آتی ہیں، جیسے خوارج، قدریہ اور مرجیہ وغیرہ کی بدعتیں جو سراسر شریعت کے مخالف ہیں، ان میں سے بعض بدعتیں تو معصیت ہیں جیسے ترک دنیا کی بدعت ، دھوپ میں کھڑے ہو کر روزہ رکھنے کی بدعت اور قوت باہ کو ختم کرنے کے لیے آپریشن وغیرہ کی بدعت۔ ①

❁ ... ❁ ... ❁

① الاعتصام للشاطبی: ۲/ ۳۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ایک انتباہ

<u>بدعت کی تقسیم غلط ہے:</u> جو شخص بھی بدعت کی دو قسمیں کرتا ہے ایک بدعت حسنہ دوسری بدعت سئیہ وہ غلطی پر ہے اور رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی مخالفت کرتا ہے۔ ارشاد ہے:

((فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ①

''ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام بدعتوں کو گمراہی قرار دیا ہے، جب کہ بعض بدعتوں کو بدعت حسنہ کہنے والا گویا ہر بدعت کو گمراہی و ضلالت نہیں سمجھتا۔

علامہ حافظ ابن رجب ''شرح الاربعین'' میں لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کا یہ قول کہ: ''ہر بدعت گمراہی ہے۔'' بہت ہی جامع ترین کلمہ ہے، جس سے کوئی بدعت نہیں نکل سکتی، یہ دین کا بہت ہی بنیادی قاعدہ ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کے دوسرے قول کے مطابق ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ)) ②

''جو ہمارے اس معاملہ (دین) میں ایسی بات پیدا کرے جس کی بنیاد اس میں نہ ہو

---

① ابو داود، کتاب السنة، باب لزوم السنة : ٤٦٠٧۔

② بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحو ...... : ٢٦٩٧۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وہ مردود ہے۔"

لہٰذا ہر نئی چیز جو دین کی طرف منسوب کی جائے گی اور دین میں اس کی کوئی اصل نہ ہوگی اس کے گمراہی و ضلالت ہونے میں کوئی شک نہیں اور دین اس سے بری الذمہ ہے، چاہے اس میں اعتقادی مسائل ہوں یا ظاہری و باطنی اقوال و اعمال۔"[1]

قول عمر رضی اللہ عنہ اور اس کی وضاحت:

بدعت حسنہ کے قائلین کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک قول کے علاوہ کوئی دلیل نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول تراویح کے سلسلہ میں ہے، آپ نے فرمایا:

((نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ))[2]

"کیا ہی اچھی ہے یہ بدعت"

بدعت حسنہ کے قائلین یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام میں بہت سی چیزیں نئی پیدا کی گئی ہیں لیکن ہمارے اسلاف کرام نے اس کا انکار نہیں کیا ہے، جیسے ایک کتاب میں قرآن کو جمع کرنا، حدیث کی تدوین وتحریر وغیرہ، اس طرح کے سوالات کا جواب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اس طرح کی چیزوں کی اصل شریعت میں موجود ہے، لہٰذا یہ بدعت نہیں ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی صحیح ہے، یہاں پر انھوں نے بدعت کا لغوی معنیٰ لیا ہے، شرعی معنی نہیں۔

لہٰذا جس بدعت کی شریعت میں گنجائش ہے پھر اسے بدعت کہا جائے تو یہ سمجھیے کہ یہاں بدعت سے مراد بدعت لغوی ہے نہ کہ بدعت شرعی، اس لیے کہ شرعی بدعت وہ ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل موجود نہ ہو، قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرنے کی شریعت میں اصل موجود ہے اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود قرآن مجید کو لکھ لینے کا مشورہ دیتے تھے، چونکہ

---

1. جامع العلوم والحکم ص: ٢٣٣۔
2. ابو داود، کتاب السنة، باب لزوم السنة: ٤٦٠٧۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قرآن مجید پہلے مختلف جگہوں میں متفرق و منتشر تھا، لہٰذا صحابہ کرام نے ایک جگہ جمع کر دیا، ایسا صرف اس کی حفاظت کے لیے کیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے چند راتیں تراویح کی نماز پڑھی پھر چھوڑ دی، اس ڈر سے کہ کہیں ان پر فرض نہ ہو جائے، لیکن صحابہ کرام برابر اسے پڑھتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کے بعد بھی الگ الگ انداز میں پڑھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا جس طرح سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے، لہٰذا یہ دین میں کوئی بدعت نہیں ہے، تدوین حدیث کی بھی شریعت میں اصل موجود ہے، خود رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائش پر بعض حدیثوں کے لکھنے کا حکم دے دیا تھا اور جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو وہ اندیشہ بھی ختم ہو گیا جس کے لیے حدیث کی تدوین ممنوع تھی، یعنی کہیں قرآن و حدیث خلط ملط نہ ہو جائیں، چونکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں قرآن مکمل ہو چکا تھا لہٰذا آپ ﷺ کی وفات کے بعد مسلمانوں نے حدیث کی تدوین کی اور اس کو ضائع ہونے سے محفوظ کر دیا اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے۔ (آمین)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

مسلم معاشرہ میں ظہور بدعت اور اس کے اسباب

بدعت کس دور میں ایجاد ہوئی؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ معلوم ہونا چاہیے کہ علوم و عبادات سے متعلق عام بدعتیں امت کے اندر خلفائے راشدین کے آخری دور ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں اور اس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی دے دی تھی، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بعدی فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْراً ، فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ)) ①

''تم میں سے جو زندہ رہے گا اسے بہت سے اختلافات نظر آئیں گے، لہٰذا ایسے وقت میں میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت و طریقہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔''

امت میں پہلے پہل، قدریہ، مرجئیہ، شیعہ اور خوارج کی بدعتیں ظاہر ہوئیں پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد امت میں تفرقہ پیدا ہوا تو حروریہ کی بدعت ظاہر ہوئی پھر

① ابو داود، کتاب السنة، باب لزوم السنة: ٤٦٠٠۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آخری عہد میں قدریہ کی بدعت ظاہر ہوئی پھر حضرت ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم وغیرہم کے آخری عہد میں مرجیہ کا ظہور ہوا اور جہاں تک جہمیہ کا تعلق ہے تو وہ تابعین کے آخری عہد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد ظاہر ہوا یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے لوگوں کو خبردار کیا تھا اور جہم کا ظہور خراسان میں خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے عہد میں ہوا۔

یہ بدعتیں دوسری صدی ہجری میں ظاہر ہوگئی تھیں جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس طرح کی بدعتوں کی مخالفت کی تھی، پھر بعد میں معتزلہ کی بدعت سامنے آئی اور مسلمانوں میں فتنہ وفساد کا دور شروع ہوگیا، پھر لوگوں میں اختلاف آرا اور بدعات وخواہشات کی طرف میلان اور جھکاؤ کا ظہور ہوا، پھر تصوف کی بدعت، قبروں کو پختہ بنانے کی بدعت سامنے آئی اسی طرح جوں جوں زمانہ گزرتا گیا، نئی نئی بدعتیں سامنے آتی گئیں اور اس کی شاخیں پھیلتی رہیں۔

بدعت نے کس جگہ جنم لیا؟

بدعت کے ظہور کے معاملہ میں مختلف ممالک وشہر مختلف حالات سے گزرے ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وہ بڑے شہر جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سکونت اختیار کی اور جہاں سے علم وایمان کے چشمے پھوٹے پانچ ہیں، حرمین شریفین، عراقین (کوفہ و بصرہ) اور شام، انھی پانچ شہروں سے قرآن وحدیث، فقہ وعبادت اور ان کے علاوہ اسلام کے دیگر امور کی نشر واشاعت ہوئی اور مدینہ منورہ چھوڑ کر انھی شہروں سے اصولی بدعتیں بھی نکلی ہیں، کوفہ سے تشیع وارجاء کی بدعت نکلی اور وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیلی، شہر بصرہ سے قدریہ، اعتزال اور فاسد طریقہ عبادت کی بدعتیں ظاہر ہوئیں اور وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیلیں، شام سے ناصبیہ و قدریہ کی بدعتیں پھیلیں، جہمیہ کی بدعت خراسان سے نکلی جو سب سے بری بدعت ہے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بدعت کا ظہور عموماً ان شہروں میں زیادہ ہوا جو مدینہ منورہ سے زیادہ دور تھے، خاص طور پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب حروریہ فرقہ وجود میں آیا تو بدعت کا بازار بہت گرم ہوا اور جہاں تک مدینہ منورہ کی بات ہے تو یہ شہر ہمیشہ بدعت وخرافات سے پاک رہا، اگر کسی نے بدعت پھیلانے کی کوشش کی بھی تو وہ مغلوب ومقہور ہوا، برخلاف دوسرے شہروں کے، جہاں بدعتیوں اور خرافاتیوں کی بڑی پذیرائی ہوئی، کوفہ میں تشیع وارجاء پھیلا، بصرہ میں اعتزال وتنسک خوب چمکا، شام میں ناصبہ کا دور دورہ رہا، سچ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

''دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔''

اسی کا اثر ہے کہ مدینہ منورہ ہمیشہ امام مالک کے عہد تک، (جو دوسری صدی کے عالم تھے) علم وایمان کا گہوارہ رہا۔

ابتدائی تین صدیوں میں جو اسلام کے افضل ترین دور ہیں، مدینہ منورہ میں کوئی ظاہری بدعت نمودار نہیں ہوئی اور نہ اصول دین سے متعلق ہی کوئی بدعت سامنے آئی جیسے دوسرے شہروں میں ہوا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ظہور بدعت کے اسباب

اس میں کوئی شک نہیں کہ کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنے سے آدمی بدعات وخرافات اور ہر گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ﴾ (الانعام : ۱۵۳)

''اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اس پر چلنا اور دیگر رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے۔''

اس بات کی وضاحت خود رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث شریف میں کر دی ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

((كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ خَطَّ خَطًّا ، وَ خَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ خَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْخَطِّ الْاَوْسَطِ))[1]

''ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے ایک خط کھینچا، پھر اس کے دائیں طرف دو خط کھینچے اور دو بائیں طرف پھر درمیان والے خط پر ہاتھ رکھا اور پھر یہ آیت کریمہ پڑھی:

[1] ابو داود، المقدمہ : ٦١۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (الانعام: ۱۵۳)

''اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اس پر چلنا اور دیگر رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا اللہ تمھیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔''

لہٰذا جو بھی کتاب وسنت کی مضبوط رسی کو چھوڑ ے گا، اسے گمراہ کن راستے اور مختلف بدعات وخرافات اپنی طرف کھینچیں گی۔

بدعت کے ظہور کے اسباب وعوامل:

دین کے احکام سے ناواقفیت، خواہشات نفس کی پیروی، اشخاص و آرا کا تعصب، کافروں کی نقل اور تقلید۔ اب ذرا ان چیزوں کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

احکام دین سے ناواقفیت:

جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا ہے، لوگ رسالت کے آثار سے دور ہوتے جاتے ہیں، علم مٹتا جاتا ہے اور جہالت پھیلتی جاتی ہے، خود نبی اکرم ﷺ نے اس کی خبر دی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا)) [1]

''تم میں سے جو زندہ رہے گا اسے بہت سے اختلافات نظر آئیں گے۔''

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا مِنَ الْعِبَادِ وَ لٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ

[1] ابوداؤد، کتاب السنة، باب لزوم السنة: ٤٦٠٧۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْعُلَمَاءِ حَتّٰی إِذَا لَمْ یَبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسَئَلُوْا فَأَفْتُوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَ أَضَلُّوْا))[1]

''بے شک اللہ تعالیٰ علم کو بندوں سے چھین کر نہیں اٹھاتا بلکہ علما کو اٹھا کر علم کو اٹھاتا ہے، لہٰذا جب کوئی عالم باقی نہیں رہتا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں اور (ان سے مسائل) پوچھتے ہیں، لہٰذا وہ بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔''

اس سے ثابت ہوا کہ بدعت کا قلع قمع صرف علما ہی کر سکتے ہیں ، لہٰذا جب علم و علما کا فقدان ہوگا تو بدعت کو پھلنے پھولنے کا موقع مل جائے گا اور بدعتیوں کا خوب دور دورہ ہوگا۔

خواہشات نفس کی پیروی:

جو شخص بھی کتاب وسنت کی پیروی سے گریز کرے گا وہ ضرور اپنی خواہشات کی پیروی کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَ هُمْ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَیْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰهِ ﴾ (القصص : ۵۰)

''پھر اگر یہ تمھاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے؟''

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهُ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی

[1] جامع بیان العلم و فضله لابن عبدالبر : ۱/۱۸۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ﴾
(الجاثية : ٢٣)

’’بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) اللہ نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، اب اللہ کے سوا اس کو کون راہ راست پر لا سکتا ہے؟‘‘

اشخاص و آرا کا تعصب:

تعصب، معرفت حق اور انسان کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَآ اَلۡفَيۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَ نَا ﴾
(البقرة : ١٧٠)

’’اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔‘‘

آج کل تصوف کے مختلف طریقوں کے متبعین اور قبر پرستوں کا یہی حال ہے۔ یہ اپنے تعصب میں اندھے ہو جاتے ہیں، جب انھیں کتاب و سنت کی طرف دعوت دی جاتی ہے اور کتاب و سنت کے خلاف اعمال سے روکا جاتا ہے تو یہ اپنے مشائخ کا حوالہ دیتے اور اپنے آبا و اجداد کے طریقہ سے دلیل پیش کرتے ہیں۔

کفار کی تقلید:

غیر قوموں کی تقلید مسلمانوں کو سب سے زیادہ بدعات و خرافات کے گڑھے میں ڈالتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہے، جیسا کہ ابو واقد اللیثی کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے، حضرت اللیثی کا بیان ہے:

ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف نکلے، ہم نئے نئے اسلام لائے تھے، اس وقت مشرکوں کا ایک درخت تھا، جس کی وہ پرستش کرتے تھے اور اپنے ہتھیار اس پر لٹکائے رکھتے تھے اسے ''ذات انواط'' (انواط والا پیڑ) بھی کہا جاتا تھا، ہم اس درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ایسا ''ذات انواط'' بنا دیجیے جیسا کہ مشرکوں کا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ إِنَّهَا السُّنَنُ قُلْتُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى))

''اللہ اکبر۔ یہی سنن ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے ہم سے وہی بات کہہ دی جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے کہی تھی۔''

﴿ اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴾

(الاعراف : ۱۳۸)

''جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دو۔ موسیٰ نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔''

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ))[1]

''تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔''

اس حدیث میں صاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ کفار کی تقلید ہی نے بنی اسرائیل کو اس گندے سوال پر ابھارا تھا کہ ان کے لیے بھی ایک صنم کا بندوبست کیا جائے تا کہ وہ اس

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل : ۳۴۵۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی عبادت کریں، اسی چیز نے بعض صحابہ کو رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کرنے پر مجبور کیا کہ ان کے لیے ایک درخت منتخب کر دیا جائے، جس سے وہ تبرک حاصل کریں، آج بھی مسلمانوں کا یہی حال ہے آج مسلمانوں کی اکثریت کافروں کی تقلید میں لگی ہوئی ہے اور مشرکانہ اعمال اور بدعات وخرافات میں پڑی ہوئی ہے۔ بڑی دھوم دھام سے برتھ ڈے منایا جاتا ہے مخصوص اعمال کے لیے دن اور ہفتے منائے جاتے ہیں، مختلف دینی مناسبتوں اور یادگار کے موقعوں پر جلسے جلوس منعقد کیے جاتے ہیں، مجسمے اور یادگار علامتیں نصب کی جاتی ہیں، مجلس ماتم منعقد کی جاتی ہے پھر جنازوں کی بدعت اس پر مستزاد ہے قبروں کو پختہ بنانا اور قبروں پر عمارتیں تعمیر کرنا رواج پا گیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فصل سوم

اہلِ سنت کا بدعتیوں سے تعلقات کا انداز

ابوالدرداء غضبناک ہو گئے:

اہل سنت و جماعت برابر بدعتیوں کا جواب دیتے چلے آ رہے ہیں اور ان کی بدعات وخرافات کا شدت سے انکار کر رہے ہیں اور انھیں شرک و بدعت سے روک رہے ہیں، جس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں، حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((دَخَلَ عَلَيَّ أَبُوا الدَّرْدَاءِ وَ هُوَ مُغْضِبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ ؟ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا)) ①

''ایک مرتبہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بڑے غصہ کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے، میں نے پوچھا کیا ہوا، کہنے لگے: اللہ کی قسم! آج مسلمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ وہ با جماعت نماز پڑھتے ہیں۔''

قصہ حد سے بڑھنے والوں کا:

حضرت عمر بن یحییٰ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد کو اور انھوں نے اپنے والد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ: ''ہم ظہر کی نماز سے پہلے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے دروازہ کے پاس بیٹھا

① صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل الصلاۃ الفجر فی جماعۃ: ٦٥٠۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کرتے تھے، جب وہ نکلتے تھے تو ان کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑتے، ایک دن ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا: کیا ابو عبدالرحمٰن آ چکے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں! وہ ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ ابو عبدالرحمٰن نکل آئے، جب وہ نکلے تو ہم سب مل کر ان کی طرف بڑھے، تو انھوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! ہم نے تھوڑی دیر پہلے مسجد میں ایک نئی چیز دیکھی ہے۔ میرے خیال میں الحمدللہ وہ اچھی ہی ہوگی، انھوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا اگر تم زندہ رہو گے تو خود بھی دیکھ لوگے اور کہا: میں نے مسجد میں ایک ایسی جماعت کو دیکھا جو حلقہ بنائے بیٹھی تھی اور نماز کا انتظار کر رہی تھی، ہر حلقہ میں ایک شخص نمایاں تھا اور سب کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں، نمایاں شخص کہتا ہے سو مرتبہ تکبیر کہو تو وہ لوگ سو مرتبہ تکبیر کہتے، پھر وہ کہتا سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو تو وہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے، پھر وہ کہتا سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھو۔ انھوں نے پوچھا: تم نے ان سے کیا کہا؟ جواب دیا: میں نے ان سے کچھ نہیں کہا، اس میں آپ کی رائے کا انتظار ہے یا آپ کے حکم کا انتظار ہے، انھوں نے کہا: انھیں اس بات کا حکم کیوں نہیں دیا کہ وہ اپنی غلطیاں شمار کریں، ان کی نیکیوں کی ضمانت ہے کہ وہ ضائع نہیں ہوں گی، پھر وہ جانے لگے اور ہم بھی ان کے ساتھ ہو لیے، یہاں تک کہ ان حلقوں میں سے ایک حلقہ کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہو کر کہا: یہ تم کیا کر رہے ہو جسے ہم دیکھ رہے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن یہ کنکریاں ہیں، جس کے ذریعہ ہم تکبیر و تہلیل، تسبیح و تحمید کا شمار کرتے ہیں، یہ سن کر انھوں نے کہا: اپنے گناہوں کو یاد کرو، میں تمھارا ضامن ہوں کہ تمھاری حسنات ضائع نہیں ہوں گی، تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ محمد کی امت! اتنی جلدی ہلاکت کی طرف کیوں بڑھ رہی ہے؟ حالانکہ آج صحابہ کرام کافی تعداد میں موجود ہیں، ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھی پرانے نہیں ہوئے ان کے برتن بھی ابھی اسی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحیح سالم ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کیا تمھارا طریقہ محمد ﷺ کے طریقہ سے زیادہ اچھا ہے؟ یا تم گمراہیوں کا دروازہ کھولنے والے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! اے ابوعبدالرحمٰن! ہماری نیت تو بھلائی اور خیر کی ہے اس پر انھوں نے کہا: بہت سے خیر کے طلب گار خیر تک نہیں پہنچ پاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن پڑھ رہے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، اللہ کی قسم! شاید ان میں سے اکثر تم ہی میں سے ہیں، پھر آپ ان کے پاس سے ہٹ گئے، حضرت عمرو بن سلمہ کا بیان ہے کہ ہم نے ان میں سے اکثر کو دیکھا کہ وہ نہروان کے موقع پر خوارج کے ساتھ مل کر ہمیں لعن وطعن کر رہے تھے۔ ①

امام مالک رحمہ اللہ اور ایک اجنبی :

ایک مرتبہ ایک شخص امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس آیا اور دریافت کیا:

میں کس جگہ سے احرام باندھوں؟

آپ نے کہا: میقات سے، جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تھا۔

اس نے کہا: اگر میں وہاں سے پہلے ہی احرام باندھ لوں تو؟

امام مالک نے کہا: میرے خیال میں یہ صحیح نہیں،

اس نے کہا: اس میں ناپسندیدگی کی کیا بات ہے؟

امام مالک نے کہا: اصل میں میں تمھارے لیے فتنہ پسند نہیں کرتا،

اس نے کہا: زیادہ خیر حاصل کرنے میں کون سا فتنہ ہے؟

امام مالک نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

① الدارمی، المقدمہ، باب فی کراھیۃ اخذالرای: ۲۰۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النور: ٦٣)

''تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

اس سے بڑا فتنہ کیا ہو سکتا ہے کہ تمھارے لیے ایسی فضیلت مخصوص کی جائے جس سے رسول اللہ ﷺ نا آشنا تھے۔

یہ ایک نمونہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام برابر بدعتیوں کی حرکتوں پر نکیر کرتے آئے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ الحمد لله علی ذلك۔

اہل بدعت کے جواب میں اہل سنت و جماعت کا طریقہ:

ان کا منہج و طریقہ کتاب و سنت پر مبنی ہے، یہ بہت ہی مدلل و مسکت طریقہ ہے، پہلے بدعتیوں کے شبہات کا تذکرہ کیا جاتا ہے پھر ان کے بے بنیاد دلائل کا رد کیا جاتا ہے۔ کتاب و سنت کے دلائل کے ساتھ انھیں بتایا جاتا ہے کہ سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا فرض ہے اور شرک و بدعت اور دین میں نئی نئی چیزیں پیدا کرنا حرام ہے، اس موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں، عقائد کی کتابوں میں شیعہ، خوارج، جہمیہ، معتزلہ، اشاعرہ کا جواب دیا گیا ہے، جیسے امام احمد رحمہ اللہ نے جہمیہ کے رد میں کتاب لکھی ہے، ان کے علاوہ دوسرے علمائے کرام نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے، جیسے عثمان بن سعید الدارمی، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمہ اللہ، شیخ محمد بن وہاب وغیرہم نے صوفیا، قبر پرستوں اور دیگر گمراہ فرقوں کے جواب دیے ہیں۔ بدعت کے رد میں جو کتابیں لکھی گئیں ہیں وہ بہت زیادہ ہیں، ان میں سے بعض قدیم کتابوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رد بدعت میں چند کتابیں:

۱۔ کتاب الاعتصام لامام الشاطبی۔

۲۔ کتاب اقتضاء الصراط المستقیم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (کتاب کا کثیر حصہ بدعت کے رد میں ہے)۔

۳۔ کتاب انکار الحوادث و البدع لابن وضاح۔

۴۔ کتاب الحوادث والبدع......لابن وضاح۔

۵۔ کتاب الباعث علی انکار البدع ......لالطرطوشی۔

چند جدید کتابیں:

۱: کتاب الابداع مولفہ شیخ علی محفوظ۔

۲: کتاب السنن والمتبدعات المتعلقۃ بالا ذکار والصلوات، مولفہ شیخ محمد ابن احمد الشقیری الحوامدی۔

۳: رسالۃ التحذیر من البدع، مولفہ الشیخ عبدالعزیز بن باز۔

الحمد للہ آج بھی علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت بدعت کے قلع قمع کرنے اور بدعتیوں کو راہ راست پر لانے میں لگی ہوئی ہے نیز یہ لوگ رسائل و جرائد، ذرائع ابلاغ، خطبہ جمعہ، سیمیناروں اور کانفرنسوں کے ذریعہ اس میدان میں کام کر رہے ہیں، جس کا مسلمانوں کو بیدار کرنے اور بدعت کے ازالہ اور بدعتیوں کو راہ راست پر لانے میں بڑا اثر ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فصل چہارم

عصر حاضر کی چند نئی بدعتوں کے نمونے

◎ میلاد شریف کے جشن اور جلوس

◎ بعض آثار و مقامات اور مردوں سے تبرک

◎ عبادات و تقرب کے میدان کی بدعتیں

چند وجوہات کی بنا پر عصر حاضر میں بدعتیں بہت ہی زیادہ فروغ پا گئی ہیں۔ ان وجوہات میں سب سے بڑی وجہ جہالت ہے، پھر قرن اول سے اس زمانہ کی دوری، پھر بدعت کی طرف بلا کر اور سنت کی مخالفت کر کے پیٹ پالنے والے مولویوں کی کثرت، پھر غیر مسلم اقوام وملل کے عادات و اطوار اور شعائر و روایات کی تقلید بھی اس کی ایک بڑی وجہ ہے، سچ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ نے:

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ))[1]

''تم گزشتہ قوموں کے طریقوں کی اتباع ضرور کرو گے۔''

ربیع الاول میں میلاد کے جشن اور جلوس:

میلاد منانا سراسر عیسائیوں کی تقلید ہے۔ اس لیے کہ عیسائی مسیح علیہ السلام کی ولادت کا دن مناتے ہیں، اسلام میں یہ چیز نہیں ہے، لیکن اکثر جاہل مسلمان اور گمراہ علما ہر سال ماہ ربیع

---

1 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل: ٣٤٥٦۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الاول کو میلاد شریف کے نام سے جشن اور جلوس نکالنے لگے ہیں۔ بعض تو اس طرح کے جلسے مسجد ہی میں منعقد کرتے ہیں اور بعض اپنے گھروں، میدانوں یا بازاروں میں بڑے اہتمام سے منعقد کرتے ہیں، جس میں بڑی تعداد میں گنوار لوگ حاضر ہوتے ہیں اور وہ یہ سب کچھ نصاریٰ کی تقلید اور نقل میں کرتے ہیں۔ نصاریٰ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد مناتے ہیں ٹھیک اسی طرح مسلمان بھی رسول اللہ ﷺ کا میلاد مناتے ہیں اور میلاد کی ہر چیز میں ان کی تقلید کرتے ہیں، جب کہ اس طرح کے جشن اور جلوس، بدعت و خرافات اور نصاریٰ کی تقلید کے علاوہ اس میں ہزاروں طرح کے شرکیہ اعمال کیے جاتے ہیں اور منکرات کا ارتکاب کیا جاتا ہے، ایسے نعتیہ کلام پیش کیے جاتے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کے حق میں غلو ہوتا ہے پھر آپ ﷺ کو حاضر ناظر سمجھ کر آپ ﷺ ہی سے دعائیں مانگی جاتی ہیں، غوث اعظم کے دامن کو نہ چھوڑنے کی صدا لگائی جاتی ہے، جب کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا : عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ))[1]

”دیکھو! میری تعریف میں غلو نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم کی تعریف میں غلو کیا ہے، بے شک میں بندہ ہوں، لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو۔“

اہل میلاد کا اعتقاد:

لفظ ”اطراء“ کا معنیٰ ہے مدح و تعریف میں غلو کرنا، میلاد النبی کے جشن و جلوس میں عموماً لوگ یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بذات خود اس محفل میں تشریف لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی دوسری برائیاں یہ ہیں کہ ان میں لوگ اجتماعی طور پر نعت خوانی و

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ: واذکر فی الکتاب مریم: ۳۴۴۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نظم خوانی کرتے ہیں ، گانے بجانے کا پورا اہتمام ہوتا ہے ، صوفیوں کے اذکار اور اوراد پڑھے جاتے ہیں۔مختلف بدعتوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے، اس میں مرد وزن کا اختلاط بھی ہوتا ہے، جس سے فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے۔لوگوں کے فواحش میں پڑنے کا پورا خطرہ رہتا ہے، اگر یہ محفلیں تمام برائیوں سے پاک بھی ہوں تو بھی لوگوں کا اس بات کے لیے جمع ہونا، اجتماعی طور پر کھانا پینا، خوشی ومسرت کا اظہار کرنا بذات خود ایک بدعت ہے اور دین میں ایک نئی چیز کی ایجاد ہے، جبکہ حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

''ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اور آہستہ آہستہ اس طرح کے جلسوں میں منکرات و برائیوں کا درآنا یقینی بات ہے جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔

ابوحفص تاج الدین کا دوٹوک جواب:

میلاد النبی منانا میرے نزدیک ایک بدعت ہے، اس لیے کہ کتاب وسنت، سلف صالحین اور خیر القرون میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ چوتھی صدی ہجری کی پیداوار ہے، شیعہ فاطمیوں نے اسے ایجاد کیا ہے۔امام ابوحفص تاج الدین الفاکہانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

''مبارکیوں کی ایک جماعت مجھ سے بار بار پوچھ رہی ہے کہ ماہ ربیع الاول میں جو میلاد النبی مناتے ہیں کیا دین میں اس کی اصل ہے؟ چونکہ صاف طور پر مجھ سے یہ سوال کیا گیا ہے اس لیے صفائی کے ساتھ میرا جواب ہے کہ کتاب وسنت میں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ان علمائے کرام ہی سے یہ منقول ہے جو ہمارے لیے اسوہ ہیں ، جو متقدمین کے آثار مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں ، بلکہ میرے نزدیک یہ ایک بدعت ہے جسے کچھ بے کار اور کاہل قسم کے لوگوں نے ایجاد کر رکھا ہے اور کچھ کھانے پینے والے نفس پرستوں نے کھانے پینے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف:

اس سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''آج کل جس طرح لوگ میلاد شریف مناتے ہیں یا تو نصاریٰ کی تقلید میں مناتے ہیں، اس لیے کہ یہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے ہیں یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم میں مناتے ہیں، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش میں مورخوں اور سیرت نگاروں کے مابین اختلاف ہے، اس طرح کا میلاد ہمارے سلف صالحین نے کبھی نہیں منایا اگر یہ خیر و بھلائی کی چیز ہوتی تو ہمارے اسلاف کرام ضرور ایسا کرتے، اس لیے کہ وہ ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے تھے۔ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی اور ایک ایک سنت کو زندہ کرنے کے لیے مرمٹتے تھے۔ وہ ہم سے زیادہ نیکی کے حریص تھے، یہ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعظیم کا ذریعہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اتباع، آپ کی سنتوں کے احیا، دین اسلام کے فروغ کا باعث اور دل و زبان اور ہاتھ سے جہاد ہی کو سمجھتے تھے، یہی طریقہ سابقین اولین، مہاجرین و انصار اور ان کے سچے متبعین کا تھا۔

اس بدعت کے رد میں متعدد کتب و رسائل لکھے گئے ہیں۔ پہلے بھی اور موجودہ دور میں بھی، اصل میں میلاد شریف ایک بدعت ہونے کے علاوہ دوسرے اولیا و صالحین کی یوم ولادت (برتھ ڈے) منانے کا راستہ کھول دیتی ہے، جس سے شر و فساد کے مختلف دروازے کھل جاتے ہیں۔

بعض مقامات، آثار اور زندہ و مردہ اشخاص سے برکت حاصل کرنا:

مخلوق سے برکت حاصل کرنا بھی ایک سنگین بدعت ہے، جو آج کل بہت زوروں پر ہے، دراصل یہ بت پرستی کی ایک قسم ہے، ایک ایسا جال ہے جس سے بہت سے مفاد پرست حضرات سیدھے سادے لوگوں کو پھانس کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لفظ "تبرک" کے معنیٰ ہیں برکت کا طلبگار ہونا اور برکت کے معنیٰ ہیں کسی چیز میں خیر و بھلائی کا ثبوت یا خیر و بھلائی میں اضافہ کی صلاحیت، خیر و بھلائی کی طلب، یا اس میں اضافہ کی خواہش اسی ذات سے درست ہے جو اس کا مالک اور اس پر قادر ہو اور وہ سوائے اللہ سبحانہ کے اور کون ہوسکتا ہے؟ وہی ذات بابرکت ہے جو برکت کو نازل فرماتی ہے اور اس کو ثابت کرتی ہے جہاں تک مخلوق کی بات ہے، وہ برکت عطا کرنے یا اس کو پیدا کرنے اور اس کو باقی اور ثابت رکھنے پر قادر نہیں، لہٰذا مقامات، آثار اور زندہ و مردہ اشخاص سے برکت حاصل کرنا کسی حال میں جائز نہیں، اگر کسی کا اعتقاد ہو کہ ان میں سے کوئی چیز برکت عطا کرتی ہے تو یہ شرک کی طرف لے جانے والا راستہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک اور جسم اطہر سے الگ ہونے والی دیگر چیزوں سے جو برکت حاصل کرتے تھے تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے ساتھ ہی خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور ان کے درمیان موجودگی تک ہی خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حجرہ مبارکہ، روضہ اطہر وغیرہ چیزوں سے کبھی بھی برکت حاصل نہیں کی اور کبھی بھی کسی نے برکت و خیر کی نیت سے ان جگہوں کا قصد نہیں کیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے، تو اولیا اور بزرگوں کی جگہوں سے برکت حاصل کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ جب کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات سے برکت حاصل کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد کسی صحابی نے اس طرح برکت حاصل نہیں کی، کسی صحابی کے بارے میں یہ ثابت نہیں کہ اس نے غار حرا جا کر نماز پڑھی ہو یا دعا مانگی ہو یا وہ کوہ طور پر گئے ہوں۔ جہاں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بات کی تھی تا کہ وہاں نماز ادا کریں اور نہ ان کے علاوہ دیگر مقامات اور پہاڑوں پر وہ گئے جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انبیا کے نشانات ہیں اور نہ وہ کسی نبی کی تعمیر کردہ عمارت اور نشانی پر گئے۔ اسی طرح مسجد نبوی کی وہ جگہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا فرماتے تھے اس کے متعلق ہمارے اسلاف میں سے کسی کے بارے میں یہ ثابت نہیں کہ انھوں نے اسے چھوا ہو، اس کو بوسہ دیا ہو اور مکہ مکرمہ میں جہاں آپ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے وہاں کے بارے میں بھی ایسا کچھ نہیں ملتا، اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جب اس جگہ کو جہاں آپ ﷺ کے مبارک قدم پڑے ہوں، جہاں آپ نے نماز ادا کی ہو، شریعت نے اپنی اسے کے لیے بابرکت نہیں قرار دیا کہ اسے چھوا جائے، اس سے برکت حاصل کی جائے، اس کا بوسہ دیا جائے، تو پھر کسی غیر کے سلسلہ میں کیسے کہا جا سکتا ہے کہ فلاں نے یہاں نماز پڑھی تھی، حضرت نے یہاں قیلولہ فرمایا تھا، حضرت نے یہاں بیٹھ کر دعا فرمائی تھی، حضرت یہاں وضو فرماتے تھے، لہٰذا ان جگہوں کو بوسہ دینا باعث برکت ہے، تمام علمائے دین اور امت کے صالح افراد کو معلوم ہے کہ اس طرح کا کوئی عمل آپ ﷺ کی شریعت میں سے نہیں ہے۔

عبادات اور تقرب الی اللہ کے متعلق بدعات:

عصر حاضر میں عبادات سے متعلق لوگوں نے جو بدعتیں ایجاد کی ہیں وہ بھی کچھ کم نہیں ہیں، جب کہ عبادات تمام کی تمام توقیفی ہیں، اس میں حذف واضافہ اور رد و بدل کے بارے میں غور و فکر کی کوئی گنجائش نہیں۔ کسی قوی دلیل کے ذریعہ ہی اس سلسلہ میں کچھ کہا جا سکتا ہے، بلا دلیل کچھ کرنا ہی بدعت ہے، ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))[1]

"جو شخص کوئی ایسا عمل کرے، جس پر ہماری شریعت کی دلیل نہ ہو گی تو وہ ناقابل قبول ہے۔"

❁ ... ❁ ... ❁

[1] مسلم، کتاب الاقضیہ، باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور: بعد ۱۷۱۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

موجودہ غیر شرعی عبادتوں کی چند جھلکیاں

نیتِ نماز کو با آواز بلند ادا کرنا:

اس طرح کی نیت بدعت ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت نہیں ہے، نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ (الحجرات: ١٦)

''ان سے کہو! کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتلاتے ہو؟ اور اللہ تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔''

نیت کی جگہ دل ہے اور نیت کرنا سراسر قلبی عمل ہے، زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ایک بدعت نماز کے بعد اجتماعی ذکر و اذکار کی ہے، جب کہ سنت یہ ہے کہ ہر شخص سنت سے ثابت شدہ ذکر انفرادی طور پر کرے، ایک بدعت مختلف موقعوں پر فاتحہ پڑھنے کی دعوت ہے خاص طور پر مردوں کے لیے اور دعا کے بعد، اسی طرح محفل ماتم کا اہتمام، حلوہ، کھچڑی، قاری لوگوں کو اجرت پر بلانا وغیرہ اور یہ سب کچھ یہ سمجھ کر کرنا کہ اس سے مردہ کی تعزیت ہوتی ہے یا اس سے مردہ کو فائدہ پہنچتا ہے، یہ سب وہ بدعتیں ہیں جن کی کوئی بنیاد شریعت و سنت میں نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کی کوئی دلیل نہیں بھیجی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاریخی ایام میں جشن اور جلوس کا اہتمام

شب معراج، ہجرت نبوی یا دوسرے تاریخی ایام میں کسی طرح کے بھی جشن اور جلوس کا اہتمام کرنا بدعت ہے، شریعت میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے، اس میں وہ عمل بھی داخل ہے جو ماہ رجب میں کیا جاتا ہے مثلاً رجب کا عمرہ، اس میں نفل نماز اور نفل روزہ کا خاص اہتمام کرنا وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ماہ رجب کی کوئی فضیلت نہیں ہے، نہ عمرہ کے اعتبار سے اور نہ نماز، روزہ اور نذر و قربانی کے اعتبار سے ہی اور نہ رجب کے علاوہ دیگر مہینوں میں ان چیزوں کا اہتمام صحیح ہے۔

صوفیا کے ذکر واذکار

ان کی تمام قسمیں، سب کی سب خود ساختہ چیزیں ہیں، اس لیے کہ اس سے شریعت کے ذکرواذکار اس کے طریقہ وہیئت اور اوقات کی مخالفت ہوتی ہے۔

نصف شعبان کی شب کو نماز اور دن کی روزہ کے لیے تخصیص

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے اسی طرح قبروں کو پختہ کرنا، ان پر تعمیر کرنا، انہیں مسجد بنالینا، برکت کے لیے ان کی زیارت کرنا، مردوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنا، ان کے علاوہ دیگر شرکیہ اعمال، عورتوں کا قبرستان جانا وغیرہ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے اور قبروں کو مسجد بنانے اور ان پر چراغاں کرنے والوں کو برا بھلا کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

آخر میں ہم یہی کہیں گے کہ بدعت فکر جدید کی پیداوار ہے، یہ دین میں اضافہ ہے جسے نہ اللہ تعالیٰ نے مشروع فرمایا ہے اور نہ اس کے رسول ﷺ ہی نے۔ بدعت گناہ کبیرہ سے بدتر ہے اور بدعت سے شیطان اتنا خوش ہوتا ہے جتنا وہ گناہ کبیرہ سے بھی خوش نہیں ہوتا، اس لیے کہ گناہ کے ارتکاب کے بعد تو بندہ توبہ کر لیتا ہے جب کہ ایک بدعتی بدعت کا مرتکب ہوتے وقت سمجھتا ہے کہ یہ دین میں سے ہے، پھر اس سے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا اسے توبہ کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، بدعت کے احیا سے سنت مٹتی ہے اور بدعتی کے نزدیک سنت ناپسندیدہ چیز بن جاتی ہے، یہیں سے وہ اہل سنت سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

بدعت بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہے اس کے غضب کو دعوت دیتی ہے، دل میں فساد و زیغ اور ضلال کا باعث بنتی ہے۔

بدعتیوں سے ہمارا کیا سلوک ہو؟

بدعتی سے راہ و رسم پیدا کرنا، اس سے گھل مل کر رہنا حرام ہے۔ صرف انھیں راہ راست پر لانے، سمجھانے اور بدعت سے انکار پر آمادہ کرنے کے لیے ایسا کیا جا سکتا ہے، اس لیے کہ ان سے گھل مل کر رہنے سے برا اثر پڑتا ہے، بدعت کی متعدی بیماری دوسروں تک پہنچ جاتی ہے، ان سے جہاں تک ہو سکے بچنا چاہیے، ان کی برائیوں سے دور رہنا چاہیے اور ایسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس وقت کیا جائے گا جب ان پر گرفت اور پکڑ کی طاقت نہ ہو، ورنہ ان کی گرفت پر قدرت اور طاقت کی شکل میں علمائے اسلام و امرائے حکومت پر واجب ہے کہ بدعت کو پھلنے پھولنے سے سختی کے ساتھ روکیں، بدعتیوں پر پابندی لگائیں، ان کو برائی سے باز رکھیں، اس لیے کہ اسلام کے لیے وہ زبردست خطرہ ہیں، اس موقع پر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ کافر حکومتیں اپنے یہاں بدعتیوں کی بڑی ہمت افزائی کرتی ہیں، بدعت کو پھلنے پھولنے کا پورا موقع دیتی ہیں، مختلف طریقوں سے ان کی مدد کرتی ہیں، اس لیے کہ اس سے اسلام کا خاتمہ ہوتا ہے اور اس کی صورت بگڑتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دست بہ دعا ہیں کہ وہ اپنے دین کی مدد فرمائے، اپنے کلمہ کو بلند فرمائے، اپنے دشمنوں کو ذلیل فرمائے۔ درود وسلام ہو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل واولاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔

❁ ... ❁ ... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہاں میں ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں وہ بدلہ گیا آ کے ہندوستان میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

(مولانا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ)

دار الاندلس ® اسلام کی نشر و اشاعت کا عالمی مرکز
۴۔لیک روڈ، چوبرجی، لاہور، پاکستان
Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com